

معلومات بہت دلچسپ تھیں اور ان کا دعویٰ تھا کہ وہ یہ ہاتھ پسلے بھی ذرے
دار شخصیات کے علم میں لاپکھے ہیں۔

بہر حال وہ فہرست اور اس کی دوسری تفصیلات اتنی خوفناک ہیں کہ
میں ابھی تک اسے شائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔

لیکن میرا مطالبہ محترم خوش نو و ساحب سے یہ ہے کہ آپ کو،
فہرست اور تفصیلات شائع کرنا چاہئیں..... شائع کر کے آپ اس ملک اور قوم
پر احسان کریں گے اور یہ احسان ضرور کریں..... کیا پاکستان کی بھلائی کا کوئی
موقع ہمیں گواہا پہنچے..... ہرگز نہیں۔

اشتیاق اخوا

غلطی

"یہ..... یہ کیسے ملکن ہے۔"۔ اکرام اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحے تک وہ گم سرم کھڑا رہا، پھر کرسی میں گر گیا اور حکمتی کابین دیبا

..... قور آہی چپر اسی اندر داخل ہوا..... وہ بھی اکرام کے چہرے پر زلتے
کے آثار دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

دیکھا ہوا سر۔"

"تمہارا سر۔"۔ اکرام جھلک کر بولا۔

"لیں سر۔"۔ اس نے قور آکھا۔

اکرام کو نہیں آئی۔

"خدا کا شکر ہے سر..... آپ نہیں پڑے۔"

"چھا جاؤ..... توحید احمد کو بلا لاؤ..... آج اس کی خبر لینا ہو گی۔"

"جج..... جی..... تی اپھا۔"۔ اس نے کہا اور تیزی سے جانے کے لئے

مزگیا۔

ایک منٹ بعد توحید احمد را اٹل ہوا اس کے چہرہ پر بھی زور سے
کے آثار صاف نظر آ رہے تھے اس لیے کہ جو اسی نے اسے بتا دیا تھا کہ چور
ہو کر جائے۔

”حوالدار صاحب! یہ سب کیا ہے؟“ اکرام نے میر پر پڑی تین فانگوں
کی طرف اشارہ کیا..... آواز میں بالکل سختی تھی۔
”میں سمجھا نہیں سر۔“ توحید احمد بولا۔

”مجھے ہو تو مجھو کے ہا۔۔۔ 29 اپریل کی رات تم نے ایک گھر سے ایک
غیر ملکی چالوس کو گرفتار کیا وہ وہاں اس گھر کے مہمان کے طور پر رہ رہا
تھا..... کسی دوست کا رقد لے کر آیا تھا انہوں نے اس دوست کی وجہ سے
اسے بطور مہمان اپنے گھر میں ایک کمرہ دے دیا، لیکن پھر اپنیں اس کی نقش و
حرکت پر شک ہوا..... اس نے ہمیں فون کیا، میں نے جسمیں وہاں بھیج دیا.....
تم نے اسے گرفتار کر لیا..... پوچھ کچھ کے بعد اور جو کاغذات اس کے پاس
سے برآمد ہوئے ان کے متعلق کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ ایک غیر
ملکی چالوس ہے..... لذ اتم نے اسے حوالات میں بند کر دیا..... ایک دو روز
تک اسے حوالات میں پیش کر کے جیل بھیج دیا جائے گا۔“

”تی بار ایک بات ہے..... اس میں قلطی کیا ہے سر۔“
”پسلے پوری بات سن لو۔“

”جی بہت بہتر..... نہیں..... لیکن پوری بات سننے تک میری ہاتھیں
محدود اکٹھ جائیں گی..... اگر اجازت ہو تو کریں پر بیٹھ کر سن لو۔“ اس نے بھی
برداشت بنایا۔

”اوہ وہاں! ضرور..... غصے میں مجھے خیال نہیں رہا..... معاف کرنا۔“
اکرام فوراً بولا۔

”جی کوئی بات نہیں معاف کیا۔“ توحید مکرا یا۔

”لیکن میرے معامل مانگ لینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میرا غصہ کم
کیا ہے۔“

”اور آپ بھی میری مکراہت سے یہ خیال نہ فرمائیں کہ میں بے قدر
ہو گیا ہوں..... میری پریشانی میں ابھی تک لحد پر حد اضافہ ہی ہو رہا ہے اور
لما یہ سوچ رہا ہوں کہ..... آخر مجھ سے کہاں اور کیا قلطی ہوئی ہوئی ہے۔“

”کوئی ایسی وسیکی قلطی..... اس سے بڑی قلطی تو ہمارے چکے میں ہوئی
لے سکتی..... یہ ہمارے چکے کی تاریخ کی سب سے بڑی قلطی ہے۔“

”آپ تو میری چان نکال دے رہے ہیں..... اس سے پسلے کہ میری
خل انسپکٹر صاحب کے علم میں آئے..... آپ جلدی سے بتا دیں اور اس
کائنات مخادریں۔“ توحید احمد نے بوکھلا کر کہا۔

”آثار مٹانا میرے بس میں نہیں..... اور انسپکٹر صاحب تو پسلے ہی یہ
تمہارے قلمیں پیش کرنے کا پیغام دے پکھے ہیں..... میں نے جانے تھی والا تھا کہ
اکابر صیانک قلطی پر نظر پڑ گئی۔“

"خدا کا ہٹر ہے..... آپ کی نظر بڑی ہے..... اب پکھت پکھو تو آپ کرو
لیں گے۔"

"آپ کی اس فائل کے مطابق..... 29 اپریل کی رات محمد نوبجے
لی چکی۔" - دیکھ رہا ہوں۔

"اچھا سلے تفصیل سن لو..... ایسا نہ ہو..... ان کا پیغام پھر آجائے۔"
آپ نے ایک شخص کو گرفتار کیا..... وہ ذمیں سیکرٹری کے گھر سے کوئی جیز
یہ گرفتاری 29 اپریل کی رات کو نوبجے عمل میں آئی تھی۔ اور وہاں کے ملازم کے بھیں میں تھا۔ سیکرٹری
نوبجے..... کیا یہ بات صحیح ہے۔"

"میں بالکل..... یہ بات تو میں پہلے ہی اپنی روپرث میں لکھ چکا ہوں۔" -
"اوکے..... اب حوالدار محمد حسین کو بولا تے ہیں۔"

"میں ہاں بالکل بھی بات ہے..... لیکن اس میں مطلقاً کیا ہے سر۔"
"تم نے اس فائل میں اس کا نام ذوگی لکھا ہے۔ 29 اپریل کی رات
اکبھی بتتا ہوں۔" - اکرام نے کہا اور سختی بھاگی۔ جو نبی یحییٰ اسی اندھے بیوی سے گرفتار کیا گیا۔ اکرام اکبھی یہاں تک ہی کہ پایا تھا کہ توحید
داخل ہوا۔ اس نے کہا۔

"جی..... کیا مطلب؟" -
"میں سر..... کیا اپنی بھی بتاؤں۔ ان کی آج خبری جائے گی۔"
"ہم بالکل۔" - اکرام نے فوراً کہا۔

ایک منٹ بعد محمد حسین آزاد اندر داخل ہوا، اس کے چہرے
ہوا یہاں اثر ہی تھیں۔

"کیا مطلب سر..... ہوا کیا ہے؟" محمد حسین نے پوچھا۔
"اکبھی بات پوری تھیں ہوئی۔ 29 اپریل کی رات نوبجے میں ہی
بھی ایک شخص کو گرفتار کیا تھا۔ وہ وزیر خارجہ کے بیٹے کی کوئی تھیں بھی
اجازت داخل ہوا تھا۔ لیکن اسے اندر داخل ہوتے دیکھ لیا گیا۔ مجھے
فون کیا یا میں فوراً وہاں پہنچا اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے کاغذات

"محمد حسین آزاد صاحب ایسے سب کیا ہے۔" - اکرام چلا گا۔
"جی..... میں سمجھا تھیں، آپ کا شادار کس طرف ہے۔"

"یہ فائل دیکھ رہے ہیں آپ۔"

سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ فیر ملی ہے اور وہ جاسوس ہے..... اس نے
نام ڈو گئی بتایا۔

"اگر فرزانہ دکھانا چاہتی ہے تو میں تمیں دیکھوں گا..... اس طرح یہ
میں کسی نہ کسی کیس میں الجھائے گی اور میں اس دعوت کا لطف نارت کرنا
میں چاہتا۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں بھی؟" اس کے دو سری طرف بیٹھے خان
دہمان بول اٹھے۔

"فرزانہ کا ایک اصول ہے انکل..... اور وہ اپنے اس اصول پر عمل
کرنا چاہتی ہے اس وقت"۔ فاروق نے منہ بھایا۔

"اور وہ اصول کیا ہے" خان رحمان سکرائے۔

"آئیں مجھے دار"۔

"ایسا مطلب؟" وہ پوچھ گئے۔

ساتھ ہی پروفیسر داؤ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"کیا ہو رہا ہے بھی..... یہ کیسی کھرپھر ہو رہی ہے..... مجھے بھی اس
می شامل کرونا۔"

"جی کیا فرمایا پروفیسر انکل..... کس میں شامل کر لیں"۔ فاروق نے
پوچھ کر کہا۔

"کھرپھر میں..... اور کس میں..... دعوت میں تو تم پستے ہی شامل ہیں
..... تو اب شایی کے ہاں دعوت ہو اور تمیں نہ بلایا جائے..... ہو ہی نہیں سکتا
نے چونکہ حرکت کیا تھی..... پہلیاں نہ بھواؤ"۔ محمود نے

"اور وہ عجیب حرکت کیا تھی..... پہلیاں نہ بھواؤ"۔ محمود نے
بنایا۔

"یہ تم دونوں کیا کھرپھر کرنے لگے"۔ محمود کے ساتھ بیٹھے فاروق
نے چونکہ کہ پوچھا۔

"افسوس اس بات کا ہے کہ آج اس دعوت میں جشید نہیں ہے"۔

"اس نے لیے لباس وائلے کو تم بھی دیکھ لو..... فرزانہ دکھانا چاہتی ہے"

"کیا!!!! تو حید احمد اور محمد حسین آزاد ایک ساتھ چلائے۔

عین اس وقت انسکرچشید کاچپڑا ہی اندر رواحی ہوا۔

O

"تم نے اس نے لیے لباس وائلے کو دیکھا محمود"۔ فرزانہ نے سرگزشت کی۔

"ذن نہیں تو..... کون سے نے لیے لباس وائلے کی بات کر رہی ہو۔۔۔
یہاں تک کہ نے لیے لباس وائلے موجود ہیں"۔ محمود نے چونکہ کہ اس کی طرف
دیکھا۔

"اوہ..... وہ سامنے..... گلاب کی کیاری کے ساتھ بھی میرے"۔

اب محمود نے اسے دیکھا۔

"اب دیکھ لایا ہے..... اس میں کیا غاصب بات نظر آئی ہے جیسیں"۔

"اس نے اس وقت تک تین بار ایک عجیب حرکت کی ہے"۔

"اور وہ عجیب حرکت کیا تھی..... پہلیاں نہ بھواؤ"۔ محمود نے
بنایا۔

کے نزدیک جانے کا موقع حصہ ملائیں..... تو پھر تم نے اس بیان کے پارے
شیئے جان لیا کہ وہ کس حتم کا ہے۔

"یہ بات میں بعد میں بتاؤں گی۔۔۔ لیکن آپ ذرا جلدی میرا کام
کر دیں۔۔۔"

"تو یہ کام تم خود کیوں نہ کرلو۔۔۔ خان رحمان نے منہ بیٹا۔۔۔"

"کرنے کو یہ کام میرے ہائیں ہاتھ کا ہے۔۔۔ لیکن میں نہیں کرنا چاہتی
۔۔۔ اس کی بھی ایک وجہ ہے۔۔۔ میں پھر بتاؤں گی۔۔۔"

"حد ہو گئی۔۔۔ اس قدر پر اسرار بننا بھی اچھی بات نہیں ہے۔۔۔
اوسروں کو سسمنس میں بیٹلا کر کے رکھ دیتی ہو۔۔۔ محمود جعل گیا۔

"کیا کیا جائے۔۔۔ مجبری ہے۔۔۔"

"مجبری۔۔۔ یہ اس معاملے میں مجبری کمال سے فکر پڑی۔۔۔"

"بس اب کیا بتاؤں۔۔۔ کیا نہ بتاؤں۔۔۔ آپ بس میرا یہ کام
کروں۔۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔۔ تم بھی کیا یاد کرو گی۔۔۔ یہ کہ کروہ مکرائے اور
انہ کھڑے ہوئے۔۔۔"

نواب شاہی نے آج اپنے تمام قریبی دوستوں کو رات کے کھلنے پر
عیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اس حتم کی دعوتیں عام طور پر دیتے رہتے تھے۔۔۔ اور ان
توں میں وہ خرچ بھی دل کھول کر کرتے تھے۔۔۔ ان کے پاس دولت کی
ہل کی نہیں تھی۔۔۔ زینیں بے تحاشا تھیں۔۔۔ اور یہ زینیں ان کے باپ

"وہ آئیں گے۔۔۔ لیکن ذرا دیر ہے۔۔۔ ان کا فون آیا تھا۔۔۔ دفتر میں
اچھے ہوئے ہیں۔۔۔ محمود نے بتایا۔۔۔"

"ہاں تو کیا بات ہو رہی تھی۔۔۔"

"فرزانہ کو اس نیلے بیاس والے میں کوئی محیب بات محسوس ہو گئی تھی
۔۔۔ ابھی تک ہم اس سے پچھے نہیں سکے کہ بات کیا تھی۔۔۔ قادر و ق نے
جلدی جلدی کہا۔۔۔"

"ہوں۔۔۔ چلو جاؤ فرزانہ۔۔۔"

"بات کو پھر دیں اٹکل۔۔۔ میری بی فنا کر آپ میرا ایک کام کر دیں۔۔۔"
فرزانہ نے کہا۔۔۔

"کیا کام۔۔۔ یہ بھی بتاؤ۔۔۔" محمود جلا اخخار۔

"نواب اٹکل سے ان کا پین مجھے دلوادیں۔۔۔"

"یہ۔۔۔ یہ کیا بات ہو گئی۔۔۔ دونوں اچھل پڑے۔۔۔"

"کیوں اٹکل۔۔۔ کیا آپ اتنا سا کام نہیں کر سکتے۔۔۔"

"کر سکتا ہوں۔۔۔ ضرور کر سکتا ہوں لیکن۔۔۔ ذرا سوچو۔۔۔ یہ کتنا را
سالگئے گا۔۔۔ جب ہم نواب شاہی سے اس کا پین ماٹکیں گے۔۔۔ اور پھر آج
کل ہیں بست زیادہ قیمتی بھی آرہے ہیں۔۔۔ کیا خیر۔۔۔ وہ کوئی قیمتی ہیں ہو۔۔۔"

"ہونے دیں۔۔۔ بس آج آپ یہ کام کر دیں۔۔۔ فرزانہ بولی۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ بھی آخر۔۔۔ تمیں اس بیان میں کیا جائز نظر آتی۔۔۔ ادا
کیوں بھاگیا وہ تمیں اور پھر تم تو ان سے کافی قابلے پر ہو۔۔۔ اور ابھی تک ان

داوائے اپنی مخت سے حاصل کی تھیں..... جاگیر کے طور پر انہیں فسیل تھیں۔

”تو پھر منے..... فرزانہ آپ سے آپ کا یہ پین مانگتی ہے۔“

”کیا!!!!“

وودھک سے رہ گئے..... ان کا منہ مارے جبرت کے کھلا کا کھلا اور

میں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں..... خان رحمان کو یوں لگا جسے ان پر سخت طاری
کیا ہو۔

”اوہ ضرور خان صاحب..... کیوں نہیں۔“

یہ کر دوہاٹھ کھڑے ہوئے..... اب دونوں باغ کے ایک کونے کی
طرف پہنچ گئے۔

”بات درا بری سی ہے..... لیکن فرمائش ایک ایسی ہستی کی ہے کہ میں
اسے ٹال نہیں سکا۔“ وہ ہوئے۔

”مم..... میں..... سمجھا تھیں۔“ - نواب شاہی ہوئے۔

”فرزانہ کو جانتے ہیں نا۔“

”میں اور فرزانہ کو نہیں..... کہی باتیں کرتے ہیں۔“ - انہوں نے برا
مان کر کہا۔

”آپ سے..... آپ کا یہ۔“ - وہ کہتے کہتے رک گئے..... شاید ان کی
ہمت بواب دے گئی۔

”ہاں ہاں..... بلا جبک کے خان صادب..... فرزانہ مجھے اپنی بیجی کی
طرح مزراز ہے۔“

ڈوگی

"اور وہ عجیب بات کیا ہے..... کیا یہ تینوں فرار ہو گئے ہیں..... با ان
میں سے کوئی فرار ہو گیا ہے۔"

"اسکی بات نہیں سر..... تینوں الگ الگ حوالات میں ہیں..... کل
نہیں عدالت میں پیش کیا جائے گا اور اپسیں جیل میں رکھنے کی اجازت
مالک کی جائے گی۔"

"اوہ اچھا خیر..... وہ عجیب بات کیا ہے۔"

اکرام نے تینوں فائلیں کھوں کر ان کے سامنے رکھ دیں..... وہ جلدی
بلوڈی ان کا مصالحہ کرنے لگے۔

"کیا مطلب؟" اچاک ان کے مت سے ٹکلا۔

"میں..... میں آرہا ہوں..... آپ چلیں"۔ اکرام گز بڑا گیا۔
لائپنام ڈوگی بتایا ہے..... ان کے کافذات پر یہی نام لکھا ہے۔"

"میں بھی اور اسی وقت ان سے ملن پسند کروں گا..... شاید یہ بڑواں
ہیں"۔

"بڑواں بھائیوں کا نام ایک نہیں ہوتا سر جب کہ ان تینوں نے اپنا
نام ڈالا ہے۔"

"تر صرف بتایا ہے..... بلکہ کافذات میں بھی ان تینوں کا نام ڈوگی
ہے۔"

"ہاں..... ان کی الگیوں کے نامات لئے گئے تھے۔"

"ہاں! وہ فائل میں موجود ہیں"۔ اس نے بتایا۔

"میں..... میں آرہا ہوں..... آپ چلیں"۔ اکرام گز بڑا گیا۔
چڑا سی چلا گیا تو اس نے کہا۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو..... پہلے میں اسپکٹر صاحب سے بات کر لوں"۔
یہ کہ کراس نے تینوں فائلیں انھائیں اور کمرے سے نکل آیا۔

"السلام علیکم سر"۔ اس نے اسپکٹر جیشہ کے دفتر میں داخل ہوتے
ہوئے کہا۔

"آؤ اکرام..... خیر تھے..... اتنی دیر کیسے لگ گئی؟" ان کا لبچہ باخثر
گوار نہیں تھا۔

"یہ تین فائلیں آپ نے لے کر آئے کے لئے کما تھا سر..... لیکن ان
تینوں کے ہارے میں ایک عجیب بات سامنے آگئی..... اس لئے دیر لگ گئی"۔

"ہاں! تم شاید دنیا کا آنھواں بجھے دیکھ رہے ہیں..... اور ہو جسے تو
جن بچوں کے ساتھ تو اب شاید کی دعوت میں جانا تھا..... لیکن..... میں نہیں
پاسکوں گا..... ذرا اگر فون کر دو..... میں اس محاطے پر غور کرنا چاہتا

ان کی تیز آواز سے کرو گوئی انجام..... چڑا سی کھمرا کر اندر واپس ہوں۔
..... لیکن اسیں خیرت سے بینھے دیکھ کر حیرت زدہ سا باہر لکل گیا۔
"جی بختر" وہ بولا۔

اور پھر وہ ان نشانات کو پار پار دیکھنے لگے..... اکرام رسیجو رکھ کر ان
لطف مزا۔

"جیں اکرام! ان میں کوئی فرق نہیں ہے..... یاں برادر فرق نہیں ہے
..... کہیں تم نے قلقلی سے ان میں سے ایک ہی کے نشانات تو تھوں پار نہیں
لے لیے۔"

"جیں سر..... یہ کام میں نے تو کیا ہی نہیں..... ہاں ہے میں نے گرفتار
نشانات کو دیکھو..... پھر وہ سرے کے پھر تیرے کے آخر یہ س

باہے، اس کی الگیوں کے نشانات ضرور میں نے لے لیے ہیں۔ پہلے کے توجید
ہے گیوں ہے..... کیسے ہے..... اف مالک۔"

اکرام کو اپنی سُٹی گم ہوتی محسوس ہوئی..... اس لئے کہ اس نے اس
اتا پریشان، بست کم و سکھا تھا..... پھر اس نے جلدی جلدی صد سے کی مدد
کی تھیں اور وہ سرے کے گھر جیں آزاد نے لے لیے ہیں۔"

"اور یہ تھوں اس وقت حوالات میں ہیں۔"

"لیں سر۔"

"آؤ اکرام..... میں خود چیک کروں گا..... کیا تم نے ان تھوں کو ایک
گم جمع کر کے بھی دیکھا ہے۔"

"جیں سر..... میں نے تو ابھی صرف اسے دیکھا ہے..... جسے میں نے
کلار کیا ہے۔"

اب انہوں نے تھوں کی الگیوں کے نشانات کو چیک کیا..... اب
اپنکے جوشید کے چہرے پر بالا کی حیرت نظر آئی۔

"تن نہیں..... نہیں..... یہ کیسے ممکن ہے۔"
ان کی تیز آواز سے کرو گوئی انجام..... چڑا سی کھمرا کر اندر واپس ہوں۔
..... لیکن اسیں خیرت سے بینھے دیکھ کر حیرت زدہ سا باہر لکل گیا۔
"لگک..... کیا ہوا سر۔"

"یہ..... یہ نشانات..... اکرام..... تم نے ان کو چیک کیا؟"

"تن نہیں سر۔"

"یہ دیکھو اکرام..... خور سے دیکھو..... مگر صیں..... یوں مزا
آئے گا..... یہ لو..... صد سے کی مدد سے دیکھو..... ہاں..... پہلے ایک
نشانات کو دیکھو..... پھر وہ سرے کے پھر تیرے کے آخر یہ س

باہے، اس کی الگیوں کے نشانات ضرور میں نے لے لیے ہیں۔ پہلے کے توجید
ہے گیوں ہے..... کیسے ہے..... اف مالک۔"

اکرام کو اپنی سُٹی گم ہوتی محسوس ہوئی..... اس لئے کہ اس نے اس
اتا پریشان، بست کم و سکھا تھا..... پھر اس نے جلدی جلدی صد سے کی مدد
کی تھیں اور پھر اس سے بہت زور سے چکر آیا۔

"یہ..... یہ تھوں نشانات تو بالکل ایک ہیں سر..... لیکن یہ ممکن
..... دنیا میں تو وہ آدمیوں کی الگیوں کے نشانات تک آپس میں نہیں
..... یہاں تین آدمیوں کی الگیوں کے نشانات بالکل ایک نظر آرہے ہیں"

..... یہاں تین آدمیوں کی الگیوں کے نشانات بالکل ایک نظر آرہے ہیں"

"اوہ اچھا..... آؤ۔" -
وہ اشیعی تھے کہ آئی بی صاحب کا فون آگیا..... وہ اسیں فوراً اپنے گاؤں کی آدمی کو اسکریٹری جیشی کے ماتحت نے پکڑا ہے..... اسے چھوڑ دیا
دفتریار ہے تھے۔

"تم و فریضی ٹھہرو اکرام..... میں آئی بی صاحب سے مل آؤں۔" -
"وہ اس طرح کسی کو کیسے چھڑا سکتے ہیں۔" اسکریٹری جیشی نے من بیٹا۔

"میں نے یہ سوال نہیں پوچھا۔"

"اگر آپ کہتے ہیں تو چھوڑ دیجاؤں۔"

اور پھر وہ آئی بی صاحب کے دفتریں داخل ہوئے..... ان کے چوبی پر ایک رنگ آرہا تھا تو وہ سرا جا رہا تھا۔
"یہ میرا حکم نہیں..... وزیر خارجہ کا حکم ہے..... اگر تم ہانتے سے انہوں
کے تو پھر وہ خود سامنے آئیں گے۔"

"حیرت نہیں معلوم ہوتی ہے۔"

"ہاں! کچھ لوگی ای بات ہے..... تمہارے ماتحتوں نے ڈاؤن نالی کر کر
آدمی کو کفر قرار کیا ہے؟" -
"آپ غصے مشورہ دیں۔"

"میں مشورہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ مجھے اس کا بھی اختیار
نہیں ہے۔"

"اللہ اپنا رحم فرمائے..... آپ تو مجھے مشکل میں ڈال رہے ہیں.....
تو ماتحت چھوڑ رہے ہیں۔" - انہوں نے بو کھلا کر کہا۔

"تم خود سوچ جیشی آخر میں کام جاؤں ہم برداہ راست
بھی اسے چھوڑنا ہی پڑے گا..... اس لئے کہ یہ حکم میرا نہیں..... لیکن اگر ہم ان کا حکم ہانتے سے انہوں
وزیر خارجہ کا ہے۔"

"دن نہیں آخر وہ اسے کیوں چھڑانا چاہتے ہیں..... جب کہ اس
کام کو ہو کیا گیا ہے..... کچھ دہ بھروسوں
تک جراثاں ہوں..... ہمارے حکام کو ہو کیا گیا ہے..... کچھ دہ بھروسوں
کو گداشتے ہیں۔"

جم مثبت ہے۔"

اچکائے۔

"لیکے ہے..... میں چلتا ہوں سر"۔

"اوہ جمیں دیر بھی نہ لگاتا..... بن فوراً تا اوز خارج صاحب کا ہے"۔

قارچ کر دو"۔

"آئی تی صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ تمہارے ماتحت نے ڈوگی نام

سالک غص کو گرفتار کیا ہے" اسے رہا کر دیا جائے..... اس نے کہ یہ حکم

"اوہ جمیں دیر بھی نہ لگاتا..... بن فوراً تا اوز خارج صاحب کا ہے"۔

"میں خود ڈراہوا ہوں سر"۔

"اچا دیکھا جائے گا" اب تم کیا کر سکتے ہیں"۔ انہوں نے کہا ہے ایک ڈوگی کو"۔

"آئی تی صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ تمہارے ماتحت نے ڈوگی نام

سالک غص کو گرفتار کیا ہے" اسے رہا کر دیا جائے..... اس نے کہ یہ حکم

"اوہ جمیں دیر بھی نہ لگاتا..... بن فوراً تا اوز خارج صاحب کا ہے"۔

قارچ کر دو"۔

"لیں سر"۔ وہ یوں اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

اب وہ اپنے کرنے میں آگئے۔ اکرام وہاں موجود تھا۔

"تا اکرام تم نے..... وزیر خارجہ صاحب نے آئی تی صاحب کو فون پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں..... وہ بست طاقت در ہے..... چاہے تو صدر اتحاد اٹھ دے..... اس نے کہ ڈوگی کو چھوڑ دو"۔

"حیرت ہے کمال ہے..... ان لوگوں کا وزیر خارجہ سے کیا تعلق؟"۔

"اچھی بات ہے سر..... آپ نے مجھے حکم دیا ہے..... میں آپ کا سکن کر ڈوگی کو رہا کر دیتا ہوں..... اس کے بعد کیا ہوتا ہے..... میں ذمے اسرا ر لگاتا ہے..... لذت امیں لے فیصلہ کیا ہے"۔ وہ کہتے کہتے رک گئے۔

"تی..... قرائیے..... آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے"۔

"تم بھول رہے ہو اکرام..... وہ اروں کے بھی کان ہوتے ہیں"۔

"اوہ ہاں سر..... واقعی"۔ اکرام مسکرا یا۔

"میں شیں جاتا سر.... کیا ہو گا..... لیکن کچھ ہو کا ضرور..... میں کاہوں میں خدرے کی گھینہنج رہی ہیں"۔

"اوہ ڈوگی کے پاس لے چلو..... جسے خود تم نے گرفتار کیا ہے"۔ اپنکے جمیں

"اوہ..... تم تو مجھے ڈرائے دے رہے ہو جمیں"۔ صدر بوکھلا اٹھا۔

"میں خود ڈراہوا ہوں سر"۔

"اچا دیکھا جائے گا" اب تم کیا کر سکتے ہیں"۔ انہوں نے کہا ہے ایک ڈوگی کو"۔

"آئی تی صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ تمہارے ماتحت نے ڈوگی نام

سالک غص کو گرفتار کیا ہے" اسے رہا کر دیا جائے..... اس نے کہ یہ حکم

"اوہ جمیں دیر بھی نہ لگاتا..... بن فوراً تا اوز خارج صاحب کا ہے"۔

قارچ کر دو"۔

"لیں سر"۔ وہ یوں اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

اب وہ اپنے کرنے میں آگئے۔ اکرام وہاں موجود تھا۔

"تا اکرام تم نے..... وزیر خارجہ صاحب نے آئی تی صاحب کو فون پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں..... وہ بست طاقت در ہے..... چاہے تو صدر اتحاد اٹھ دے..... اس نے کہ ڈوگی کو چھوڑ دو"۔

"حیرت ہے کمال ہے..... ان لوگوں کا وزیر خارجہ سے کیا تعلق؟"۔

"اچھی بات ہے سر..... آپ نے مجھے حکم دیا ہے..... میں آپ کا سکن کر ڈوگی کو رہا کر دیتا ہوں..... اس کے بعد کیا ہوتا ہے..... میں ذمے اسرا ر لگاتا ہے..... لذت امیں لے فیصلہ کیا ہے"۔ وہ کہتے کہتے رک گئے۔

"تی..... قرائیے..... آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے"۔

"تم پر ذمے داری کیوں ہو گی بھلا..... لیکن یہ تم نے اس کے بعد کیا ہوتا ہے" ایسا کی رہائی کے بعد کوئی طوّقان اٹھے گا"۔

"اوہ ہاں سر..... واقعی"۔ اکرام مسکرا یا۔

"میں شیں جاتا سر.... کیا ہو گا..... لیکن کچھ ہو کا ضرور..... میں

کاہوں میں خدرے کی گھینہنج رہی ہیں"۔

"اوہ..... تم تو مجھے ڈرائے دے رہے ہو جمیں"۔ صدر بوکھلا اٹھا۔

"میں خود ڈراہوا ہوں سر"۔

"اچا دیکھا جائے گا" اب تم کیا کر سکتے ہیں"۔ انہوں نے کہا ہے ایک ڈوگی کو"۔

"آئی تی صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ تمہارے ماتحت نے ڈوگی نام

سالک غص کو گرفتار کیا ہے" اسے رہا کر دیا جائے..... اس نے کہ یہ حکم

"اوہ جمیں دیر بھی نہ لگاتا..... بن فوراً تا اوز خارج صاحب کا ہے"۔

قارچ کر دو"۔

"اور..... اور آپ نے انسیں بتایا چیزیں..... ہم نے ایک ڈوگی کو خس..... تین ڈوگوں کو پکڑا ہے۔" - اکرام کے لمحے میں حرمت تھی۔

"اوکے سر۔۔۔ آپ کی مرضی۔۔۔ اکرام بر امان گیا۔" - "کیا کہتے ہو اکرام۔۔۔ مجھے یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی۔" - انہوں نے "اوہ اکرام۔۔۔ اس میں بر امان نے کی بات نہیں، تمہیں جس قدر کم منہ بخالیا۔" -

"لیکن جب بعد میں یہ چیز آئی تھی صاحب کے سامنے آئے گی۔۔۔ تو یہاں۔" - نارانجی ہوں گے۔"

"ویکھا جائے گا۔۔۔ فی الحال میں نے انسیں بتانا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔ وہ حوالات کے سامنے ہنج گئے۔" -

"اس کمرے میں وہ ڈوگی بند ہے۔۔۔ جسے توحید احمد نے گرفتار کیا۔" - "جس۔۔۔ کیا بھول کے آپ۔" - اکرام بھٹکا۔۔۔ آج اسے اپنکے جشید نہیں۔

"اوہ اچھا۔۔۔ دروازہ کھلواؤ۔۔۔ ہم اس کو رہا کر دیں گے۔" - وہ بست پر اسرار لگ رہے تھے۔

"ایک فون کرنا تھا۔" - یہ کہ کر انہوں نے جیب سے موبائل فون اٹھا۔

کسی کے نمبر اٹھا کر۔

"السلام علیکم۔۔۔ نمبر 9۔۔۔ ایک شین رال سے تبر 3۔"

"اوکے سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور انہوں نے سیٹ بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ بھی۔۔۔ پہلے ذرا ان تین سے ملاقات ہو جائے۔"

"یہ۔۔۔ یہ آپ نے کیا بیخاں دیا سر۔"

"یہ کوڈ پیغام تھا۔۔۔ تمہارے پلے نہیں پڑے گا۔"

"تو آپ مجھے بتادیں نا سر۔۔۔ میری الجھن بڑی جا رہی ہے۔"

"کسی وقت بتا دوں گا۔"

"اوکے سر۔۔۔ آپ کی مرضی۔" - اکرام بر امان گیا۔

"اوہ اکرام۔۔۔ اس میں بر امان نے کی بات نہیں، تمہیں جس قدر کم منہ بخالیا۔" -

"لیکن جب بعد میں یہ چیز آئی تھی صاحب کے سامنے آئے گی۔۔۔ تو یہاں۔" - نارانجی ہوں گے۔"

"ویکھا جائے گا۔۔۔ فی الحال میں نے انسیں بتانا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔ وہ حوالات کے سامنے ہنج گئے۔" -

"اس کمرے میں وہ ڈوگی بند ہے۔۔۔ جسے توحید احمد نے گرفتار کیا۔" - "جس۔۔۔ کیا بھول کے آپ۔" - اکرام بھٹکا۔۔۔ آج اسے اپنکے جشید نہیں۔

"اوہ اچھا۔۔۔ دروازہ کھلواؤ۔۔۔ ہم اس کو رہا کر دیں گے۔" - وہ بست پر اسرار لگ رہے تھے۔

"ایک فون کرنا تھا۔" - یہ کہ کر انہوں نے جیب سے موبائل فون اٹھا۔

کسی کے نمبر اٹھا کر۔

"السلام علیکم۔۔۔ نمبر 9۔۔۔ ایک شین رال سے تبر 3۔"

"اوکے سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور انہوں نے سیٹ بند کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ بھی۔۔۔ پہلے ذرا ان تین سے ملاقات ہو جائے۔"

"یہ۔۔۔ یہ آپ نے کیا بیخاں دیا سر۔"

"یہ کوڈ پیغام تھا۔۔۔ تمہارے پلے نہیں پڑے گا۔"

"ہاں اور کیا..... آپ اچھی طرح جانتے ہیں..... دولت کی میری
خوبیوں میں کوئی اہمیت نہیں..... میری انگلی میں جو ہیرے کی انگوٹھی ہے
فراز انہ اگر وہ انگوٹھی ماکنی تو میں یہ بھی اسے دے دیتا۔ اس پین کی تو
بیکت کیا ہے..... لیکن آپ نہیں جانتے"۔ یہ کہتے کہتے وہ رک گئے۔
"اور میں کیا نہیں جانتا..... آپ یہ بھی تو بتائیں نا۔" انہوں نے پر اس
خواہی۔

خبردار

"آپ نہیں جانتے..... مجھے ایک نجوی نے بتایا تھا..... مجھ سے ایک
چند لمحے کے عالم میں گزر گئے..... پھر نواب شاہی نے کھو۔ اناہک کوئی میرے پین کی فرمائش کرے گا..... وہ دن میری زندگی کا
خوبیے اندراز میں کما۔
خوبی ہو گا۔"

"یہ..... یہ آپ نے کیا کہ دیا غان رحمان اف؟"۔

"مجھے افسوس ہے نواب صاحب..... واقعی یہ بہت بڑی سی بات۔ "ہاں خان صاحب..... اسی لئے تو میں اچھل پڑا تھا..... کیونکہ جب سے
..... اور میں نے فرزانہ کو سمجھایا بھی تھا کہ وہ اس فرمائش سے ہات کی ہے..... مجھے ہر وقت یہی دھڑکا رہتا ہے..... کیس کوئی
وہ نہیں ملتی..... اس کے مجبور کرنے پر میں یہ حرکت کر جیتا..... پھر حال وچھ نہ مانگ لے..... اسی لئے اس روز سے میں تمامی تیقین پین جیب
معافی چاہتا ہوں..... اور اب فرزانہ بھی ضرور محسوس کر لے گی کہ اس کا کوئی کام نہ کرنے کی وجات نہ کرے"۔ لیکن ہوئے
فرمائش درست نہیں تھی..... ضرور یہ کوئی بہت تیقین پین ہو گا"۔

"اوہو..... خان صاحب..... آپ بالکل قلط رخ سے سوچ لے۔ آپ جن فرزانہ کو دے دیجئے"۔

"میں نہیں..... نہیں..... اس صورت میں میں یہ پین نہیں لے سکتا
ہیں"۔

"مجی اکیا فرمایا..... میں قلط رخ سے سوچ رہا ہوں"۔ خان رحمان کوئہ نہیں جانتا ہوں..... نجومیوں کو تو اپنی موت کے ہدایے میں کچھ
لیجئے میں حیرت تھی۔

علوم نہیں ہوتا..... وہ کسی کی موت کے بارے میں کیا بتا کتے ہیں بھلا۔ فراز کو دے دیں۔ ”
اوہوں نے بر اسامنہ بنایا۔

خان رحمان چپ چپ یہ چین لئے ان کی طرف آئے۔

”خیر تو ہے انکل..... آپ بہت پریشان ہیں۔“

”بہت بیجیب بات ہو گئی..... لیکن فرزانہ پسلے تو تم ہاؤ۔“ آخر تم نے

البیجن کی قربانی کیوں کی۔“ خان رحمان بولے۔

”اس سے کہ میں چین دھتا ہوں یا نصیں..... ندویتے کی صورت میں
میری موت کی پیش گوئی اسی طرح ہے..... کیونکہ اس نے کما تھا..... پیش“

خان رحمان انہیں جلدی جلدی بتانے لگے۔ ایسے میں فرزانہ بول

”ایک منٹ انکل..... میں ابھی آئی۔“

ان الفاظ کے ساتھ یہ فرزانہ نے کوئی کہ رہائش حصے کی طرف دوڑ
کر لے۔

”پہا نہیں..... اسے کیا ہو گیا ہے..... پسلے اس نے لیے..... ارے.....“

رسوہ..... وہ کہاں گیا؟“ محمود چونکہ انھا۔

”کون..... کہاں گیا ہے..... اب تم سہیں بخاروں کے ت۔“

”نہ نہیں..... مجھے کیا پڑی کہ سہیں کو بخاروں سہیں تو
شکار نے کے بھی اچھا لگا ہے۔“ - محمود بولا۔

”تب پھر..... تمہیں کیا ہوا؟“

”جی..... کس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“ نواب شاہ۔

”جھٹا کر کما۔“

”جی..... کس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔“

”میری موت کی پیش گوئی اسی طرح ہے..... کیونکہ اس نے کما تھا..... پیش“

کا تھل چین کے دینے یا نہ دینے سے ہرگز نہیں ہو گا..... صرف کسی کے

لینے سے ہو گا..... ہاں اس نے یہ کما تھا یہ مانگنا صرف کچھ لکھنے کے لیے
ہو گا..... بلکہ مستقل طور پر مانگا جائے گا..... اور یہ اسی طرح ہے۔“

”اوہو..... لیکن نواب صاحب..... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ا

فرماتے ہیں..... کوئی نہیں چانتا..... وہ کب مرے گا..... جب کوئی

بارے میں نہیں چانتا..... تو دوسرے کے بارے میں کس طرح جان

ہے۔“

”یہ بات نہیں ہے خان صاحب..... اخبارات میں کتنے نجومی“

پیش گویاں شائع ہوتی ہیں..... ان میں سے اکثر درست ثابت ہوتی ہیں

”وہ سب اندازے ہوتے ہیں..... اور میں نے یہ بھی دیکھا۔“

اکثر اندازے غلط ہوتے ہیں۔“

"نیلے بس والے کی بات کرتے کرتے تم اپنے نواب انکل کے ہیں
کی طرف کیوں متوج ہو گئی تھی۔"

".....میں بھجو رہی تھی۔" وہ سکرائی۔

"اور اب مکرا بھی رہی ہو۔" محمود نے پھاٹکھانے والے انداز میں
کہا۔

"تو اور کیا کروں.....رونا شروع کر دوں۔"

"زیادہ پر اسرار بننے کی کوشش نہ کرو۔" فاروق تینج لیجے میں بولا۔

"اچھی بات ہے.....اب میں کم پر اسرار بننے کی کوشش کروں گی۔"
وہ سکرائی۔

"اب تم سے کون مغزمارے.....ارے.....وہ چین کہاں گیا۔" محمود
پوٹکا۔

"کون سا ہیں۔" فرزانہ بولی۔

"حمد ہو گئی.....ویکھا انکل اب کہ رہی ہے.....کون سا ہیں۔"

"اچھا.....وہ چین جو میں نے نواب انکل سے لیا ہے.....ویسے مجھے
تو سوں ہے.....چین کے چکر میں میں نیلے بس والے کو بھول گئی۔
اصل مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ پلا جائے گا۔"

"اوہ ہا۔ آؤ ذرا.....نواب انکل سے دو دو باتیں ہو جائیں۔"

"لو.....اب ان سے باتیں کرے گی یہ.....چین پسلے ہی بانگ لایا۔
فاروق نے منہ بنا لایا۔

"فرزان جس نیلے بس والے کا ذکر کر رہی تھی.....وہ اب نظر نہیں
آ رہا۔"

"اوہ ہا۔ اولاد تھی۔" فاروق نے بھی تمام صہانوں پر نظر ڈال کر کہا۔

"جیسے ہے.....وہ کہاں چلا گیا۔"

"ہم اسی وقت نواب صاحب کی طرف متوج ہو گئے تھے۔" ان
دوران وہ کھک گیا۔

"چھ سیسیں کیا چکر ہے۔" خان رحمان بولے۔

"دعوت کامرا اکر کر اہوئے لگا ہے۔" پروفیسر سکرائے۔

"لیکن انکل.....اس میں ہمارا کیا قصور۔"

"یہ بات بھی نحیک ہے۔"

اسی وقت فرزانہ آتی نظر آئی۔ پھر وہ زور سے چوکی۔

"اڑے.....وہ نیلے بس والے انکل گیا؟"

"ہمیں افسوس ہے فرزانہ۔"

"افسوس.....لیکن کس بات کا۔" فرزانہ کے لمحے میں جیسے تھی۔

"اس بات کا کہ ہم اس کا دھیان نہ رکھ سکے.....ہمیں بھی ابھی اس کا
ذیل آیا ہے۔"

"اوہ ای، بست بر اہوا.....بلکہ بہت سے بھی زیادہ۔"

"لیکن یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔" محمود جل گیا۔

"کیوں میری وجہ سے کیوں؟"

"آؤ..... اپسیں نیلے بیاس والے کے پدرے میں ضرور کچھ معلوم ہو گا۔

یہ کر دو، ان کی طرف دوڑ پڑی۔ اب ان دونوں کو بھی اس کا ساتھ دیتا ہے۔ ویسے اپسیں فرزانہ کا یہ پراسرار رویہ بہت ناگوار گز رہا تھا۔

"نواب انکل۔ آپ ذرا الگ چل کر میری ایک بات سنیں گے۔"
"اوہو..... فرزانہ..... کوئی بات نہیں۔" وہ بولے۔

"اوہو انکل۔ ہم ایک اور بات کرنے لگے ہیں آپ سے۔"
"اوہ اچھا۔" وہ بولے اور انہوں کر باغ کے ایک گردشے کی طرف بڑھے۔

"آپ کے مہمانوں میں ایک نیلے بیاس والا شخص موجود تھا۔ کیا آپ اس کا نام بتائیں ہیں۔"

"نیلے بیاس والا۔ میں نے تو وہیان نہیں دیا۔ یوں بھی دعوت میں سو کے قریب مہمان موجود ہیں۔ کس طرح یہ وہیان رہ سکتا ہے کہ کون سے مہمان نے کون سے رنگ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ تم خود اسے دیکھ لو۔"

"وہ جا چکا ہے۔"
"کیا کیا۔ وہ جا چکا ہے۔" تواب صاحب نے حیران ہو کر کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا نواب انکل۔"

"دعوت کے ختم ہونے تک کوئی بھی چالنے کی بات نہیں کرتا۔۔۔ بھی تو
میری دعوت کی خوبی ہے۔"

"تب پھر وہ اجازت لیے بغیر چلا گیا۔۔۔ اور اب ہمیں بھی اس کی تلاش
میں جانا ہو گا۔"

"کیا مطلب؟" وہ چوک کر بولے۔

"مطلوب ہم اگر جائیں گے۔۔۔ درند ویر ہو جائے گی اور وہ دور تک
جائے گا۔" یہ کر فرزانہ نے باہر کی طرف دوڑ لگادی۔

"ارے ارسے۔۔۔ کیا ہوا؟" انسوں نے پروپریوٹر کی آواز سنی۔
"اگر جانتے ہیں انکل۔" محمود نے ہاتک لکائی اور وہ باغ سے باہر کل

آئے۔ فرزانہ اس وقت تک کار میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔ اور اگر وہ تیزی نہ
دکھاتے تو وہ اپسیں ساتھ لے بغیر روانہ ہو چکی تھی۔

"آخر ہو کیا کیا ہے فرزانہ۔"

"گڑ بڑ۔" وہ بولی۔

"گڑ بڑ۔۔۔ کہاں ہے گڑ بڑ۔"

"نواب صاحب کے ہاں۔"

"تب پھر ہم باہر کیا کر رہے ہیں۔"

"گڑ بڑ کا سرا علاش کرنے کے لیے باہر آئے ہیں۔"

"تمہاری باتیں سمجھنے کے لیے تو ہاتھی کلام غچا چاہئے۔۔۔ قادر قبیل بھی
کیا۔

"تو گلوالا ایک ایک۔"

"کیا الگوں میں "دو نوں بولے۔

"ہاتھی کا دماغ۔"

"ہائی۔۔۔ بازار سے ملتے ہیں۔"

"نہیں۔۔۔ چیز یا گھر میں ملتے ہیں۔" فرزانہ نے جھاکر کہا۔

"اگرے چجائے کی وجہ بھجوں میں نہیں آئی۔"

"نیلے بیس والا انکل گیا۔"

"تم نے اس نیلے بیس والا انکل کے پارے میں کچھ بتایا کب تھا..... ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر کوئی کے اندر چلی گئی تھیں۔" محمود نے جلنے کے انداز میں کہا۔

"نہ نہیں تو۔" فرزانہ بوكھلا کر بولی۔

"کیا نہیں تو؟"

"میں ہوا کے گھوڑے پر تو سوار نہیں ہوئی تھی۔" وہ سکرائی۔

"حد ہو گئی۔" فاروق چلا اٹھا۔

"تو میں نے کب کہا۔۔۔ نہیں ہوئی۔"

"کیا نہیں ہوئی۔" محمود پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔

"حد۔۔۔ اور کیا۔"

"تو یہ ہے تم سے۔"

"خبردار گازی ایک طرف کر کے روک لو۔"

انہوں نے گازی کے اندر ایک سرد آواز سنی۔

اب کیا کہیں

اس کی آنکھوں میں ایک خوتی چک تھی۔ ایک چک انہوں نے
مل ان لوگوں میں دیکھی تھی جو قاتل ثابت ہوتے ہے۔۔۔ یا جوتی قاتل۔
"آپ۔۔۔ آپ کون ہیں؟" اس نے سربراہت زدہ آواز میں
پوچھا۔

"میں۔۔۔ انکل جدید ہوں۔"

"اوہ۔۔۔ اوہ۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"آپ ایک ہیں یا تین۔" انہوں نے پوچھا۔

"میں بھاجنیں۔۔۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔"

"کیا آپ کا کوئی جزاں بھائی ہے؟"

"جزاں بھائی۔۔۔ نہیں بالکل نہیں۔۔۔ میرے ماں یا پاپ کے ہاں تو

بھی علاوہ کوئی اولادی نہیں ہوئی تھی۔"

"اوہ ہاچھا۔۔۔ کیا یہ بات آپ پورے بیجن سے کر کتے ہیں۔"

"بھلا ایسی بات بھی کوئی نکل کی حالت میں کر سکتا ہے۔" اس سے
جیزت خاہی کی۔

"بھی اسیں سن کر جیسے اس کی آنکھ کھلی..... اب جو اس نے چونک کر
اوہ بارا..... نجیک ہے..... آپ ذرا ہمارے ساتھ چلتا پسند کریں۔ مرا تھیا تو باہر والا ڈوگی چلا اٹھا۔
کے۔"

"کہاں؟" اس نے جیزان ہو کر کہا۔

"یہیں..... پاس ہی۔"

"چلنے میں تو یوں بھی آپ کا قیدی ہوں۔" وہ اواس ادازیں کھرنے..... ان کی آنکھوں میں بلاکی جیزت دیکھ کر وہ بھی جیزان ہوئے بغیر نہ
مکرا یا۔

وہ اسے ساتھ لیے دوسری کوئی کھنڈی کے سامنے آئے۔ یہ میں دو
ذوگی گھنٹوں میں سرو بیٹھا تھا، اپکل جیشید نے سلاخوں پر باختہ مارا تو انہیں باہر والا بیڑا ڈیا۔
اس نے اپنا سرہنہ اٹھایا۔

"مسٹر ذوگی..... ذرا سلاخوں کے پاس آگئیں۔"

"میں تو پسلے ہی سلاخوں کے پاس ہوں۔" اس نے بوکھلا کر کہا جو اس کے ساتھ باہر موجود تھا۔

"میں نے آپ سے خس..... اس سے کہا ہے..... جو اندر موجود ہے گا۔" اندر والے بولا۔

"بالکل اسی بات میں کہتا ہوں۔" باہر والے کہا۔

"اکرام! اسے بھی باہر نکلوا۔" اپکل جیشید نے جبلے کے انداز میں
کہا۔

"بھتر!" اس نے کہا۔..... پھر اپنے ہاتھوں کو اشارہ کیا۔

"کیا..... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" باہر والے ذوگی نے کہا۔

چنانچہ اسے بھی باہر نکلا کیا..... اب وہ تیسری کو خبری کی طرف بڑے
..... میں اس وقت فون کی سمجھنی بھی..... اپنے جمیلے نے سیٹ کان سے لگا
دوسری طرف سے آئی جی صاحب کی آواز سنائی دی۔

”جی..... میں نے کما تھا فوری طور پر ڈوگی کو رہا کر دو۔“

”ہم ڈوگی کو حوالات سے لکال پکے ہیں سر..... لیکن ضابطہ کاریاں کے نام مختلف ہوتے اور یہوں مختلف نامیوں میں گرفتار
کارروائی تو کرنا پڑتی ہے نا سر۔“

”وزیر خارجہ صاحب کا درود پار فون آپ کا ہے۔“

”تو آپ اپنی ہاؤس ڈوگی کو حوالات سے لکالا جا چکا ہے۔“

”حوالات کے باہر ان کے آدمی موجود ہیں جو حق وہ ڈوگی کیلئے میں کوئی تعلق نہیں۔“

دیکھیں گے وزیر خارجہ صاحب کو ہائیس کے کو ڈوگی کو رہا کیا جا پکا۔ لیکن ہے ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔“

..... اس کے بغیر ان کا طیناں نہیں ہو گا۔“

”اپنی ہاتھ ہے سر..... صرف دو منٹ بعد اسے باہر نکال دیا جائے گا۔“ اپنے جمیلے چلا۔

”تیر آپ اسی ہائیس ہم کیا کر سکتے ہیں۔“

”ٹھیک ہے۔“ انسوں نے کما اور فون بند کر دیا۔

اب وہ تیزی سے تیسری کو خبری کی طرف آئے یہاں تیسرا ادا بہت نہیں بول رہے۔“

”بھروسہ تاوا..... تم لوگوں کا وزیر خارجہ صاحب سے کیا تعلق ہے۔“

”تم دونوں اسے اور یہ تم دونوں کو دیکھ لے اور پھر ہمیں بتاؤ۔“ کیا فرمایا وزیر خارجہ سے تعلق آپ کسی پاتنی کرتے

سے کیا ہے کیا تم جزو ان بھائی ہو۔“

”تم ان کا نام لکھ نہیں جانتے۔“

"اب ایک آخری بات سن لو..... اور وہ یہ کہ تم تینوں کی انگلیاں پر آؤ دئائیں گے سر..... میں کیا کہ سکتا ہوں۔"

نشانات بھی ایک ہیں..... جب کہ دنیا میں کسی دو آدمیوں کی انگلیاں اُنیں بات ہے..... میں اُنیں اطلاع دے دیتا ہوں کہ یہاں سے نشانات بھی آپس میں نہیں ملتے۔"

"کیا!!!! دو ایک ساتھ چلائے۔

اسپلکھ جمیل کے چہرے پر حیرت کے باول انھے آئے۔ ابوالحنفہ کے اسپلکھ جمیل اکرام کی طرف مڑے۔
کھوئے کھوئے انداز میں اکرام سے کہا۔

"اکرام..... دو سرے نمبر کو باہر اور پسلے نمبر کو پھر جواہات میں اُنکے سر۔" اس نے کما اور کرے سے نکل گیا۔..... چلدی ہی وہ یہ کہ کروہ اپنے دفتر میں جانے کے لیے مڑ گئے۔ ان کا ذیلیں کو لیے وہاں آگیا۔ ان کے چہروں پر بھی حیرت کے آثار طرح الجھا ہوا تھا۔۔۔ تین منٹ بعد اکرام اندر واپسی ہوا۔

"تم نے اسے رہا کر دیا ہے سر۔"

میں اس لئے فون کی تھنٹی پھر بھی۔۔۔ انہوں نے پر اسات ریسمور کاں سے لکایا۔

"جمیل اآخر حصیں ہو کیا گیا ہے؟"

"کیوں سر..... اب کیا ہوا۔"

"ابھی تک ڈوگی کو نہیں چھوڑا گیا۔"

"سر..... سب اسپلکھ اکرام یہاں موجود ہیں۔۔۔ یہ اسے رہا۔" اسکا لات پر تو خود ہمیں حیرت ہے جناب! آپ کو کیا تائیں۔"

بعد میرے پاس آئے ہیں۔"

"لہات ہے۔۔۔ نہ ہتا دکھنے۔۔۔ لیکن اب ہم کوئی رعایت نہیں

"حیرت ہے۔۔۔ کمال ہے۔۔۔ آخر دوزیر خارج صاحب کے۔۔۔ آتتا ہے۔۔۔ تم اس قیادت میں کیوں داٹل ہوئے تھے۔"

نے اس بات کی تصدیق کیوں نہیں کی۔"

"مکو یا جسیں اپنے جرم کا اقرار ہے"۔
"ہم جناب! تو جرم کیا ہے اس کا اقرار تو کرنا چاہئے"۔

"اور تم"۔ انسوں نے دو سرے سے پوچھا۔

"تسارا مطلب ہے.... خدا"۔

"اس کا نام خدا نہیں..... چھا کا ہے"۔

"میں بھی..... ایک فائل کے چکر میں وہاں کیا تھا"۔

"چھا کا..... کیا وہ تساری طرح کوئی انسان ہے"۔

"تم کس ملک کے لیے کام کر رہے ہو؟"۔

"ہم اباکل"۔

"اپنے ملک کے لیے.... بھی اپنے ملک کے لیے کام کرتے ہیں"۔

"ملک کا نام؟"۔

"ملک کا نام؟"۔

"تب یہ بات غلط ہے..... ایک انسان دو سرے انسان کو پیدا نہیں

"باماں"۔

"کیا کہا..... باماں..... میں نے تو آج تک اس ملک کا نام نہیں

"بے"۔

"یہ تو ہم نہیں جانتے..... اس کا کہنا ہی ہے کہ اس نے ہمیں پیدا کیا

"اس میں ہمارا کیا قصور جناب"۔ ایک بولا۔

"وہ کہاں رہتا ہے؟" انسوں نے پوچھا۔

"تم کس ملک کے لیے کام کر رہے ہو؟"۔

"باماں تھے..... باماں میں"۔

"باماں کے لیے"۔

"چھوٹم نے یہ بات تو تسلیم کی کہ تم دونوں ایک ہی ملک"۔

"میں اس وقت گھنٹی بھی..... انپکڑ جمیش نے برا سامنہ ہاکر ریسیور

کر رہے ہو..... اور اس کا نام ہے باماں بیام تم بتا سکتے ہو..... یہ ملک خوب

"س سر"۔

"ان کا کہنا ہے..... ذوگی کو ہرگز رہا نہیں کیا گی اور یہ کہ انپکڑ جمیش

"جی نہیں..... ہم نہیں دکھائیں"۔ ایک نے کہا۔

"جھوٹاں رہے ہیں..... میں نے اُنہیں بتا دیا تھا جمیش..... کہ تم جھوٹ تو

"کیا مطلب..... کیوں نہیں دکھائیں"۔

"کار بھی بولتے..... لیکن وہ یہ بات مانتے کے لیے بتا رہا نہیں ہیں"۔

"اس لیے کہ ہمارا ملک دنیا کے نقطے میں نہیں ہے"۔

"یہ کیا بات ہوتی..... کیا وہ دنیا سے باہر ہے"۔

"یہ کیا بات ہوتی..... کیا وہ دنیا سے باہر ہے"۔

"وس کا حل صرف ایک ہے۔" اسکے جشید مکارے۔
"اور وہ کیا جشید"۔

"آپ چند منٹ کے لئے میرے دفتر میں آجائیں"۔
"میرے آنے سے کیا ہو گا"۔

"کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا، آپ آجائیں بس"۔
"اچھی بات ہے..... آجنا ہوں..... لیکن انہیں کیا جواب دوں"۔
"ان سے کہیں..... وہ ایک منٹ تھرس"۔

"اچھی بات ہے۔" انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔
وہ منٹ بعد وہ ان کے دفتر میں داخل ہوئے۔ اور زور سے اچھے
"آپ بھی اسکے جملے کے ساتھ بھوت بولنے لگے۔ میری
الامات یہ ہیں کہ ذوگی ابھی تک آپ لوگوں کے قبضے میں ہے۔۔۔ اب یوں
اتہیں بنے گی۔۔۔ میرا عملہ آرہا ہے۔۔۔ وہ خود اسے دفتر سے رہا کرائے
ہے۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ بالکل ایک جملے کے دو آدمی۔۔۔ یہ کہا
ہیں؟"۔

"ذوگی نمبر 2 اور نمبر 3، نمبر ایک کو رہا کر پکھے ہیں"۔
"عنین۔۔۔ نہیں"۔

"میں دکھانے کے لئے آپ کو بدلایا ہے۔۔۔ وزیر خارجہ صاحب کے" "اس سے کہیں بھتر ہے سر کہ آپ خود یہاں تشریف لے آئیں"۔
پر میں نے ایک ذوگی کو چھوڑ دیا ہے۔۔۔ لیکن وہ یہ بات مانتے ہیں۔۔۔ یہ کہا۔۔۔ کہا۔۔۔

"بھگت آتے کی ضرورت نہیں"۔ وہ پھنکا رہے اور فون بند کر دیا۔
"آن کار بیسوار رکھ کر وہ ان کی طرف مڑے۔۔۔"

انہوں نے تفصیل تاوی۔۔۔ عین اس وقت پھر فون کی گھنٹی لپی۔۔۔ "آپ۔۔۔ آپ کیا کہیں جشید۔۔۔ وہ اپنے عملے کو یہاں بھج رہے
ہیں۔۔۔"

"آئی جی صاحب یہاں ہیں"۔

"لیں سر"۔

"ریجیسٹر اپسیں دیں"۔ دوسری طرف سے جملائے ہوئے انداز میں

انہوں نے فون پیش صاحب کی طرف پر خادیا۔

"لیں سر"۔

"ہاں جناب۔۔۔ کیا ہوا"۔ انہوں نے دوسری طرف سے کہا۔

"لیں۔۔۔ کہ۔۔۔ اسکے رہا کر پکھے ہیں"۔

"ہاں کر مجھے افسوس ہوا پیش صاحب؟"۔

"تی۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ کس بات پر افسوس ہوا؟"۔

"آپ بھی اسکے جملے کے ساتھ بھوت بولنے لگے۔۔۔ میری

الامات یہ ہیں کہ ذوگی ابھی تک آپ لوگوں کے قبضے میں ہے۔۔۔ اب یوں

اتہیں بنے گی۔۔۔ میرا عملہ آرہا ہے۔۔۔ وہ خود اسے دفتر سے رہا کرائے

ہے۔۔۔ اس طرح آپ کے بھوت اور بچ کا پتہ چل جائے گا"۔

"بھگت آتے کی ضرورت نہیں"۔ وہ پھنکا رہے اور فون بند کر دیا۔

"بھجت آتے کی ضرورت نہیں"۔ وہ پھنکا رہے اور فون بند کر دیا۔

"بھجت پوری بات چاہو۔۔۔ مارے جرأت کے میرا بر اخال ہے"۔

انہوں نے تفصیل تاوی۔۔۔ عین اس وقت پھر فون کی گھنٹی لپی۔۔۔ "آپ۔۔۔ آپ کیا کہیں جشید۔۔۔ وہ اپنے عملے کو یہاں بھج رہے

ہیں۔۔۔"

"فرمایئے..... ہم کیا خدمت کر سکتے ہیں آپ کی، آپ نے اتنی رحمت
دلکل گئے ہاتھوں اگر آپ یہ بھی بتاؤں کہ آپ نے گاڑی کیسے کھوئی..... تو
وہ بھی سہرا بنی ہو گی۔"

"تمام طرح کے تالے میرے ۲ گے پانی بھرتے ہیں"۔ اس کی سرسراتی
اور گاڑی میں گونجی۔

"ہمیں..... تو پانی بھرنے کا کام اب تالوں نے شروع کر دیا ہے۔"

پین

وہ برمی طرح چوکے محمود کا ہاتھ بٹک گیا..... لیکن فور آئی اس ادالہ کے لجے میں بلاکی حیرت دوڑ آئی۔
نے گاڑی کو چبوٹ میں کر لیا..... پھر سڑک سے نیچے آنکر کر اجنبی بند کر دیا۔ "ہاں! اس وقت سے جب سے شرقاء نے لوگوں سے پہن ماگنے شروع
اپ انہوں نے یہی سڑک رکھ دیکھا" گاڑی کے بچھلے حصے میں نیلے لباس والا بیٹا بیٹا ہیں۔ "وہ جلے کئے انداز میں بولا۔
تحا..... اس کے دامیں ہاتھ میں ایک خوفناک پستول تھا..... چہرے پر خدا "ایا مطلب؟" فرزانہ چوکی۔

مکراہت تھی..... دراصل یہ خان رحمان کی گاڑی تھی..... دعوت میں وہ تم نے..... مس فرزانہ..... تم نے نواب شاہی کا پین مانگا..... خان
خان رحمان کی گاڑی میں ہی آئے تھے اور یہ ایک بڑی گلزاری تھی..... اس کے ذریعے مانگا..... انہوں نے وہ دیا، لیکن جانتی ہو..... وہ پہن کس
لیے اس کے بچھلے حصے میں نیلے لباس والا آسانی سے دبک گیا، لیکن سوال اپنے ہے۔

تحا کہ اس کے پاس گاڑی کی جانی کمال سے آئی، وہ تو محمود کے پاس تھی۔ "من..... صیں"۔ فرزانہ نے بوکھلا کر کہا۔
آتے وقت بھی محمود نے گاڑی چلائی تھی۔

"یہ آپ ہیں..... ہم تو آپ ہی کی علاش میں نکلے تھے"۔ محمود..... اُرے باپ رے..... تب تو بھوٹ سے نکلی ہوئی..... خیر آپ پریشان
پر سکون آواز میں کہا۔

"اسی لیے تو دعوت پھوڑ کر باہر نکل آیا تھا"۔ وہ جواب میں مسکر لالک..... یہ بھی تک صیں بتایا۔
"کام اپ میں کروں گا"۔ اس نے زہریلے انداز میں کہا۔

بھی۔

"کون سا کام؟" محمود نے پوچھا۔

"پین واپس کرنے والا..... لاؤ..... وہ پین میرے جواں لے کر دو۔"

"وہ ارے باپ رے..... تو آپ وہ پین چاہتے ہیں" - فراز

انھی۔

"کی تو مشکل ہے۔"

"کمال ہے..... مجھے تنظر نہیں آرہی" - قاروق نے ادھراً حسرہ کھا۔

"کیا نہیں..... نظر آرہی" - محمود نے اسے گھورا۔

"مشکل..... اور کیا" - وہ مسکرا یا۔

"یہ کوئی تک..... ذرا دیر چپ نہیں رہ سکتے دیکھ نہیں رہے..... کس

نہ، ان باتیں چیز ہو رہی ہے" - محمود نے جل بھن کر کہا۔

"اوہ ہاں! یہ تو میں بھول ہی گیا..... خیر..... فراز ان تم تھا تو..... حسیں کیا

ڈال ہے۔"

"وہ..... وہ پین اب میرے پاس نہیں ہے۔"

"ہمیں..... کیا کہا" - محمود اور قاروق چلاعے لیکن وہ خاموش اپنی

لکھ کر..... پھر بولا۔

"میں ان باتوں میں آئے والا نہیں..... پین تمہارے پاس ہے.....

اور تم وہ مجھے دو گی" - اس نے مجیب سے انداز میں کہا۔

"پین میرے پاس نہیں ہے..... اور نہ میں وہ حسیں دوں گی" -

لیکن لے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"حمد ہو گئی..... جب پین تمہارے پاس ہے ہی نہیں تو یہ کہنے کی کیا

خوبیت تھی کہ تھیں حسیں دوں گی..... جملوں کی فضول خوبی تو نہ کرو۔"

"ہاں! جلدی کر دو..... نہرے پاس وقت کم ہے۔"

"آپ کے پاس وقت کم ہے..... تو ہم سے وقت لے لیں..... پین

کر کیا کریں گے..... پین تو ایک عدد آپ کی جیب میں لگا ہوا ہے۔"

"یہ پین..... یہ ایک عام سائین ہے..... تم وہ پین مجھے دے دو

اور بس..... نواب شایی کو یہ میں خود واپس کروں گا۔"

"اڑے! تو کیا نواب شایی نے یہ آپ کے ذریعے حاصل کر-

پو گرام بنا لیا ہے" - قاروق نے منہجاً کہا۔

"ن نہیں..... یہ بات تو خیر نہیں ہے..... میں اپنی ان کا ہیں،

تحفہ چیز کروں گا۔"

"لیکن اتنی سی بات کے لیے آپ کو پستول لکائے کی کیا ضرورت

..... صریافی فرما کر پستول جیب میں رکھ لیں، پین کی کون سی بات ہے.....

ہمارے ساتھ بازار چلیں..... ایک سے ایک پین آپ کو خرید دیجئے ہیں،

قاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"ادھراً حسرہ کی باتوں کے تم لوگ ماہر ہو..... لیکن مجھے نہیں لگا سک

ان میں..... پین مجھے دو" - اس پر اس کا لامبہ سخت ہو گیا۔

"بس..... گاڑی بیسیں روک دو اور نیچے اتر جو۔"

یہ کر کرو نیچے اتر گیا۔ محمود، فاروق اور فراز ان چاہے تو اس پر

"تم بیوں نہیں مانو گے..... گاڑی درختوں کے درمیان لے پا۔ تلاک رکتے تھے..... اس کے پتوں پر ہاتھ ساف کر رکتے تھے..... لیکن وہ دیکھنا میں تم تھنگی کی اور گاڑی کی علاشی لوں گا۔ اور یاد رکھو..... اگر تم نے ہاتھ تھے کہ وہ چاہتا کیا ہے..... اس نے انسوں نے اسی کوئی کوشش نہ کی۔ غلط حرکت کی تو نقصان میں تم ہی رہو گے میں نہیں" اس نے کہ میں آئھو اپر انخداوو..... من دو سری طرف کر لو۔"

"بہت ستر! وہ بولے اور ہاتھ اپر انخدا یے۔

"اچھی بات ہے جتاب! تم بلاوجد نگاہ سلو نہیں کرتے..... آپ اس نے تینوں کی بیجوں کی اچھی طرح علاشی لی..... بیجوں میں جو لے لیں"۔ فراز ان کے اشارہ کیا کہ گاڑی درختوں پر گراتا چلا گیا۔ جب تینوں کی درمیان لے چلو۔

"چین تو واقعی تمارے پاس نہیں ہے..... اوہ..... ارے ہائی..... تو بخوبی کیا۔ وہ زور سے چکا۔

"آپ کیا بخوبی کے..... میں بھی سمجھا دیں؟" قاروق بولا۔

"یہ..... یہ لڑکی..... فراز..... چین لیتے ہی کوٹھی کے اندر رکھی تھی۔"

"اچھی بات ہے..... کر لیں جو کرنا ہے..... جب ہماری باری آئے اس کا مطلب ہے..... چین اس نے وہاں کہیں چھپایا ہے..... ارے بلپرے۔"

اس نے پوکھلا کر کما۔ پھر تینوں کے سروں پر ترا ترا پتوں کا وزنی

دندے مارا۔ اخیں اس سے اس بات کی ایک فہمادیہ نہیں تھی۔

کرتے چلے گئے..... ہوش آیا تو وہ گاڑی سمیت غالب تھا۔ ان کے سرہی

"اور یہ اتنی بھی چھوڑی بات..... کہ کر تم نے جملوں کی بجھت کی۔

محodus کی طرف الٹ پڑا۔

"تم بیوں نہیں مانو گے..... گاڑی درختوں کے درمیان لے پا۔ تلاک رکتے تھے..... اس کے پتوں پر ہاتھ ساف کر رکتے تھے..... لیکن وہ دیکھنا میں تم تھنگی کی اور گاڑی کی علاشی لوں گا۔ اور یاد رکھو..... اگر تم نے ہاتھ تھے کہ وہ چاہتا کیا ہے..... اس نے انسوں نے اسی کوئی کوشش نہ کی۔ غلط حرکت کی تو نقصان میں تم ہی رہو گے میں نہیں" اس نے کہ میں آئھو اپر انخداوو..... من دو سری طرف کر لو۔"

ہوں اور حم کا۔"

"اچھی بات ہے جتاب! تم بلاوجد نگاہ سلو نہیں کرتے..... آپ اس نے تینوں کی بیجوں کی اچھی طرح علاشی لی..... بیجوں میں جو لے لیں"۔ فراز نے کہا اور محمود کو اشارہ کیا کہ گاڑی درختوں پر گراتا چلا گیا۔ جب تینوں کی درمیان لے چلو۔

محodus نے گاڑی سوارث کی اور نیچے اتر گیا۔

"بس..... یہاں ٹھیک ہے۔"

"میں..... اور آگے لے چلو..... یہاں سے سڑک ساف نظر آئے۔"

"اچھی بات ہے..... کر لیں جو کرنا ہے..... جب ہماری باری آئے اس کا مطلب ہے..... چین اس نے وہاں کہیں چھپایا ہے..... ارے بلپرے۔"

"میں آئے گی۔" وہ مسکرا یا۔

"میں آئے گی۔"

"باری..... تماری۔" وہ ہنسا۔

اور پھر جب سڑک نظر آتا ہے ہو گئی تو اس نے کہا۔

طرح دکھ رہے تھے..... ہاتھ سروں کی طرف لے گئے تو وہاں خون "آؤ..... جلدی کرو ہمیں یوں بھی دوڑ کر جانا ہے"۔
چپ چپاہت محسوس ہوئی۔

"ہم تو زخمی بھی ہیں پسلے اپنالا چلیں یا انکل شای کے ہاں"۔ قسط پر نہیں تھی لیکن گاڑی کے ذریعے پیدل یا دوڑ کر تو بہر حال
محروم نے بوکھاری ہوئی آواز میں کہا۔
"انکل شای کے ہاں وہیں ڈاکٹر صاحب کو بلاں گے اول ثانیہ کسی کو بھی احساس نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ وہاں سے انکل کے تھے یا
ان کے مسانوں میں بھی کوئی ڈاکٹر تو ضرور ہو گا"۔

"لیکن وہ اپنے ساتھ مرہم پنی کا سامان نہیں لایا ہو گا"۔

"خیر خیر آؤ چنان تو وہیں ہو گا اس لیے کہ نیلے لباس والا بھوت پھوڑ کر چلا گیا تھا انہوں نے اور حرادھر
ادھاریں نیلے لباس والا انہیں کہیں نظر نہ آیا تو اب شای اور حرادھر

سردھا اور حرادھر گیا ہے"۔

"فرزان نے پریشان سی آواز میں کہا۔
"وہ کوئی کے اندر ہو گا آؤ چلیں"۔ فرزان نے بے تہائے انداز

"تھت تو کیا فرزان تم نے وہ پین واقعی کوئی کوئی میں کہیں پہنچا کر لے چکا ہے جو پیشے
تھا"۔

"ہاں ! میرا خیال تھا وہ مجھ سے پین حاصل کرنے کی کوشش میں ملکہ چل گیا ہے اچھی بھلی دعوت جاری تھی"۔ فاروق نے جعلے بننے
کر کے گا"۔

"اور کیا تم نے پین اسی جگہ رکھا ہے کہ وہ آسمانی سے اس
ٹھیکی"۔

گر کے سب افراد چکے باغ میں ہی تھے اس لیے اندر وہی جسے
جیسیں میرا خیال ہے وہ اس کو تلاش نہیں کر سکا اگر اس نے پین تلاش کر لیا تو ایک خطرناک بات ہو گی"۔

"کیا مطلب آخر اس پین میں ہے کیا"۔

بالکل انگ کر دیا گیا تھا۔ اس حصے میں صرف عورتیں تھیں۔
میں صرف مرد۔۔۔ نواب صاحب پر دے کے خخت جائی تھے۔
وہ جلدی جلدی کروں میں چکڑائے گے۔۔۔ صحن خیلے لباس
انہیں کہیں بھی نظرتے آیا۔۔۔ پوری کوئی چیز چھان ملتے کے بعد بھی جس
انہیں نہ طلاق تو وہ حکم ہار کر کوئی کے مجن میں بینجھ کے۔
”اب کیا کریں فرزان۔۔۔ وہ تو یہاں کہیں بھی نہیں ہے۔۔۔“
”بیس تو پھر۔۔۔ باخ میں پڑتے ہیں۔۔۔“
”اورو وہ چیز۔۔۔“

”وہ جہاں ہے۔۔۔ وہیں تھیں ہے۔۔۔ آؤ۔۔۔ ہمیں پہنچ بھی
کے۔۔۔“

وہ باخ میں جانے کے لیے اٹھئی تھے کہ ایک سرد آوازے ان
قدم روک لیے۔۔۔

”خبردار! تم نہیں بلوٹنے کے۔۔۔“
آواز اسی خیلے لباس والے کی تھی۔۔۔ پھر وہ متوجہ کون سے کوئی
سے کھل کر ان کے سامنے آگیا۔

”حیرت ہے۔۔۔ آپ کہاں چھپے تھے۔۔۔ ہمیں کیوں ہظر میں آئے۔۔۔“
محود کے لبچے میں حیرت تھی۔۔۔

”جیں کہاں ہے؟“ اس نے جیسے محود کا جملہ ساختی تھی۔۔۔
”ارے۔۔۔ تو کیا اب تک آپ کو جیں تھیں ملا۔۔۔“

”بالکل نہیں ملا۔۔۔ لیکن تم بتاؤ گے۔۔۔ ہم کہاں ہے۔۔۔“
”نہیں۔۔۔ ہم نہیں بتائیں گے۔۔۔ فرزانہ سرد آواز میں بوی۔۔۔
”نہیں بتاؤ گے۔۔۔ میں کوئی چلاتا ہوں۔۔۔“
ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کی انگلی ٹریکر پر دیاؤ؛ البتی محود ہوئی۔۔۔
وہ اچھک اس نے ٹریکر دیا دیا۔

"یہ..... یہ کیا..... یہاں تو ڈوگی موجود ہے۔"

"ہاں تو پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔" اپنکو جشید نے منہ تھا۔

"آپ نے یہ خلط بیانی گیوں کی کہ آپ ڈوگی کو رہا کر چکے ہیں۔"

"ہم نے کوئی خلط بیانی نہیں کی۔"

"کی ہے اور کہ رہے ہیں..... نہیں کا۔"

"خلط نہیں کر رہے۔"

"تو پھر کیا ہے۔"

"یہ..... یہ بھی ڈوگی ہے۔"

"مسٹر ڈوگی..... آپ ہمارے ساتھ چلیں گے..... آئیے۔"

"آپ..... آپ کون ہیں۔"

"وزیر خارجہ کے ملے سے تعلق ہے ہمارا..... وہ آپ کو رہا کرنا ہا۔

اپنے ہیں۔"

"اوہ اچھا..... ٹھری یہ..... چلے چھر۔"

اور پھر وہ اسے انھائے لگھے..... وہ بیٹھنے دیکھتے رہے۔

"یہ..... یہ کیا ہوا جسٹید..... اب وزیر خارجہ ہمارے جھوٹے ہوئے کا

احادہ اپنی نظر آئیں گے۔"

احادہ اپنی نظر آئیں گے۔"

"کوئی پروانہ کریں آپ۔"

"پہی بات ہے..... تم کہتے ہو تو نہیں کرتا مگر..... لیکن اب کیا کرنا ہے۔

کہاں جاؤں۔"

جھوٹے

اپنکو جشید ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور یوں۔

"کوئی بات نہیں..... آنے دیں..... اگر ام ان میں سے ایک کو

رہنے دو..... دو سرے کو حوالات میں لے جاؤ۔"

"تھی بہت بہتر۔"

"لیکن اس حوالات میں..... جس کے قیدی دوسروں کو آسانی

نظر نہیں آ سکتے۔"

"تھی بہت بہتر۔"

اور پھر اگر ام ایک کو لے کر چلا گیا..... دو سراویں بیٹھا رہا گیا۔

"اس..... اس طرح تو ہم جھوٹے تابہت ہو جائیں گے جشید۔

تی بو لے۔"

"مگر نہ کریں۔" وہ مسکرائے۔

ابھی اگر ام واپس نہیں پڑا تھا کہ وزیر خارجہ کے ملے کے تین ان

اندر دا غل ہوئے اور وہاں ڈوگی کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"ٹیکیں..... اب میں تھہر سیں۔"

"جب ڈوگی کو لے کر وہ لوگ وزیر خارجہ کے پاس پہنچیں گے..... ہم اسے رہا کرے ہیں سر۔"

وہ پھر فون کریں گے اور کہیں گے..... دیکھا..... آپ لوگ جھوٹ بول دے۔ "بالکل غلط۔ میرے آدمیوں کا کہنا ہے..... آپ نے اسے رہا کرنے تھے نا۔"

"ٹیکیں..... ابھی وہ یہ جملہ ٹیکیں گے۔" کیا کہنا چاہئے ہو جیشید۔ "کیا کہنا چاہئے ہو جیشید۔" بالکل تزویک پہنچ چکا ہوں۔ کوئی دم میں آپ کے سامنے موجود ہوں گا۔ "ان کے لئے من حیرت ہی حیرت تھی۔" اس کے بعد ہم حوالات کا اندر وہی حصہ دیکھیں گے۔

"میں ہاں ابھی وہ یہ جملہ ٹیکیں گے" وہ مسکرائے۔ "اوہ۔" آئی تی صاحب کے منہ سے کھلا۔ ادھر سے فون بند کیا جا پا کا

"پھر اسیں جیشید۔ تھمارے ذہن میں کیا ہے..... دیے میری الجھر پڑھتی چاہتی ہے۔"

"کیا ہوا سر۔" اسکلر جیشید مسکرائے۔

"جلد ہی آپ کی الجھن رفع ہو جائے گی۔" میں اس وقت فون کی گفتگی بھی۔ اسکلر جیشید نے رسیور انہی کو ہم نے حوالات کے اندر وہی حصے میں رکھا ہوا ہے اور اب وہ "اسکلر جیشید پلیز۔"

"رسیور آئی تی صاحب کو دیں۔" دو سڑی طرف سے وزیر خارجہ تسبیح اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔" سرد آواز ستائی دی۔

"وہ خود آرے ہیں۔"

"تی بھڑا!" انہوں نے کہا اور رسیور ان کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں شیخ صاحب۔" اسکلر جیشید کا اس حد تے۔ اور حکم تھاتے کے جنم میں ہمیں سھوٹ کرنا چاہئے ہیں وہ۔" اسکلر ساتھ دینا آپ کے لئے از حد نقصان دو ہو گا۔"

"آپ کیا کہنا چاہئے ہیں۔" میں سمجھا نہیں جتنا۔" انہوں۔ "اور تم مسکرا رہے ہو جیشید۔" ناخن ٹکوار اندوز میں کہا۔

"اور میں کہ بھی کیا سکتا ہوں سر..... اپ مکر انا تو پڑے گا۔"

مکرائے۔

"وہ ہم پر الزام عائد کریں گے کہ ہم نے ان کے حکم کی خلاف درخواستیں کیے ہیں اور جنہیں موجود تھے..... اس کو دیکھتی دزیر خارج چلا اٹھے۔

"یہ یہ کون ہے آپ نے تو کما تھا آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا۔" - "وہ کجا جائے گا سر..... اپنیں آ لینے دیں۔"

"کمال ہے تم تو زرا بھی پریشان نہیں ہو۔"

"سر..... ہم اپنے ملک میں اپنے شرمند اور اپنے دشمنیں موجود ہیں" - "جی ہاں ہم نے قحط نہیں کما تھا" - انسپکٹر جیشید پر سکون آواز میں آخر ہم کیوں پریشان ہیں ہم جھوٹے نہیں نہ ہم نے حکم دیا کی ہے" -

"آپ نے قحط نہیں کما تھا..... تو یہ ہاں کیسے نظر آ رہا ہے" - "لیکن دزیر خارج کا کتنا یہی ہے۔" - "آپ گلرنہ کریں جب وہ آئیں گے تو ان سے کافی مزید سوال پڑے گے۔" - "آپ کیا مطلب اپنیں کیوں بلاوں" -

"وہ آپ کے سامنے اس بات کا قرار کریں گے کہ میں نے ڈوگی کو ان میں اس وقت دروازہ زور دار آواز کے ساتھ کھلا اور دزیر خارج کا اعلان کیا ہے" - "اندر دا خل ہوئے ان کا چڑھا دارے غصے کے سرخ تھا..... وہ فوراً انہیں کھڑے ہو گئے۔

"ہرگز نہیں ان کا کسی تو بیان ہے کہ آپ نے ڈوگی کو ان کے دلے نہیں کیا تھا" - "میں کوئی بات نہیں سنوں گا پسلے خوالات کا پچھا حصہ کروں گا۔"

"ایسی لیے میں نے کہا ہے کہ اپنیں بلاوں" - "چلنے جتاب شوق سے چلنے" - انسپکٹر جیشید بولے آں پر نہزادی کے اور ہدایات دے کر نیٹ بند کر دیا۔

"وہ آبر ہے ہیں" -

"سر..... اپنیں لانے کے لئے باہر آدمی بیج دیں۔۔۔ وہ اپنیں لے آئیں گے۔۔۔ اپکرو جشید بولے۔۔۔

"یہ کیا بات ہوئی؟"۔۔۔ وزیر خارچ بولے۔۔۔

"میں سمجھا تھا۔۔۔ آپ کا شارہ کس طرف ہے؟"۔۔۔ آئی تی بولے۔۔۔

"اپکرو جشید۔۔۔ آپ سے کہ رہے ہیں کہ۔۔۔ آپ آدمی ہاں

دیں۔۔۔ آپ ان سے یہ بات کہتے تو ایک بات بھی تھی۔۔۔ لیکن سدا اس

الٹ ہو گیا۔۔۔ ماتحت اپنے آفسر کو حکم دے رہا ہے۔۔۔

"یہ حکم نہیں تھا سر۔۔۔ ایک تجویز تھی۔۔۔ خود میں نے یہ بذات

لے نہیں دی کہ آپ کوئی اعتراض نہ کریں۔۔۔

"بالکل یہی بات ہے سر۔۔۔ اس لیے کہ اپکرو جشید اپنے آفسر

بست احراام کرتے ہیں۔۔۔ بلکہ اس بات میں تو یہ بہت مشور ہیں۔۔۔

"میں نہیں سمجھتا کہ یہ بات ہے۔۔۔ میرا تو انہوں نے اب تک

احراام نہیں کیا۔۔۔ میں نے بارہا ایک شخص کو رہا کرنے کا حکم دیا۔۔۔ اس

کیلئے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔۔۔ اسے رہا کر دیا جائے۔۔۔ تو ہم نے

پہلے ذہنی کو رہا کر دیا۔۔۔ آپ کی طرف سے کامیاب رہا تھا۔۔۔ لذا

"لیں سر۔۔۔ بالکل رہا کیا؟"۔۔۔ اپکرو جشید بولے امحض۔۔۔

"حد ہو گئی۔۔۔ جس کی رہائی کاملاً ہے۔۔۔ وہ سامنے موجود ہے۔۔۔

ابھی تک حوالات میں ہے اور یہ کہ رہے ہیں کہ رہا کر دیا۔۔۔

"اپکرو جشید ملکہ بیانی نہیں کرتے سر۔۔۔ یہ بھی ان کی خاص مانوسیت ہے۔۔۔

بے اور اپنی اس عادت میں بھی یہ بست مشور ہیں۔۔۔ آئی تی بولے۔۔۔

"میں جاتا ہوں۔۔۔ آپ اپنیں ضرورت سے زیادہ پسند کرتے ہیں،

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کی ہر غلط بات کو بھی آپ درست

لکھیں۔۔۔"

"میں نے ان کی کسی غلط بات کو درست نہیں کہا سر۔۔۔

"تو ہم انسوں نے ڈوگی کو رہا کر دیا ہے۔۔۔

"تی ہاں بالکل۔۔۔

"حد ہو گئی۔۔۔ ڈوگی سامنے نظر آ رہا ہے۔۔۔ اور کہ رہے ہیں۔۔۔

"لیکن اور رہا کر دیا گیا ہے۔۔۔

"یہی بات ہے سر۔۔۔

"آخر کیے۔۔۔

"ہم نے ایک ڈوگی کو نہیں۔۔۔ تمن ڈوگیوں کو گرفتار کیا تھا۔۔۔

"ایسا کہا۔۔۔ تمن ڈوگی۔۔۔ وہ چلائے۔۔۔

"ہاں سر۔۔۔ تمن ڈوگیوں کو گرفتار کیا تھا۔۔۔ جب آپ نے پیغام دیا کہ

اگرام نہیں کیا۔۔۔ میں نے بارہا ایک شخص کو رہا کرنے کا حکم دیا۔۔۔ اس

کیلئے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا ہے۔۔۔ اسے رہا کر دیا جائے۔۔۔ تو ہم نے

پہلے ذہنی کو رہا کر دیا۔۔۔ آپ کی طرف سے کامیاب رہا تھا۔۔۔ لذا

آپ نے اپنے آدمی بیج دیئے۔۔۔ آپ کو مطمئن کرنے کے لئے ہم نے

"حد ہو گئی۔۔۔ جس کی رہائی کاملاً ہے۔۔۔ وہ سامنے موجود ہے۔۔۔

ابھی تک حوالات میں ہے اور یہ کہ رہے ہیں کہ رہا کر دیا۔۔۔

"اپکرو جشید ملکہ بیانی نہیں کرتے سر۔۔۔ یہ بھی ان کی خاص مانوسیت ہے۔۔۔

بے اور اپنی اس عادت میں بھی یہ بست مشور ہیں۔۔۔ آئی تی بولے۔۔۔

"یہ تفصیل سنانا تھی تو پھر میرے آدمیوں کو کیوں بلایا۔"

"اس لیے کہ..... آپ ہماری بات درست نہیں مان رہے تھے" یہ بھولے میں نے آئی جی صاحب کے سامنے ذوگی کو ان کے

"تو میں نے اب کون سامان لی..... یہ ایک کمائی ہے آپ سنا یا تھا۔" اسکلر جشید پر سکون آواز میں بو لے۔

کر سنلوئی ہے۔"

"جب پھر اپنے ماتحتوں کو آنے دیں" دودھ کا دودھ اور پانی "اس کا مطلب ہے ہم جھوٹے ہیں"۔ آئی جی نے ناخوش گوار

ڈائل کیا۔"

"اپنی بات ہے..... یو نہیں سی"۔ انہوں نے بر اسامنہ ہالیا۔ "ہاں بالکل"۔

آخر ان کے ماتحت وہاں پہنچ گئے یہ وہی تھے جو ذوگی کا اہل اسکلر جشید اچل کر کمزے ہو گئے۔

گئے تھے۔

"تم لوگ یہاں سے میرا مطلب ہے اسکلر جشید کے اس ٹھلل صورت کے آدی کو لے گے تھے؟"

"جی..... جی نہیں نہیں نے اسیں خالی ہاتھ لوٹا دیا تھا۔"

"کیا..... نہیں"۔ آئی جی صاحب چلا گئے۔

اسکلر جشید مکرا دیئے آئی جی صاحب کے چہرے پر ایک آرہا تھا تو سرا جارہا تھا۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں شیخ صاحب"۔ وزیر خارجہ بو لے۔

"یہ..... یہ جھوٹے ہیں"۔

"آخر نہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"۔

فرزان نے لوت پالک درست لگی تھی..... اور تم تینوں نے بھی
بھل جکہ کوئی اور ہوتا تو تم یقیناً "جی گے تھے..... لیکن تم نہیں جانتے"۔
لیکن خاموش ہو گیا۔
”تم کیا نہیں جانتے“۔

”پر کہ..... اس پار تم سارا مقابلہ کس سے ہے“۔
”کس سے ہے؟“ محمود نے جمل کر کیا۔
”دیباکے بھترن نٹانے پاڑے“۔

لارڈ

آئے جیاں جاؤ..... آئے پڑے دنیا کے بھترن نٹانے پاڑ“۔
تینوں نے ایک ساتھ لوت لگائی، لیکن فرزانہ کی بیچ نے اپنی را
”میں تھیں اس کا تجیرہ کر کے دکھا سکتا ہوں“۔ وہ پہلا۔
”ایک رکھا سکتے ہو“۔

”گک..... کیا ہوا فرزانہ“۔

”گک..... کچھ نہیں..... میں تم سے کان کی لو میں کوئی گز بڑھا ہوگا۔“ ”تم بچے نہیں“۔

”میں بچہ ہو تو بچھو گے ہا..... تم تو بس بلا وجہ مشور ہو گے ہو.....“
”انہوں نے قورا اس کے کان کی لو کو دیکھا اور دھک سے رو گئے۔“
”لارڈ ماسب ہو گا کہ تم تو بس منت میں مشور ہو گے ہو۔“
”کوئی نکد لو سے خون کی دھار یہ رہی تھی۔“

”ارے پاپ رے..... لوت پالک فٹ نہیں گی۔“ گولی تمارے
کان کی لو کو پھوٹی ہوئی گزر گئی۔“ محمود نے بوکھلا کر کیا۔

”لارڈ کا دھانہ کرو..... اس حرم کی بلند بانگ باتیں کرنے والے پالا آخر
تل اڑاتے ہیں..... یہ بھی گرے گا۔“

”کیا غلط..... پسلے صاحت“۔ فاروق نے منہ بٹایا۔

"ہہا..... فی الحال تو تم اپنی خیر مناو..... اور تجربے کا نثار اگر تو"۔ "تب پھر؟" تینوں ایک ساتھ ہو لے۔ فرزاد نے اب اپنے کان کی بولائے۔

"سک..... کیا کہا..... تجربے کا نثار ارے باپ رے"۔ قادر "میں نے نثارہ کی کان کی لو کا بلکہ لو کے بھی بالکل بچلے ہے کا بیٹا تھا"۔

"من..... شیں..... یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ وہ چاہتے۔ پوکھڑا اضافہ۔

"آہست آواز میں بات کرو..... یہاں تمہاری مدد کو کوئی نہیں آئے گا"۔ "کیوں..... حسین کیا ہوا؟"۔

"یہ اے..... تو کسی نادل کا نام ہو سکتا ہے"۔

"میں حسین ابھی اور بھی کسی نام دوں گانا دوں کے" وہ بولائے۔

"بھی وہ پھر تو آپ بت اجتنہ دشمن ہیں ذرا ناتائی نہ

نام"۔ قاروق خوش ہو گیا۔

"میں نہیں اس طرح کیا شاک مزا آئے گا" وہ بولائے۔

"تب پھر؟"۔

"پسلے تجربہ ہو گا"۔

"آخر آپ کیا تجربہ دکھانا چاہجے ہیں"۔

"میں فائز کروں گا..... تم فائز سے نیکر دکھاؤ گے صرف ایک

چلاوں گا..... فرزاد پسلے عی ایک طرف ہو جائے کیونکہ اسے میں کو

چکا ہوں"۔

"کیا کہا..... آپ اسے گوئی مار بچلے ہیں"۔

"ہاں! بات یہ نہیں ہے کہ گوئی اتفاق سے اس کے کان کی لو کرنا مادرت ہے جب کہ یہ نثارہ صرف میرے کان کی لو کالیں گے"۔

تمی۔

"یہ صحیک ہے"۔ اس نے کہا۔

"یہ..... یہ بھی نہیں ہو سکتا"۔ قادر وہ نے کہا۔

"تو پھر کان کی لو سے خون بردا مختور کرلو"۔

"ابھی بات ہے کریں فائز" وہ بولائے۔

دو ٹوں تیار ہو گئے ایسے میں قاروق نے کہا۔

"محظوظ! تم الگ ہٹ جاؤ حسین ساتھ میں لوٹ لگائے کی کیا"۔

"ہاں! بات یہ نہیں ہے کہ گوئی اتفاق سے اس کے کان کی لو کرنا مادرت ہے جب کہ یہ نثارہ صرف میرے کان کی لو کالیں گے"۔

محود برسے برسے منہ بناتا ایک طرف ہو گیا..... اور دوسری فاز کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

"ایک دو تین"۔ تین کر کر اس نے فائز کیا۔

ادھر قادر و قیادتیاں..... وہ لوٹ لگا اسی..... لیکن اس کی جیج گونج ہو گئی..... محود اور فرزانہ نے دیکھا تو اس کے کان کی لوٹے بھی خون بسرا رہا تھا۔

"تن نہیں"۔ ان کی آنکھیں مارے جیت کے پھیل گئیں۔

"تجربہ حمل ہو گیا..... اب تم تینوں کا میرے شان کے پارے میں کیا خیال ہے"۔

"اپ بہترن شانہ باز ضرور ہیں..... لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ آپ دنیا کے بہترن شانے باز ہیں"۔ فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"کیا مطلب..... کیوں نہیں کہ سکتے؟"۔

"اس لے کے جب تک آپ ہمارے والد صاحب سے شانہ بازی کا مقابلہ نہیں کر لیتے..... اسیں اس میدان میں ٹکٹ نہیں دے دیتے..... اس وقت تک ہم یہ بات نہیں مان سکتے"۔

"یہ بات تو پھر دور پہنچ گئی..... خیر جب ان سے سامنا ہو گا اس وقت سی..... فی الحال تو تم صرف اتنا ہتا دو کہ جیں کہاں ہے"۔

"پسلے یہ تھا میں..... اس چین کا چکر کیا ہے"۔ فرزانہ مسکرا کی۔

"تم نے نواب شاہی سے جیں کیوں لیا؟" اس نے جعل کر کیا۔

"مجھے یہ بات بہت عجیب کی تھی"۔ کہ فرزانہ یوں۔

"بیانات عجیب کی تھی تھیں"۔ محود اور قادر و قیادتیاں ایک ساتھ ہوئے۔

"صل میں ان صاحب نے..... کیا نام ہے آپ کا؟"۔

"کالا چور کے لوٹھے" اس نے بن کر کہا۔

"ہنس! کالا چور کہنا تو اچھا نہیں لگتا..... نام نہم ہوتا ہے..... اس نے ہم

پام سے پکارنا پسند کریں گے"۔

"اوکے..... خادم کو لارڈ کہتے ہیں"۔

"لارڈ..... کیا مطلب"۔ وہ ہوئے۔

"اور ڈاک کو کہتے ہیں"۔

"آپ کس کے آقائیں"۔

"لگی یہ صورت نام ہے"۔

"ہی تو آپ غیر ملکی..... لیکن اردو مقامی لوگوں مجھی پوچھتے ہیں..... اس نے"۔

"میں اور بھی کتنی زبانیں مقامی لوگوں کی طرح یوں سکھا ہوں..... اس

ذکر ہوا..... میں نے گھنٹ گھنٹ کا پانی پیا ہے"۔ وہ سکرایا۔

"لیں رہا..... اردو بھی پا چکا ہو"۔ قادر و قیادتی کی تعریف کی۔

"اپنے بارہاں اُن اڑائی پر تل گئے ہو"۔ اس نے برا سمانت بنا دیا۔

"لیں..... ہم جی تعریف کر رہے ہیں"۔

"بہاں بات نہیں ہے"۔ اس نے منہ بنا دیا۔

"ولکی بات اچھی نہیں ہے"۔

"ولکی بات اچھی نہیں ہے"۔

"تعریف کرنا..... تم مجھے میری تعریف کر کے کوئی چکر نہیں دے۔"
گے..... میں تمہارے تمام پکروں سے واقف ہوں۔"

کی ہوں اور میں نے ان گفت ہیں الاقوای مقابلے بیٹھے ہیں۔ آج تک
عنقابلے ہمارا نہیں ہوں۔"

"بہت وقت لے لیا تم نے۔۔۔ اب سید گی طرح ہتا وو۔۔۔ جن کے
اوہ اچھا۔۔۔ کیا نام ہے آپ کا۔۔۔"
ہے۔"

"نام تھا جکا ہوں لا رڈ۔۔۔"

"یہ ہام تو فرضی لگتا ہے۔۔۔"

"اصلی اور فعلی کے چکر میں نہ پڑو۔۔۔ مجھنی الحال لا رڈ کہ نہ۔۔۔ اور
یہ کے بارے میں بتاؤ۔۔۔"

"لیکن اب پستول ہدایے ہاتھ میں ہے۔۔۔"

"تب پھر۔۔۔ اس سے کیا ہوتا ہے؟۔۔۔"

"ہم نہیں بتاتے۔۔۔ جن کے بارے میں۔۔۔ پھر۔۔۔ آپ کیا کر لیں
گے۔۔۔"

"اب میں تم تینوں کی پھٹی بیاؤں گا۔۔۔ اور پھر اس پھٹی سے میں روئی
ہوں گا۔۔۔ اس لیے کہ تم یوں نہیں ہانو گے۔۔۔ گویا یہ سمجھی سید میں الگیوں
سے ہیں لٹکے گا۔۔۔ تم ہاتھوں کے نہیں۔۔۔ لا توں کے بھوت ہو۔۔۔ شیز گی
لہو،۔۔۔ لذ امیں حسیں کر دوں گا سید ہا۔۔۔"

"ویکھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ فرزاد نے پستول بچ کرتے ہے۔۔۔
یہ کہ کراس نے ان پر چھلا گکھلائی۔۔۔ فرزاد نے اس کا نشانہ لے کر
اور اس پر ایک فائز بھونک مارا۔۔۔ لیکن یہ دیکھ کر ان کی علی کم ہو گئی کہ
کہا۔۔۔ وہ دھم سے کرا۔۔۔ ساتھ ہی پھر اچھلا۔۔۔ فرزاد نے دو سرافراز
دار صاف پھا کیا تھا۔۔۔ کوئی اس کے سر سے گز رسمی تھی۔۔۔"

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ تم ٹلاش کرنے میں ناکام رہے ہو۔۔۔"

"ہاں ایسی بات ہے۔۔۔"

"جب پھر اس محلے میں تو اپنی گلست مان لو۔۔۔"

"ضرور۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ گلست مالی۔۔۔"

"یہ پستول نہیں دے دیں۔۔۔ صرف اس صورت میں ہم ہاں گئے۔۔۔"

کہ پہنچا ہے۔۔۔ فرزاد نے تین بات کی۔

"لیوا اتنی۔۔۔ دو چوتھا۔۔۔"

"ہاں وا اتنی۔۔۔ فرزاد نے کہا۔

"ویکھ لوبی۔۔۔ دھرے سے سے پکڑنے جانا۔۔۔"

"نہیں پھر ہیں گے۔۔۔ لیکن پستول خالی کر کے نہ دیجئے گا۔۔۔"

"یہ او۔۔۔ کھوں کر دیکھ لو۔۔۔ یہ بھرا ہوا ہے یا نہیں۔۔۔"

"ویکھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ فرزاد نے پستول بچ کرتے ہے۔۔۔

اور اس پر ایک فائز بھونک مارا۔۔۔ لیکن یہ دیکھ کر ان کی علی کم ہو گئی کہ

دار صاف پھا کیا تھا۔۔۔ کوئی اس کے سر سے گز رسمی تھی۔۔۔"

کیا..... وہ پھر اچھا اور دھم سے گرا..... فرزانہ نے تیرا فائز کیا..... وہ طرف کو ٹھک کیا۔

"یہ لوگ مود تم فائز کرو میں ناکام ہو گئی" - اس نے پستول کی طرف اچھال دیا مود نے فوراً اسے بچ کیا اور اس پر فائز دیا لیکن نتیجہ وعی ذھاک کے تین پات۔

مود نے بھی اوپر تکی فائز کے آخر اس نے پستول فارڈ دے دیا۔

چکر

"یہ میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکیں گے" - فاروق نے سر آواز میں کہا۔

ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا پھر وہ سرد آواز میں بولے۔

"اچھا کیا واقعی؟" فرزانہ نے مذاق اڑانے والے انداز میں "آپ نے سر آپ نے مجھے جھوہ کما آئی جی صاحب کو ہاں انشاء اللہ" - فاروق بحث اٹھا۔

"تو پھر انتحار کس بات کا" - کرو فائز مود مسکرا یا اس "ہاں! آپ کے جھوت کا ثبوت یہ موجود ہے ذوگی کی صورت مسکرانے کے انداز میں بھی طفر تھا۔

فاروق نے چند سینٹ کے لئے اس کا نشانہ لیا اور پھر فائز کردا دو سرالہ جیران کن تھا جب انہوں نے لارڈ کی بچ سنی -

"یا مطلب؟" وہ پچھ لے۔

"آپ نے آتے ہی کہ دیا تھا کہ ذوگی تو یہ رہا آخر آپ اسے کیسے کہانے ہیں" -

ذوگی خارج ایک لمحے کے لیے بہت بن کے رہ گئے شاید اس سوال کے باہم میں انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا پھر جلد ہی وہ سنبھل گئے۔

"زوگی کا تعلق میرے ایک دوست سے ہے اس نے مجھے اس میں آپ کو ان کی قلم بھی نظر آئے گی۔" درخواست کی اور میں نے آئی تی صاحب سے کہ دیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے اس میں آپ کو ان کی قلم بھی نظر آئے گی۔" میرے دوست نے اس کا حلیہ تباہا تھا اور اس کے اپنے آدمی نے "نہ ہیں ہیں" وزیر خارجہ چلائے۔ کو لینے دفتر کے باہر کھڑے تھے آگر زوگی دفتر سے لٹا ہو تو اس کے آدمی نے "دیکھ لیں دیکھ لئے میں کیا حرج ہے" فور آتے اپنے ساتھیوں کے چانے اور میرا دوست میرا شکریہ اور کہا۔ "تب پھر یہ اس وقت کی قلم ہے، یعنی آپ نے ان لوگوں کی قلم ابھی ایسا نہیں ہوا وہ اپنے تکمیل کھاتا ہے کہ زوگی کو ابھی تک رہائیں کا کیا ہوتا ہے" -

"ابھی ابھی بھائی جانے والی قلم میں آپ بھی آئیں گے آپ کے رہائیں کیا گیا" - "لیکن ہم زوگی کو ان لوگوں کے حوالے کر پکھے ہیں اور میں اپنے قلم نہیں بن سکتے گی کوئی کہ یہ بالکل آپ کے نزدیک کھڑے ہیں" - بات کا ثبوت پیش کر سکتا ہوں" - "تو پھر کریں ثبوت پیش" -

"یہ دیکھئے یہ میرے ہاتھ کی گھری ہے اس میں اسے اکٹھ کیا کرتے ہیں کیا یہ بات ثابت ہیں ہو گئی کہ ہم ان کاوازیں روکا رہے ہیں زوگی کو لے جاتے ہوئے جو باتیں انہوں نے کےواں ایک زوگی کو ٹھیں وہ زوگیوں کو کر پکھے ہیں لیکن یہ بناوگن بھی مانئے کو تیار نہیں ہوتے اب آپ فرمائیں آپ نے بھی کہیں وہ سن لیں" -

"اپنی بات ہے شادیں" - وزیر خارجہ سکرائے - "اس میں بندگ نہیں" - آپ زوگی ان کے حوالے کر پکھے ہیں" - یہ کہ ختم ہونے پر یہ بات واضح ہو گئی کہ زوگی کو ان لوگوں کے حوالے کیا گیا شاید اس لئے کہ اب کرنے کے لئے ان کے باہر نہیں رہ گیا تھا۔ "اب آپ کیا کرتے ہیں" -

"یہ آوازیں کیسی ہیں کس کی ہیں آپ کے پاس اس اس "مری آپ سے ایک درخواست ہے؟" - "اوروہ کیا؟" - ثبوت ہے کہ یہ آوازیں انہی لوگوں کی ہیں" -

"ان دونوں ڈو گیوں کو میرے حوالے کر دیں..... وہ ملک دشمن ہے۔ اب میں چلوں۔ کیونکہ یہاں غصہ کراپ میں کیا کروں گا۔"۔
اور نہ جائے کیا منصوبہ لے کر ہمارے ملک میں آئے ہیں۔ ان کی وہ ایسی طرح تیرے ڈو گی کو بھی
سے اگر ملک کو کوئی تھان ہو تو پھر آپ تھے دار ہوں گے۔ ہم صحن "اللہ کی کوشش کریں گے۔"

"لیکن ایک ڈو گی؟ آپ کے پاس ہے؟" وہ ہے۔
"ہم دونوں کو ایک جگہ بھاگار اس کیس پر کام کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کہہ ہی کیوں تھا۔ اس حکم کے کام تھے لوگ ایسے کارندوں سے
دو ڈو گی ہم سے آپ نے لے لیے۔ حریاں فراہر وہ دو ایس کر دیں۔" اب لے لیتے ہیں۔ جن کی گرفتاری کی اسیں ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی۔
"یہ نہیں ہو سکتا۔" وہ بولے۔

"اچھا۔ کم از کم اتنا ہادیں۔ آپ کے اس دوست کا نام؟" میں بھی اسی پبلو پر سوچ رہا ہوں۔ لیکن تجھے پر نہیں چھٹی سکا۔
"اذاہم بات معلوم ہوئی۔ میں آپ کو ہادیوں گا۔"۔

"افسر ایں یہ بھی نہیں بتا سکتا۔" کہتے ہی وہ تیزی سے مڑے اور دفتر سے نکل گئے، انپکٹر جیشید کا نام تھا۔
فوراً حرکت میں آیا۔

"بلدی ہی وہ اپنے ماتحتوں کو خفیہ الفاظ میں بدایات دے رہے تھے۔ انہی صاحب ابھی گئے ہی تھے کہ فون کی کتفتی بھی۔ انسوں نے فوراً
اور اپنے متعلق ایک دو ٹکموں کو بھی انہوں نے بدایات دیں۔ پھر سیلان، لٹلا۔
ہند کر کے وہ ان کی طرف مڑے۔

"یہ جیشید۔ تم نے کن الفاظ میں پیغامات دیئے ہیں۔" آئی ہی بیانات میں سے بات کی تھی۔ اور کما تھا کہ انپکٹر جیشید نے دو ڈو گیوں کی
ہو کر بولے۔

"یہ میرے اور میرے ماتحتوں کے درمیان طے شدہ الفاظ ہیں۔ اس پر دو سری طرف سے کما گیا۔ ابھی بات ہے۔۔۔ اب
وہ مسکراتے۔

"اگر ام! آج میں اکھلاؤں محمود، قادر ق اور فرزانہ نواب شاہی

میں معلوم ہو سکا۔"

"مجی ہاں! اس کا ہم جیکی لین ہے موبائل فون "یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟" اس نے سکرا کر کہا۔
00319445 ہے اور پہاپے 90 وارث روڈ"۔ "اپنے آؤ چلیں"۔

"بہت خوب شباباش بہت تیزی سے کام کر رہے ہیں ہمیں ہے سر پوچھ صرف اس لئے رہا ہوں کہ کچھ ملک ساتھ
لین کی گھر انی فوراً شروع کر دو اور اب یہ تباہ دلوں دلکشیں یا ایسے ہی"۔
کہاں لے جائیں گے ملے کے ساتھ مزانیں آئیں" وہ سکرا کے۔

"انشارج کا ایک ادارہ ہے سر قریبان لا ان دلوں پیچھے میں تیار ہوں"۔

لے جائیا گیا ہے"۔ 90

"چلو تھیک ہے اس ادارے کا پہا بھی بتا دو یہ کہا کیا۔" ہمیں کے دروازے پر ایک ہاوردی طازم نظر آیا۔ ان کی گاڑی رکھتے

"ہم یہ معلوم نہیں کر سکے کوشش چاری ہے ہمیں پہلے پہل کر سیدھا ہو گیا۔

"ایں سفر جکی لین سے ملتا ہے"۔ 309 راجہ روڈ"۔

"بہت خوب! اس ادارے کی بھی گھر انی شروع کر ا دو۔" "اہ اس وقت موجود نہیں ہیں کسی ضروری میٹنگ میں لگے ہیں

"اوکے سر پلے ہی شروع کی جا بچکی ہے"۔ "رات ہو بچے سے پلے نہیں ہوں گے"۔

انہوں نے فون بند کر دیا اور اٹھتے ہوئے گھٹنی بھالی۔ "اہ انی بھی میٹنگ"۔ اسکے بعد نے منہ بنا لیا۔

چہ اسی اندر دا ظل ہوا وہ بول اٹھے۔ "اکرام کو بھالا لیں"۔

"اکرام کو بھالا لیں کیا کام کرتے ہیں"۔

ایک متھ بعد اکرام اندر دا ظل ہوا۔

"ٹھری..... اب سریانی فرما کر تینوں بیٹوں اور مسٹر جکلی لین کے نام بھی
تاری..... ہمارا تعطیٰ دراصل حکم سرا غرضی سے ہے"۔
"کیا! اوہ چلا اخفا۔

"اون کی بیان بہت بڑی فرم ہے..... اون بناۓ کی..... اس کے
میں بہت مصروف رہتے ہیں"۔

"اوہ اچھا..... خیر..... ہم پھر کسی وقت مل لیں گے"۔

"نہیں ہے جناب..... صاحب آئیں تو اپنیں کیا ہاؤں"۔

"بس کچھ نہیں"۔

"ہم ایک پا سردار معاملے کی چجان بین کر رہے ہیں"۔
"اوہ اچھا..... ان کے تینوں بیٹوں کے نام روڈی مارش اور نام ہیں
..... تیکم صاحب کا نام میری"۔

"ان کی عمریں"۔

"تی..... سولہ انمارہ اور بیس سال"۔

"ٹھری..... اب اندر جا کر مسٹر جکلی کو بلالائیں"۔

"تی..... کیا مطلب..... میں نے آپ کو بیٹا لیا نہیں وہ ایک سینک میں
لگاہئے ہیں"۔

"لیکن میراد عومنی ہے کہ وہ گھر میں ہیں"۔

"تی نہیں..... آپ کا داد عومنی پاکل غلط ہے..... وہ گھر میں نہیں ہیں.....
بیٹھ میں گئے ہوئے ہیں"۔

"ان کی اون بناۓ والی تیکشی کمال ہے..... اس کا نام کیا ہے"۔

"جوئی ٹاؤن..... 911 بلاک جوئی اون لینڈ"۔

"اور پھر بھی آپ کر رہے ہیں..... مسٹر جکلی لین کھر پر نہیں ہیں"۔
اپنے پڑھنے مدد بھایا۔

"تی..... کیا مطلب..... یہ کیلات ہوئی"۔ شمن نے چوک کر کردا۔

یہ کہ کر وہ جانے کے لیے مڑے..... اچانک اپنیں ایک بھرپور
احساس ہوا..... وہ چوک کر مڑے "عمرات کے سامنے والے سے
چائزہ لیا..... پھر رو لے۔

"مسٹر جکلی لین کے ساتھ اور کون کون رہتا ہے بیان"۔

"ان کے بیوی پنجے"۔ اس نے کہا۔

"ان کے پنجے کتنے ہیں؟"۔

"تمن بیٹے..... آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں..... اور
بادے میں کچھ جانتے نہیں تو ملے کیوں آئے تھے آپ"۔

"ہمیں ایک سلطے میں مسٹر جکلی لین سے ہی کام تھا..... کیا کھرے
کوئی اور ملازم بھی ہے"۔

"بھی بہا! اوونا..... گرفتاری اور کھانا پکانے کا کام کرتی ہے"۔

"اور آپ کا نام؟"۔

"میں شمن ہوں"۔ وہ بولا۔

"میں مطلب سر۔۔۔ اکرام نے بھی جر ان ہو کر کما۔

"بھی سید حی سی بات ہے۔۔۔ بلکہ سامنے کی بات ہے۔۔۔ بھاگ

اکرام۔۔۔ وہ پر اسرار اندراز میں یو۔۔۔

"لگ۔۔۔ کیا بھاگ کروں سر۔۔۔ پہلے تو آپ یہ سمجھاویں۔۔۔"

"اوہو اکرام۔۔۔ بھی۔۔۔ اس گھر کے کل پانچ افراد ہیں۔۔۔ دو طلاز

۔۔۔ لند اسٹریچیک گھر میں ہی ہو سکتے ہیں نا۔۔۔"

"م۔۔۔ م۔۔۔ اب بھی نہیں سمجھا۔۔۔ آپ کیا کہنا چاہئے ہیں۔۔۔"

اکرام دھک سے رہ گیا۔

"سڑکارڈ۔۔۔ کیا آپ مذاق میں پیچے تھے۔۔۔ محمود پنجا۔

"کیا آپ بہت بجیب و غریب باشیں کرنے کے عادی ہیں کیا سر۔۔۔ شیخ مل ہاں پوچھ لو۔۔۔ اگر تمہارا لارڈ جسوس جواب دینے کی پوزیشن

بولا۔

کہا ہے ضرور پوچھ لو۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ قادر قن نے پس کر

"نہیں۔۔۔ لیکن میں دو + دو = چار جیسی باشیں کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔۔۔"

اور ایک بار پھر یہ دعویٰ کرتا ہوں "اسٹریچیک لین اس وقت گھر سے باہر نکل۔۔۔ مل۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" فرزانہ کھونے کھوئے

گھر میں ہیں۔۔۔"

"آخر کیسے؟" شین اور اکرام ایک ساتھ چلائے۔

"لذکی سرہانی سے ہو سکتا ہے۔۔۔ قادر قن نے فوراً اکمل۔

"اوہ باں واقعی۔۔۔ جواب بالکل معقول ہے۔۔۔ لیکن پھر ہم اسے

لے لانے نہیں مان سکتے۔۔۔ کیا ہمارا نشانہ تمہارے نشانے سے کمزور ہے؟"

الذیل۔

"لی ورزشی کرائیں گے۔۔۔ قادر قن سکرایا۔

"الذکر۔۔۔ کشمکش۔۔۔ لیکم کم کم۔۔۔ محمد نے اسے کھوا۔۔۔"

"ننانوں کی..... تاکہ پتا چل جائے..... کس کا نشانہ کمزور ہے؟ اور....." لگکر..... کون سارا زد؟" محمود بوكھلا انتہا۔

"بین کارا ز"۔

"حد ہو گئی..... بے بین کارا ز کمال سے نیک پڑا"۔ فاروق نے پاؤں

"حد ہو گئی"۔ فرزانہ جھلائی۔

"تو میں نے کب کما کر خیس ہوئی..... یعنی دشمن کو گولی لگ گئی ہے۔ پھر بھم کھڑے باقیں بھوار ہے ہیں..... پسلے تو اس کا جائزہ لینا چاہئے....." "اکر ہے ہو کیا..... اب تک یہ ساری بھاگ دوڑ بین کے سلطے میں تو کرواسے"۔ فاروق نے کہا۔

"اکر ہے، آخر یہ اس بین کے لیے کیوں را بدار باتھا۔ جو میں نے نواب الگ سے انکل خان رحیان کے ذریعے مانگا تھا۔"

"مم..... میں..... میں سید حاکروں"۔ محمود بھکایا۔

"کیوں کیا ہوا" یہ تم ذر پوک کب سے بن گئے؟" فاروق کے لئے "اوہ ہاں..... واقعی..... ارے بپ رے" محمود نے گز پڑا کر کما اور باری باری جلدی موبائل پر دفتر کے نمبر دا انکل کئے۔ سلطے ملئے ہی اس نے تیرت تھی۔

"جب سے تم سارے ساتھ مہمات پر نکلنے لگا ہوں"۔

"وہ تو شروع سے ایسا ہو رہا ہے..... لیکن شروع سے تو تم بذل....." محمود بات کر رہا ہوں۔ انکل اکرام سے بات کرائیں"۔

"وہ انپکٹر صاحب کے ساتھ کیس کئے ہیں"۔

"بڑوں ہو گے تم..... یہ لو..... میں دیکھ رہا ہوں اسے"۔

"اوہ اچھا..... تو پھر تو حید احمد سے بات کرائیں"۔

یہ کہ کر محمود لارڈ کی طرف بیڑھا اور اسے سید حاکر دیا۔ اتنا بیکیں..... تو میں کون بول رہا ہوں۔ تھپ آوازیں بھی خیس دیکھا۔..... گوئی اس کے جزوے پر گلی تھی اور جزوے کو قٹڑتے ہوئے "اکھ"۔ تو حید احمد نے گز پڑا کر کما۔

طرف انکل گئی تھی۔..... اس وقت تک خون کافی پہ گیا تھا۔

"اوہ..... مم..... صحاف کرنا۔" لیکن بھی۔..... یہ آپ کی آواز رو

"اڑے بپ رے..... اگر یہ مر گیا تو کیا ہو گا"۔ فرزانہ چلا۔

"ہو گا کیا..... اسے دفن کیا جائے گا"۔ فاروق بولا۔

"آپ کو خوش ہی تھی ہوئی ہے۔۔۔ میری آواز رو خیس رہی تھی، بھی

"اوہ..... وہ راز راز رہ جائے گا"۔ فرزانہ نے بھنا کر کما۔

"لئی"۔ تو حید احمد نے جعل کر کما۔

"خدا کا شکر ہے..... خوش چھی ہوتی ہے..... لکھ چھی نہیں ہوئی.....

دیے مجھے تو یہ دونوں جزاں بہنس لگتی ہیں۔" - محمود بول اخوا

"تو پہ ہے تم سے کسی بات کا جواب تو سید گی طرح دے دیا
کرو۔"

"لک..... کون..... دو قوں۔"

"چھا..... اب تم جو سوال پوچھو گے اس کا جواب ضرور
سرگی طرح دوں گا۔"

"یہی..... خوش چھی اور لکھ چھی۔"

"حد ہو گئی۔" - توحید نے بھٹاکر کہا۔

"ہاں اور ہم اجھے آج ہو چکی ہے اچھا تو پھر آپ فوراً ایسہ نہیں ادا۔" "لکر یہ بست بست اب بتاؤ تم نے یہ کامیابی کیسے حاصل
عمل کے ساتھ تواب شایی کے ہاں آ جائیں ایک زخمی مجرم کو ہمیں کہا۔" ... جب کہ میں اور فرزانہ پوری طرح احتیاط سے نشانہ لینے کے ہاں جو و
کہ بہبض میں ہوئے۔"

"لک..... کیا کہا..... زخمی مجرم۔" - فاروق نے فوراً کہا۔

"ہاں تو اور کیا کہوں اسے لارڈ کہوں۔" - محمود اس کی طرف الٹ لیں ایک فیصلہ کیا تھا۔" - فاروق نے شوخ آواز منہ سے نکالی۔
پڑا۔

"اوہ وہ فیصلہ کیا تھا زیادہ پر اسرار پنڈت کی ناکام کوشش نہ کرو۔" -
کہوں گیا۔

"لک..... کیا کہا۔" - توحید احمد نے بھٹاکر کہا۔

"اوہ وہ بھی تم سے نہیں ادھر فاروق سے بول پڑا تھا۔"

"حد ہو گئی بات فون پر مجھ سے کر رہے ہیں اور۔"

"اچھا جلدی کرو۔" یہ کہ کراس نے سیٹ بند کر دیا۔

"میرا نہ از تو تھا جز سے کاشانہ لینے کا لیکن دراصل لیا میں نہ ہو
اچھا بھائی ہو سکتا ہو گا۔" یہ کہ کہ نہ لڑا۔ اور یہ بتاؤ تم اسے اسی مارا کیا۔"

"لکن نہیں آیا" فرزانہ نے مٹھا لیا۔

"تو میں کیا کروں ضمیں آیا لیقین تو" فاروق جعلے کے انداز میں بولا۔

"دریگر دریاکر۔" - وہ بولا۔

"خیر..... اے گولی توکلی..... یہ کیا تم بات ہے..... و خونی ان صاف "رسے ایس..... یہ تو..... و دیں..... رائے کالیا صاحب"۔
یہ تھا کہ تم اے پستول کی گولی سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔" رائے کالیا..... کیا مطلب؟"۔

اور پھر جب ایسے لیںس اور یہ لیںس کی ایک دو اور گاڑیاں دہل آئیں۔ تھرے دوست میرے سامنی یہ تو دعوت میں شریک تھے تو باش میں دعوت اڑاتے والے چوکے اس وقت تک محمد دہل کیسے ہے گے۔" فاروق اور فرزان باہر آ چکے تھے تو حیدر احمد کو آتے دیکھ کر دہل "لماں آپ نے ب آپ کے دوست چیز؟" محمود نے حیران ہو کر طرف پڑھے لیکن ایسے میں نواب شاہی تیز تیز قدم اٹھاتے ان کی طرف آگئے۔

"میں اکتوں..... کیا بات ہے۔"

"یہ..... یہ کیا بھی..... میں پا لیں کیوں آئی ہے۔"

"ایک شخص کو ان کے حوالے کر رہا ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلوب چاتے میں کچھ دیر لگ جائے گی..... پلے تم ان سے تو اکتوں لے جائے۔"

ہولیں کیونکہ اس شخص کی نہیں زندہ زیادہ ضرورت ہے اگر "تھرے..... کیا لے جائیں۔"

مریغیا تو کی الجھنیں پیدا ہو جائیں گی۔" ایک منٹ پلے ذرا نواب صاحب سے بات ہو چکے" یہ کہ کر

"لگ..... کون مر گیا۔" تم کس کی بات کر رہے ہو" نواب شاہی لاذلان طرف مڑی۔

بعنا کر کہا۔

"بان صاحب کا نام لارڈ نہیں ہے۔"

"ایم مطلب..... لارڈ..... نہیں تو۔"

اب وہ اس کمرے میں آئے جنہیں ان کا مقابلہ لارڈ سے ہو رہا تھا۔ "نہیں بات ہے تب تو دیکھنا ہو گا۔" یہ کہ کر محمود لارڈ پر جھک

وہ اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے اور فرش پر خون پھیلا دیکھ کر تو دہل۔

"لہو کھانا ہو گا؟" نواب شاہی نے حیران ہو کر کہا۔

"لہو کھانا ہو گئی کی سرسراتی آواز گوئی۔"

"کے یہ کون ہے؟" -
 "پیاتور رہا ہوں یہ رائے کالیا ہیں" -
 "یہ ہم سن چکے ہیں اب ذرا فصریں" -
 اور پھر محمود نے نہ جانے کیا کیا لارڈ کے چہرے سے ایک اڑات میں شرکت کے لئے گھنٹوں پلے گھر سے جا چکے ہیں۔

"ارے ہاپ رے اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ اس شخص نے
 پلے لیں اغوا کیا" اپنے چہرے پر ان کا میک اپ کیا پھر دعوت میں
 ہرگز کے لئے یہاں آگیا اب وہ ہوش میں آئے پر ہی پتا گا کہ
 اس صاحب کہاں ہیں" -
 "اوہ اوہ" -
 "اور ہاں اکل نواب یہ یہیں" -

"پلے ہم اسے رخصت کر دیں اس لئے کہ اس کے یہاں
 اکلیل نواب شامی زور سے چوکے۔

ضورت ہے" -
 پھر توحید احمد سے ایسے بیس میں لے گیا۔
 "ہاں! اب جائیں یہ سب کیا ہے" -
 اب خان رحمان اور پروفیسر داؤ بھی وہیں موجود تھے اور
 زدہ اندر از میں ان کی طرف دیکھ رہے تھے معاملہ ان کی بھی میں
 آپ تھا۔

"پلے فون کریں رائے صاحب کے گھر کیوں کہ اس
 خوناک سوال یہ ہے کہ رائے صاحب کہاں ہیں" -

فرزاد کی آواز ستائی دی۔
 "اوہ ہاں واقعی" - وہ یک دم پر بیٹھا ہو گئے۔
 پھر نواب صاحب نے رائے کالیا کے گھر فون کیا "ادھر سے ہتایا گیا کہ وہ
 اور پھر محمود نے نہ جانے کیا کیا لارڈ کے چہرے سے ایک اڑات میں شرکت کے لئے گھنٹوں پلے گھر سے جا چکے ہیں" -

"ارے ہاپ رے اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ اس شخص نے
 پلے لیں اغوا کیا" اپنے چہرے پر ان کا میک اپ کیا پھر دعوت میں
 ہرگز کے لئے یہاں آگیا اب وہ ہوش میں آئے پر ہی پتا گا کہ
 اس صاحب کہاں ہیں" -
 "اوہ اوہ" -
 "کل کیا خیال تھا" -
 "ہمارا بھی یہی خیال تھا" - فاروق سکرایا۔
 "اگل کیا خیال تھا" -

"پلے ہم اسے رخصت کر دیں اس لئے کہ اس کے یہاں
 اکلیل نواب شامی زور سے چوکے۔

کہ کر فرزانہ نے جیب میں سے اپنا ہاتھ باہر نکال کر ان کی طرف
 اور پھر نواب شامی زور سے چوکے۔

"اوے یہ کیا یہ تو چین ہے لیکن یہ تو تم نے مجھ سے مانگ لیا تھا
 اب ہیں یہ واپس نہیں لوں گا" -
 "کس ملکھصہ کے لیے میں نے ماں گا تھا وہ پورا ہو گیا" -
 "اوری بھیں تو کچھ بھی نہیں آ رہا ہے" -
 "وت ہو گیا ہے" فرزانہ نے گھری کی طرف دیکھا۔
 "اٹک ہو گیا ہے کس جیز کا؟" -
 "وہ حاکر ہونے کا" -

باتیں کر رہے ہو۔"

"میں تھیک کر رہی ہوں..... وقت ہو گیا ہے۔" وہ بولی۔

"وہ حماکر ہونے کا" تواب صاحب نے بھنا کر کہا۔

"ہاں ادھماکر ہونے کا" وہ بولی۔

"دیکھو فرزانہ..... میں پریشان نہ کرو..... ہم پہلے ہی بت پڑا۔ آکر گرتے جائیں۔"

"ہو گئی..... وہ حماکر ہونے والا ہے..... ہم سب کے گرنے کا خطرہ ہیں۔"

"اس میں ہمیرا کیا تصور اکل۔"

"تو کیا ہمارا تصور ہے۔"

"میں..... آپ کا بھی تصور نہیں ہے۔"

"اب تم پوری بات بتاؤ..... کیونکہ سوائے تمہارے سب کے اپنالا۔ اب تو تم ساری بات ہی بتا دو پہلے..... مارے الجھن کے بری طرح الجھن میں نظر آرہے ہیں..... سسہاںس کی بھی کوئی صفات نہیں۔"

چاہئے۔" تواب صاحب نے بھنا کر کہا پھر اچانک وہ زور سے چلائے۔

"ارے ای یکی!!!!!"

ان کی نظریں دیواروں پر بار بار پڑنے لگیں..... وہاں گولیاں کی ٹھاں لجے ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا۔

گز ہے پڑ گئے تھے اور پورا کہ ان گڑھوں کی وجہ سے بد نہ ہو گیا تھا۔

"یہ گولیوں کے نشانات ہیں..... اس کمرے میں تھوڑی دیر پہلے مقابلہ ہوا تھا..... آپ لوگ اس مقابلے کو خوبی مقابلہ بھی کر سکتے ہیں۔"

حد ہو گئی..... ہے کسی بات کا سریز۔"

"وہ افراد تو سرگھر کے ہیں..... بالی دو طازم ہیں۔"

"اب! بالکل! ان میں سے ایک ہمارے سامنے ہے..... دو سری اپنے
کوارٹ میں ہوگی..... کوئی کے دائیں طرف سروٹ کو اور ز نظر
چھینا۔"

"اہ! سر۔" اب اکرام چوٹکا۔

"تم جیا و اکرام..... آخر مسز جیکی لین گھر میں کیسے ہو سکتے ہیں۔" بالکل سے ایک میں روشنی نظر آری ہے..... اس کا مطلب ہے
کہ ان لوگوں کا کہا ہے..... وہ ایک میٹنگ میں کے ہوئے ہیں اور راہنمای میں غلط تو نہیں کہ رہا مسز شین۔"
"اہ! نیک..... لیکن اس سے یہ بات کیسے ثابت ہو گئی کہ مسز جیک
بارہ بجے سے پہلے ان کی واپسی نہیں ہو گئی۔"

اندازہ

"مم..... میں بتاؤں سر۔" اکرام بوجھا اٹھا۔
"ہاں! میرا دعویٰ ہے..... مسز جیکی گھر میں ہی ہیں..... آخر۔" اب ثابت کروں گا..... آپ کا کرہ بھی اوہ ہر ہی ہے ہا۔.....
دو گھنی کس بنا پر کیا ہے۔"

"افوس سر..... میں ابھی تک پچھے نہیں سمجھ سکا۔" اکرام بوجھا۔

"تمہارا مشاہدہ بہت کمزور ہے اکرام..... میرا خیال ہے اس لب گھر میں کل پانچ افراد رہتے ہیں۔" اس جگہ..... جمل ہم
یہاں محمود، فاروق اور فرزانہ ہوتے تو وہ ضرور سمجھ جاتے۔" "ہاں! یہاں سے ہمیں پانچ الگ الگ کرے صاف نظر آ رہے ہیں
اوہ نہیں ہر وقت آپ کا ساتھ نصیب ہے سر..... جب کہ یہاں پہنچا کروں کی لائیں جل رہی ہیں۔"

آپ کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ زیادہ تر آپ کے ساتھ نہیں ہوتا۔" اکرام چلا اٹھا۔

"ہاں! یہ فرق تو نہیں ہے..... اچھا اب میں خود وضاحت کراؤ۔ اب کی بھجی میں تیا کر انسپکٹر جیہے کس بات کو سامنے کی پات کر
کر ام اس گھر میں کل کتنے افراد رہتے ہیں۔"

"اگر یہ ہمارا وہم ہے تو ہم اس وہم کو دور کرنے کی پوری پوری کھڑی کرنے کے لئے کیراج نایا گیا ہے..... اوپر رہا ہی کبرے۔ اور اسیں اس سامنے اور دامیں بائی بائی کیا ہے..... تاکہ ہر کبرے سے بائی کا۔ آپ کے پاس ٹلاشی کے وارنٹ ہوں گے۔" اپنے کی طرف ان کروں کی کھڑکیاں اور دلوں نیں..... ہم وارنٹ دکھائے بغیر ٹلاشی نہیں نہیں گے۔ آپ داں سکھتے ہیں۔ اب اگر مسز جیک گھر میں نہیں ہیں۔ تو انہوں نے کروں کی روشنیاں کیوں بلل رہی ہیں۔"

"اپنی بات ہے..... میں بیکم صاحب کو جاکر بتانا ہوں۔" اس نے کہا۔ "وہ تو کسی ضرورت کے تحت بھی جلائی جاسکتی ہیں۔" شین۔ "غور ہائیں۔ لیکن ایک بات کا خال رکھیں۔ یہ کہ مسز جیک کو مشہد ہے۔"

"بے شک جلائی جاسکتی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی بیحادی جلائی کیلئے بھی۔" لیکن یہ روشنیاں ہماری آمد سے پہلے سے آن ہیں۔ اب کیا ہوا۔ "ہا اندر ہیں تھی نہیں۔ تو ہم اسیں چھائیں گے کیسے؟" اس نے آپ کے پاس؟" اسکے لئے جیسید بولے۔

"مگر کوئی فرد جلتی چھوڑ گیا۔ یوں بھی یہ لوگ ضرورت ہے۔" اسکے ذریعہ جلدی واپس آئیں۔" دوست منہ ہیں۔ اسکی باتوں کی پر واٹیں کرتے۔"

"اور چلا گیا۔ پھر مسز جیکی اور تمن لڑکوں کے ساتھ باہر آیا۔" "تب پھر میں اس سے آگے بھی ایک بات کر سکتا ہوں۔" لڑکیوں کی توں ملی ہوئی تھیں۔

ایک وقت میں ان پانچوں کروں میں سائے دیکھے ہیں۔ گواہی اداہاب ایسا بات ہے۔" مسز جیک نے کہا۔

ایک ایک آدمی ضرور موجود ہے۔ اب آپ کیا کہتے ہیں۔" آپ مسز جیک کو ساتھ نہیں لائے۔ یہ آپ نے نیک نہیں کیا یہ۔" یہ ضرور آپ کا وہم ہے۔" شین نے کہا۔

"اپناشیں گے۔ یہ داکرام۔ اسیں وارنٹ دکھاؤ۔" "اپبات بھی تو ہتاو۔"

”بیات آپ کو صدر شین بتاچے ہیں..... لہذا ہمارا وقت صاف نہ کر۔ اب انہوں نے ٹلاشی شروع کی..... پوری کوئی دیکھے ڈالی، لیکن مسٹر اگر آپ کا کہنا یہ ہے کہ وہ اندر نہیں ہیں تو ہم ٹلاشی لیں گے۔۔۔ اور یکشن کیس بھی نظر آیا۔
”جرت ہے..... آج میرا انداز و غلط ہو گیا۔۔۔ وہ بڑا کے۔۔۔

”صلی اللہ علیہ وسلم“

سی امین سال

"اپ پسے درست و دیجئے۔ اس کی ضرورت نہیں"۔ اس نے منہ بنا لایا۔ "یہ بات نہیں اندازے تو غلط ہو جاتے ہیں لیکن جن وہ ان کے ساتھ اندر داخل ہوئے بیرونی دروازہ انہوں نا انہاں کے بارے میں مجھے خیال ہوتا ہے کہ وہ غلط نہیں ہوں گے عام اندھر سے بند کر دیا۔ "یہ یہ آپ نے دروازہ کیوں بند کیا؟" ممزج چک لے چکا تھا آپ کو زحمت دی امید ہے معاف فرمائیں گے اپنے نہ دپانی کا حوض دیکھ لے گئے۔

”مگر کے افراد اب ہمارے ساتھ ہیں..... دونوں ملازم گھرستے۔ لیکن ہب پانی کا حوض آپ کا مطلب ہے میرے شوہر یا نبی
ہیں..... اگر مسٹر چینک گھر میں ہیں اور وہ باہر جائے کی کوشش کریں۔ تاں حوض میں چمپ کے ہیں آخر اپنیں آپ سے چھپنے کی کیا
دروازہ کھولے بغیر تو جامیں سکیں گے۔ اس طرح ہمیں کم از کم یہ ہے۔“ میراث پیش آگئی۔ یہ بھی تو تھا میں نا۔“

"میں نہیں جانتا..... وہ کوئی مجھ سے چھپ رہے ہیں لیکن بہر حال ہو جائے گا کہ وہ قرار ہو گئے ہیں یا گھر کے اندر ہیں۔" -
 "اوہ اچھا..... آپ بہت چالاک ہیں "مز جیک نے منہ بٹایا۔ بہر انہیل ہے ہماری یہاں آمد کے وقت انہوں نے تمیں دیکھ لیا اور یہ "در اصل اس وقت عالم تھارے ساتھ نہیں ہے ورنہ ہم یہاں بیکار کر دہم سے ملاقات نہیں کریں گے، لذتاً انہوں نے اپنا یہ فیصلہ بخدا دیا ہے آپ کو بھی ملازمہ ڈونا کو بھی، ملازم شین کو بھی اور آپ کا ہے کہا اکثر تے" -

"خیر..... کوئی بات نہیں..... آپ تلاشی لے لیں....." اس۔ ہر دل کو بھی..... لہذا اس پر گرام پر عمل شروع ہوا..... ہم اپنیں کھر میں میں کی تلاش صین کر سکے..... ہم نے کھر کا کونہ کوت چھان مارا..... یعنی وہ پٹالیا۔

ہمیں نظر ن آئے..... ان کے کوئی آہار بھی نظر نہیں آئے..... لیکن مشکل اس بہک روشنی اس سک نہیں آرہی تھی..... چنانچہ انہوں نے جیب سے ہے کہ تم اس عرض کو پیش دیکھے سکے"۔

"آپ خود سوچیں..... وہ باتی میں کس طرح چھپ کتے ہیں..... اک سرد موسم میں کوئی بانی میں بھی چھپ سکتا ہے..... جب کہ چھپنے کی کوئی خاں پر بھی نہ ہو "مز-چک نے کہا۔

وچھی زدھو سز جیفے تما۔
”ہاں امیں اس بات کو بکھر سکتا ہوں ”محوس کر سکتا ہوں بہرہل
”آؤ پھر یئے چلیں۔“
بہم خوض دیکھیں گے۔“

"آپ کی مرضی..... ہم کیا کر سکتے ہیں..... جائیے دیکھ لجھے وہیں۔" فراز بھی وہیں آگئے تھے۔

وہ پھرست پر چڑھ کے..... حوضِ پھرست کے اوپر بنایا گیا تھا..... جس میں ضرورت کے لیے پانی سور کیا جاتا تھا..... عام طور پر لوگ پانی کی لذتکار ہائے دیکھ لیا۔

خواہیتے ہیں لیکن یہاں پورا حوض بنوایا کیا تھا اور اس بات پر اسی "پھر۔۔۔ مسٹر جنکی ملے۔۔۔" حیرت ہوئی تھی۔

وہ پھرست پر پہنچے..... حوض پھرست سے بھی کچھ اونچائی پر ہٹایا گیا تھا اور "حوض کاپانی" مکر خس..... یوں بات خسیں بنے گی..... آپ حوض اس پر لوہے کی چادر کا ڈھنکنا رکھا گیا تھا۔

کھل کر دیں تمام قل مکھوں دیں..... تاکہ پانی جلد از جلد لکل جائے ۔۔۔۔۔
میوں چاب کیا آپ کو مادری کی مدد سے خوش کی = نظر نہیں
”اگر ام ابھیس یہ ڈھکنا اٹھا کر دیکھنا ہو گا۔۔۔۔۔“
”مکتوبت پڑے رہے“

یہ کہ اکرام نے ذہننا اخلاقی کے لئے زور لگایا..... ذہننا زیاد "بُدھائی بات ہے نظر میں آئتی۔" -

وڑپی سیس خاللہ احتاچلا لیا..... میں وہاں اتنی روشنی سیس ہی..... بھت "جیت ہے..... اچھا خیر..... یہ بھی سی"۔ اس نے کہا اور شین کو پر زیر و کابلب ضرور جل رہا تھا..... خوش چونکہ بھت سے بھی اوپر چاہتا تھا اسکے لئے اس نے تمام عل کھول دیا۔

اچانک مز جیک کے مند سے ایک بھی انک جی نکل گئی۔

"گک..... کیا ہوا بھی۔" پنچھے چلا گئے۔

"یہ..... یہ دیکھو..... پانی۔"

"پانی..... کیا ہوا پانی کو۔"

انسون نے قوراگر تے پانی کو دیکھا اور پھر وہ بھی اپنی جنہیں کسی طرح نہ روک سکے..... پانی کا رنگ بالکل سرخ تھا۔

"سرخ پانی..... گک..... کیا مطلب؟"

"میں تو ہم جانتا چاہتے ہیں۔" انسکھ جمیش نے بغور ان کی طرف دیکھا۔

"کیا جانتا چاہتے ہیں؟" مز جیک لین نے جیران ہو کر کہا۔

"یہ کہ آپ کے حوض کا پانی سرخ ہوں ہے؟"

"ہم..... ہم نہیں جانتے..... ہمارے لیے یہ ایک انوکھی بات ہے۔"

"خیر..... حوض خالی ہوتے دیں۔"

"آپ..... آپ کیا سوچ رہے ہیں۔" اس نے پوچھا۔

"وہی..... جو آپ سوچ رہی ہیں۔" وہ سکرائے۔

"کیا مطلب؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"چند منٹ انٹھار کریں..... حقیقت خود سامنے آجائے گی۔"

پانی تجزی سے بہتار ہا..... وہ بھی کم سرخ ہو جاتا..... بھی زیادہ..... لیکن

صف پانی ذرا دیر کے لیے بھی نہ آیا..... آخر پانی آنا بند ہو گیا..... جس کا

طلب تھا..... حوض خالی ہو چکا ہے؟ اب وہ پھر اور چڑھتے اور نارج کی روشنی حوض میں ڈالی۔

دونوں سکتے میں آگئے..... پھر انکل جمیش محن کی طرف پہنچے اور پہنچے۔

"میرا اندازہ درست نکلا..... اور آجائیں۔"

"میں مذاقِ خسیں کر رہی چل کر دیکھ لیں تالاب کی چھپلیاں
مر جی ہوں گی"۔

"تن میں اف میری پیاری چھپلیاں"۔

تالاب شای چلائے اور تالاب کی طرف دوڑھے سب نے ان کا
ٹاق دیا تالاب کے آس پاس منظر ہو لناک تھا بے شمار چھپلیاں مردہ
ہاتھ میں تالاب کے چاروں طرف تکھری پڑی تھیں ان میں سے بہت
لی چھپلیاں کے جسم ٹکلائے تکھرے ہو گئے تھے اور وہ عکوئے ادھر اور
ایک دوسرے کے اوپر گردے سب کے سب کچھ ٹھوں کے لیے تو "خدا کا ٹھر ہے" وہ سب پہنچی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھتے رہے۔
کھو چکھنے آخر فرزانہ کی آواز سنائی دی۔

تالاب شای خسی کے عالم میں اس کی طرف مڑے۔

"خدا کا ٹھر ہے سب نہیں ہے آپ لوگ انھیں جائیں"۔
تمیرت ہے فرزانہ میری اس قدر قیمتی چھپلیاں مر گئیں اور تم
دہ کپڑے جھاڑتے ہوئے انھیں کھڑے ہوئے حلاں تک دہاں کرنا
کر دیا ہو خدا کا ٹھر ہے"۔

"اس لیے انکل کہ خدا کا ٹھر ہر حال میں ادا کرنا چاہئے اس

لے رہا ہم میں بھری ہوتی ہے"۔

"لیکن سب ہوا کیسے کس نے پانی کے تالاب میں بم پھینکا؟"

رہا ان رہمان بولے۔

"آپ کے پانی کے تالاب میں بے چارہ پانی ٹکلائے تکھرے"۔

"میں نے" فرزانہ نے فور آکھا۔

"لیکھا تم نے" وہ چونک اٹھے۔

چیخ

"وہ سب اس بری طرح اچھے کہ کوئی ادھر گرا؟ کوئی ادھر گرا؟
کہ پڑے تھے وہ سب پہنچی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھتے رہے۔

"خدا کا ٹھر ہے" آخر فرزانہ کی آواز سنائی دی۔

"خدا کا ٹھر ہے سب نہیں ہے آپ لوگ انھیں جائیں"۔
دہ کپڑے جھاڑتے ہوئے انھیں کھڑے ہوئے حلاں تک دہاں کرنا
کی کوئی چیز خسیں تھی۔

"یہ یہ سب کیا تھا یہ دھماکا کیسا تھا"۔
"بم کا دھماکہ تھا" فرزانہ سکرائی۔
"بم کا دھماکا بم کمال پھٹا تھا"۔

"آپ کے پانی کے تالاب میں بے چارہ پانی ٹکلائے تکھرے"
ہو گا" فرزانہ نے منہ بھایا۔

"لیکھا تم نے" وہ چونک اٹھے۔

"فرزانہ یہ مذاق کا کون سا بیو قع ہے" خان رحمان جھلانے۔

محود اور قادری تو بہت زور سے اچھلے اور پھر چشم زدن میں بات
کی بحث میں آئی اور وہ لگے مسکرانے۔
”نن..... نیں“ خان رحمان چلائے مارے جیت کے ان کی
”کیا..... تم نے کیا کما فرزانہ پانی کے تلاab میں ہم تم لے
”اوہ..... اوہ..... بت تو تم نے اس لئے میرے ذریعے ان سے
تھا۔“

”ہاں اکل ایسی بات ہے۔“
”نن نیں نیں تم کوئی پاکل لڑکی نہیں ہو تم نے اپنے براخیل تھا جب انکل نواب اس بین سے کچھ لکھنے کی کوشش کریں
جیشید کی بیٹی ہو پھر تم نے ایسا کیوں کیا کیوں کیا دشمنی تھی اس وقت یہ ہم کی طرح پہنچے گا اور انکل نواب اللہ کو پارے
ان بنے گناہ پھملیوں سے۔“

”مجھے ان سے کوئی دشمنی نہیں تھی دشمنی تو آپ سے ملے گئی کے۔“
”نن..... نیں“ وہ چلائے
ہے جو اس وقت بے ہوش ہے اور ہوش میں آنے پر اس کا
”تو نبی پین بھے ملا میں اس طرف دوڑ آئی مجھے اور تو کچھ نہ
زراں پین میں نے پانی میں گردایا سوچا یہ تھا اس دعوت کے بعد
زراں پین میں کیا تھا کہ یہ اس قدر جلد خود بخود پھٹ جائے گا لیکن بہر حال
”کیا..... نہیں“ وہ بری طرح اچھے۔

”اس بیم کا نشان آپ تھے۔“
”کیا نہیں“ وہ بری طرح اچھے۔
”میں نے صاف دیکھا تھا مسٹر لارڈ جورائے کالیا کے میکاپ طلب کا حساس ضرور ہو گیا تھا اور پھر میں بالغ میں آئی تو لارڈ کو غائب پایا
تھا کسی ضرورت کے تحت آپ کے بالکل قریب آیا تھا اور ایسے سلسلہ بیثان ہو گئی کیونکہ اس کی گرفتاری بہت ضروری تھی یہ تو
اس نے ہاتھ کی مخالف دکھائی تھی اس نے آپ کی جیب سے آپ کی سکا تھا کہ وہ ہمارے نواب انکل کو کیوں موت کے گھنات اتارنا چاہتا
ہے لذا ہم فوراً پہلے نکل آئے تاکہ اس کی خلاش میں دوڑ
نکال لیا تھا اور اپنے پاس سے ایک بین آپ کی جیب میں لگادیا اسی لیکن بالغ سے باہر نکل کر اس نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی۔“
”ایا مطلب“ نواب صاحب بولے۔
”اس کا بالکل پیمانہ چلا لیکن میں نے دیکھ لیا۔“

"وہ بھاری گاڑی میں پچپ گیا..... اور پھر پستول کے زور پر "اوٹ میں آنے کے فور آبعد وہ فرار ہونے کی کوشش کرے گا۔" لمحے آپ نے بے وقوف سمجھ رکھا ہے کیا" تو جیدا ہوتے براسانت پین کا سطابر کیا۔"

اوہ.....اوہ کئی آوازیں ابھر س۔

فرزانہ نے اس کے بعد والی کمالی بھی سنادی۔ کہ کس طرح ان "پنک تو۔۔۔" یہ کس پاٹ سے اندازہ لگایا تھا۔"۔ نے اس سے مقابلہ کیا۔۔۔ اور قاروچ کی گولی کام کر گئی۔۔۔ ورنہ وو تو ان کے ہاتھوں میں ہجھڑی ہے اور دو کانٹیں اس کے کمرے میں کلت قاش وے وجہ۔۔۔

"فرزانہ کے خاموش ہوتے رہ کی نظر س تو اب شایر جم کئی "اکھما..... دو کانشیل " محمود چلایا۔

"اب آب چائی نہ اسٹاپ صاحب..... یہ لارڈ کون ہے..... اور وہ) "لکھ کیوں کیا ہوا۔"

آپ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ اور تم خود کہاں ہو۔"

"میں... میں، پسکر، جانتا..... یہ نام پہلی بار سن رہا ہوں"۔

"خیر کوئی بات نہیں..... لارڈ اب ہمارے قبضے میں ہے..... جو" "اگرے باپ رہے..... تب وہ ہاتھ سے کل جائے گا..... ہپٹال کی ہش میں آئے گا۔ ہم اس کا بیان لیں گے..... اورے ہاں۔ تھا لارڈ لارڈ لارڈ، ہم بھی آرہے ہیں"۔

کوہ ایات دے وس..... وہ اس کے محلے میں پوری طرح خبردار، "مگن کیے دوڑ جائے گا..... وہ ہجڑی کیے کھوں کے گا۔"

.....ہوش میں آنے کے فوراً بعد وہ فرار ہونے کی پوری کوشش کرے۔ "اوہ..... ہخلوی کو نیا اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔۔۔ اور دائیں اُسکے ایک دار سے دہ دنوں کا نشیبلوں کو چھٹی کا دودھ یاد دلاؤے گا۔۔۔ فرزانہ نے چوپک کر کہا۔

محود نے فوراً توحید احمد سے رابطہ کیا۔ "آن فیس" ۔

"توحید احمد بات کر رہا ہوں۔" - "اگر تم دوڑ لگاؤ..... اور وائز لیس کے ذریعے دونوں کاشیبلوں کو

"اور یہ میں یہوں محدود..... زخمی اب کہاں ہے۔" دل انہی روکے خانہ تھی انتظام کر لیں۔"

"بھٹال میں" - اس نے تھا۔
کائیں بھٹالوں کے پاس وائرلیس فیسیں ہوتے "تو چد احمد نے جل کر کما۔

"مارے باب رے..... اب تو خطرہ پیدا ہو چلا ہے..... ہم اسی "ہل..... ہوتا ہے..... لیکن امید یہی ہے کہ نواب انکل کو معلوم اسے کھو دیں گے" یہ کہ کر محمود نے باہر کی طرف دوڑ لگادی۔

فرزاد اور فاروق بھی دوڑ پڑے..... اب خان رحمان اور "اچھا نیز..... دیکھتے ہیں..... پسلے تو ہمیں یہی دعا کرنی چاہئے کہ وہ فرار کیسے رک سکتے ہے..... وہ بھی دوڑے..... باہر نکلتے ہی بیٹھے اور ہوا ہو گئے۔ بلکہ اسے ہوش نہ آیا ہو" - خان رحمان بولے۔

"یہ قلطی بھھے سے ہو گئی" محمود نے پریشان ہو کر کہا۔
"لک..... کون ہی قلطی؟" -

"یہ کہ..... توحید احمد کو اس کے پادرے میں خبردار نہیں کیا۔ اسی لال ہوئے..... جس میں لارڈ کو رکھا گیا تھا..... وہ سکتے کے عالم میں رہ اس میں اس بے چارے کا بھی کیا قصور" -

"تت..... تو کیا۔ تم سارے خیال میں وہ بھاگ چکا ہو گا" -

"اگر اسے ہوش آگیا ہو گا تو..... ورنہ نہیں" -

"جب..... ہمیں یہ کون ہاتے گا کہ نواب شاہی کو کون ہاٹ کر..... یہ سب میری وجہ سے ہوا" توحید احمد کھوئے کھوئے انداز میں ہے" -

"آپ کو اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" "میں..... میری وجہ سے ہوا" محمود نے کہا۔

سوال کا جواب دینے کے لیے تو نواب انکل بھی کافی ہیں۔ "بھوزو اس بات کو..... یہ سوچو..... اب ہم ان لک کیسے پہنچ سکتے ہوں..... ہل..... اسیں ضرور معلوم ہو گا۔" ان کا درشن کونیں پر دیکھ رہا تو نے پر اسامنہ ہاتے ہوئے کہا۔

"یہی چیزیں..... ہمیں نواب صاحب سے حق اس بارے میں پر دیکھ رہا۔

"لیکن یعنی..... کبھی کبھی دشمن یا انکل نامعلوم بھی ہوتا ہے" خان رحمان بولے..... ہم اسیں تو بھول سکتے ہیں..... آخر وہ کہل ہیں" -

"اس کی بات کر ہے ہو بھی" خان رحمان چوکے۔
"منہ بھایا۔"

"رانے کالیا کی..... جس کے میک اپ میں لارڈ دھوت میں" "لٹکریے..... ہم بہت جلد آپ سے دوبارہ ملاقات کے لئے آئیں گے۔ آپ سوتھیں جائیں گے" "ان علاالت میں نیند کہاں؟" - "جوا" -

"اوہ ہاں واقعی..... رانے کالیا کہاں ہیں" -

اس خوفناک سوال نے انہیں چکرا کر رکھ دیا..... ان کے دل اب وہ راجہ ٹاؤن پہنچے A-17 ایک شاندار کوئی تھی کے پر دھک دی گئی تو ایک ملازم باہر نکلا۔

"زاں اکل نے ان کا کیا پتا بیٹا تھا" -

"میرا خیال ہے..... ہم نے ان سے ان کا پتا پوچھا ہی نہیں تھا" - "تھی..... تھی نہیں..... وہ گھر سے نواب شاہی صاحب کی دھوت میں تو اب پوچھ لیتے ہیں" یہ کہ کراس نے نواب شاہی کے نہ سمجھ۔ لیکن اس طرف سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پہنچے ہی نہیں..... گھر کے سالم طبقتی وہ بولی۔

"اکل..... اپنے دوست رانے کالیا کا پا کھسوادیں" -

"اپ..... اس کا کیا ہانا؟" وہ بولے۔

"وہ فرار ہو گیا..... اب آپ کو بہت محظا درہتا ہے کیس وہاں" یہ ہمارا کام ہے آپ لٹکر دیں بہت جلد ہم انہیں ٹلاش کرنے کے لئے نہ آجائے" -

"اڑے باپ رے" -

"رانے کالیا کا چاہا اور ہاں..... آپ اپنے کسی دشمن کا ہم کا اکل..... ہم سڑک کے دامن ہمیں کا جائزہ ہیں" - اس نے پوچھا۔

"میرے خیال میں تو میری کسی سے دشمنی نہیں ہے" - "اڑے..... وہ کیا پڑا ہے" -

"اچھا خیر..... پتا تھا میں" -

"راجہ ٹاؤن A-17" -

"اگر یہ لائٹر رائے کالیا کا ہے..... تب تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس ان کی گاڑی رکوائی گئی ہو گئی اور لارڈ نے میں سے اچھیں انہوں کیا ہو گئے لیکن؟" فرزانہ کہتے کہتے رک گئی۔

"لیکن کیا؟" دونوں بولے۔

"اس قدر جد اس نے رائے کالیا کامیک اپ کیسے کر لیا؟"

وہ اچھل پڑے..... یہ ایک بہت اہم سوال تھا۔

مز جیکی لین، اس کے تینوں بیٹیوں اور دونوں ملازم سیڑھیاں چڑھتے اس بند اس نے گاڑی رکوائی اس کے ساتھ ضرور اس پڑھ ساتھی ہوں کے اس نے رائے صاحب کو ان ساتھیوں کے خواہیں پڑھ لیے۔

کیا اور خود دعوت میں پہنچ گیا "فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"تب پھر رائے کالیا کی گاڑی نواب صاحب کی کوئی کہی کے باہم" عوڑک۔

کی توں موجود ہوئی"۔

"ہاں! ہونی تو چاہئے ایک مت"۔

محمود نے فوراً نواب شاہی کے نمبر وائل کے جو نہی سلسلہ لالا لالا لالا لاش موجود تھی جو اوندھی پڑی تھی۔

"یہ یہ کس کی لاش ہے"۔

شاہی کی لرزہ خیز حجت سنائی دی۔

"مرے خیال میں تو مسٹر جیکی لین کی لاش ہو سکتی ہے"۔

"نہ نہیں نہیں" "وہ چلا اٹھے۔

"خیر ابھی دیکھ لیتے ہیں اکرام اندر اتر جاؤ اور لاش کو بیدھا کر دو"۔

"جی می بھتر" اس نے بوکھلا کر کہا۔

اپ کی کتنا چاہئے ہیں "مز جیک نے جھٹا کر کما۔

"آپ لوگوں نے پہلے تو اس کے سر کوئی چیز مار کر اسے بے ہوش

کیا تھا اور اپنے لائے اور حوض کا حکنا ہناکر اسے حوض میں پھوڑ دیا.....

لیکن ہذا نے سے پہلے آپ میں سے کسی نے اس کے چیت میں خجراں کو نہ

لے لیا اور اصل بوس ہے۔"

"اللہ تعالیٰ..... آپ تو ہم سب کو قاتل ہاتھ دے رہے ہیں "مز

جیک نے جھٹا کر کما۔

"تب بھر آپ تھائیں..... یہ لاش آپ کے اس حوض میں کیسے پہنچیں.....

لش ہاپنے آپ چل کر اس حوض میں چکنی اور پھر خود اسی اس نے اپنے

خون کو نہ پہنچایا۔"

"تن نہیں..... نہیں "بڑا لڑکا چلا اٹھا۔

"آپ کو کیا ہوا مسٹر روزی "۔

"ہم دا قی نہیں جانتے..... اسے کس نے قتل کیا..... ہم سب تو ایک

خالی کے ہوئے تھے۔"

"آپ شادی درمیان میں شامل کروی..... آخر آپ لوگ جو کوں

کیوں جتاب..... کیا میں نے کوئی غلط بات کر دی۔"

"یہ جو کوئی بھی ہے..... اس کی لاش کیا آپ کے خیال میں ہوا کیا رہیے۔"

ازتی ہوئی آئی اور خود ہنی ڈھکنا ہناکر حوض میں جاگری..... اور پھر لڑکا کیا ہے کہ ہم سب شادی میں گئے ہوئے تھے..... مز جیک لین

اپنا پہنچاک کر دیا تاکہ پانی سرخ ہو جائے "الپکڑ جشید نے طربہ اسکا بہ است کی بیٹی کی شادی تھی۔"

"اور خود مسٹر بیکی..... کیا وہ بھی شادی میں شرک کتے۔"

"کیا اور رہے ہو اکرام "۔

"جی ڈر نہیں رہا..... گھبرا رہا ہوں "۔

"بھی ایک لاش سے کیا گھبراتا..... وہ کاٹ تو نہیں کھائے گی۔"

"لاش کا کیا بھروسہ سر "۔ اکرام نے اڑتی آواز میں کہا۔

"حد ہو گئی اکرام "۔ انہوں نے جھٹا کر کما۔

آخر اکرام لاش تک پہنچ گی..... اور اس کو سید حاکر دیا جو نہیں

نظرس اس کے چہرے پر پڑیں..... وہ ایک ساتھ چلا تھے۔

"تت..... تو کیا یہ..... مسٹر جیک ہیں "۔ وہ بھی ایک ساتھ ہو لے۔

"نہیں "وہ فور آبو لے۔

"کیا کہا..... یہ مسٹر جیکی نہیں ہیں "۔

"ہا ای جیک لین نہیں ہیں..... خدا کا ٹھکر ہے "۔ وہ بولی۔

"تب پھر..... یہ کون ہے۔"

"ہم نہیں جانتے"۔ طازم شن بولا۔

"یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ہوش میں تو ہیں "۔

"کیوں جتاب..... کیا میں نے کوئی غلط بات کر دی۔"

ازتی ہوئی آئی اور خود ہنی ڈھکنا ہناکر حوض میں جاگری..... اور پھر لڑکا کیا ہے کہ ہم سب شادی میں گئے ہوئے تھے..... مز جیک لین

اپنا پہنچاک کر دیا تاکہ پانی سرخ ہو جائے "الپکڑ جشید نے طربہ اسکا بہ است کی بیٹی کی شادی تھی۔"

میں کہا۔

"جی ہاں بالکل"۔

"بہت خوب اے آپ شادی والے گھر میں کہتے بچے سے کہتے ہے"

برون پر نمبر ڈائل کے اور سلسہ لٹنے پر بولی۔ رہے"۔

"ہم آج دوپر دہاں کے تھے..... اور ابھی ایک گھنٹا پلے آئے ہیں۔ اسکا ہاتھ چیز"۔

لیجنی دوپر دو بچے تارات آئھو بچے وہاں رہے ہیں یہ واردات"۔ "مری طرف کی بات سن کر اس نے ریجور ان کی طرف بڑھا دیا اور

اس دوران ہوئی اس لے ہمیں پتا چیزیں چل سکا" سمز جیکی نے بول دیا۔

جلدی کہا۔

"یہیں کر لیں اپنا اطمینان"۔

"تب پھر اب سمز جیکی کہاں ہیں"۔

"بیٹا بھل ہوں میٹنگ میں ہیں"۔

"لیکن آپ نے بتایا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ شادی والے گھر میں بات کر رہے ہیں"۔

تھے"۔

"بالکل تھیک جب ہم شادی سے فارغ ہو گے تھا میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

آگئے وہ کاروباری میٹنگ میں شرکت کے لیے چلتے گئے"۔

"یہاں ایک مسئلہ درپیش ہے"۔

"آپ کا مطلب ہے وہ بھی دوپر دو بچے تارات آئھے"۔

"لیکن میں اس وقت بہت ضروری میٹنگ میں مصروف ہوں"۔

رہے ہیں"۔

"ہاں بالکل"۔ اس نے فوراً کہا۔

"اس وقت وہ کس جگہ میٹنگ میں موجود ہیں"۔

"اپنی فیکٹری میں فران لائیں"۔

"فوراً اس کے نمبر لائیں اور فون کار ریجور مجھے دیں"۔

"بہت بھر" اس نے کہا۔

"بہت خوب اے آپ شادی والے گھر میں کہتے بچے سے کہتے ہے"

"جیک ہمارے گھر میں اسکے جوشیدہ موجود ہیں آپ سے کچھ

"جی ہاں بالکل"۔

"بہت خوب اے آپ شادی والے گھر میں کہتے بچے سے کہتے ہے"

"جیک ہمارے گھر میں اسکے جوشیدہ موجود ہیں آپ سے کچھ

"ہم آج دوپر دہاں کے تھے..... اور ابھی ایک گھنٹا پلے آئے ہیں۔ اسکا ہاتھ چیز"۔

لیجنی دوپر دو بچے تارات آئھو بچے وہاں رہے ہیں یہ واردات"۔ "مری طرف کی بات سن کر اس نے ریجور ان کی طرف بڑھا دیا اور

اس دوران ہوئی اس لے ہمیں پتا چیزیں چل سکا" سمز جیکی نے بول دیا۔

جلدی کہا۔

"یہیں کر لیں اپنا اطمینان"۔

"تب پھر اب سمز جیکی کہاں ہیں"۔

"بیٹا بھل ہوں میٹنگ میں ہیں"۔

"لیکن آپ نے بتایا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ شادی والے گھر میں بات کر رہے ہیں"۔

تھے"۔

"بالکل تھیک جب ہم شادی سے فارغ ہو گے تھا میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔

آگئے وہ کاروباری میٹنگ میں شرکت کے لیے چلتے گئے"۔

"یہاں ایک مسئلہ درپیش ہے"۔

"آپ کا مطلب ہے وہ بھی دوپر دو بچے تارات آئھے"۔

"لیکن میں اس وقت بہت ضروری میٹنگ میں مصروف ہوں"۔

رہے ہیں"۔

"ہاں بالکل"۔ اس نے فوراً کہا۔

"اس وقت وہ کس جگہ میٹنگ میں موجود ہیں"۔

"اپنی فیکٹری میں فران لائیں"۔

"فوراً اس کے نمبر لائیں اور فون کار ریجور مجھے دیں"۔

"ہیا!!! وہ بہت زور سے چلا یا۔"

"بھی ہاں! یہ سننے کے بعد بھی آنا پسند کریں گے یا نہیں۔"

"ہاں! آ رہا ہوں..... امرے باپ رے..... لاش..... کس کی ہے؟" "لیوں جناب! اس میں عجیب بات کیا ہو گئی۔"

"عجیب نہیں معلوم..... آپ بس آ جائیں۔"

"یہاں مطلوب ہے..... آپ ان کا پاکائیوں پوچھ رہے ہیں..... اس طبقت ان بے چاروں کا یا تعلق۔"

انہوں نے فون بند کر دیا..... پھر میں مست بجد ایک کار اندر رکھا۔ "تمال ہے، آپ اتنی سی بات نہیں سمجھتے۔ امرے صاحب..... ہم ان ہوئی..... اس سے جیکی لین اڑا..... وہ اس وقت کوٹھی کے بائی میرے سامنے اُمروف ہے یہ چیز گے کہ آپ لوگ وہاں کتنے بجے سے کتنے بجے تک تھے..... لذدا سے آتے ہوئے بخوبی دیکھ کتے تھے..... اس نے بھی اسی طرح۔"

"اوہ اچھا! یہ بات ہے..... خیر تو توٹ کر لیں، شادی خالد جانبازی کے دیکھ لیا..... لذدا سید حافظہ آیا۔"

"جی فرمائیتے..... نہیں..... پسلے لاش دکھائیے۔"

وہ جلد درجے گھبرا یا ہوا نظر آ رہا تھا..... جیسے ہاتھ ہی پھول کی ہڈی لگی۔

..... وہ اسے اندر لائے اور لاش دکھائی..... لاش دیکھ کر اس کی آنکھیں "آن کا فون نمبر۔"

"ہل فون بھی لکھ لیں۔" خوف پھیل گیا۔

"اُف مالک..... یہ..... یہ کون تھا..... میں تو اس کو پہلی بار..... اس نے نمبر لکھوا دیا..... اب انکلز جمیش نے وہ تبرہ ذائل کئے.....

..... ہوں۔"

"اُچھا..... کمال ہے..... آپ آج کسی شادی میں بھی گئے تھے؟" "لیا یہ خالد جانبازی صاحب کا نمبر ہے؟"

"پاکل سیا تھا..... گھروں اے میرے ساتھ تھے" "اس نے فوراً لکھا۔" "تیہاں بالکل۔"

"مریا نی فرمائ کر شادی والے گھر کا پاکی تادیں۔"

"آن سے بات کرائیں۔"

"کون صاحب بات کر رہے ہیں؟"

لکھ جوہر

"سی ۱۱۱" جلو کر کھا گا۔

"کس اور ابھی..... خیر تو ہے۔"

”کامیاب خیریت نہیں ہے۔“

سیاست نئمہ، جناب..... یہاں تک

بِلَامَاهُوں ۔

۱۰۷- جلیل احمدی، مکالمہ کے آغاز اور انتہا کے کام

Digitized by srujanika@gmail.com

بھی رہا یہ..... سارے پنجابی ہے توں جوں ۔

سری جاپ: اپ، بیوی ملوی سبلاتھ -

اُوہ ہاں..... اپ تو بھی میکار کہو..... سر کریے.....

ن پر اپنے جمیلے بات لئیں کے "دوسری طرف سے جو

"اور میں اسکے جشید بات کر رہا ہوں"۔

"اوہ اجھا اچھا..... قریبیے کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"اے کے ملک آج شادی امیں مشرج کیں اور ان

—
—
—

"اوه اچھا..... کیا یہ لوگ تمام وقت آپ کے ہاں موجود رہے ہیں
سریل لیکر خوب غور کر کے جواب دیں کونکہ معاملہ بہت سمجھنے

"میں..... کیا قریباً..... سمجھیں معاملے..... آپ کس معاملے کی بات کر رہے
ہیں؟ تلہجہ جاننا زیاد نہ چاہتا کہ کہا۔

"اپ کام کیا کرتے ہیں چناب؟" انکو جھشید بولے۔

کلمات ہوئیں کے لمحے میں رحمت تھی۔

"راصل ان کے گمراہیں ایک لاش ملی ہے" انگل جمیں نے اپنا
مال فرمادا ذکر کے کہا۔

"لگ کی کیا کہا لاش نہیں میں آرہا
اللہ میں آرہا چون۔"

ان کی بولکھلائی ہوتی آواز سنائی دی اور پھر فون بند کر دیا گیا.....مارے
اثر کے انسکریپٹوں کا اعلان ہجھ گرا

名著选读

"اوہاں! مالک..... وہ میرے بہت اچھے دوست ہے۔۔۔۔۔

جس سے بارہ سو سی بڑھا کر تھا۔ لیکن اگر بست کام آئے تو۔۔۔

卷之二十一

نہیں

"اگر..... کیا ہوا نواب انکل؟" محمود چلا اتحا۔

لیکن دو سری طرف تو فون بند کرو یا گیا تھا۔

"آؤ بھی..... جلدی کرو..... او ہر یہ کوئی گزیدہ ہے۔"

وہ آئد ہی اور طوفان کی طرح نواب شاہی کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کی موجودگی کو محسوس کیا تھا۔ اور میری بیج انکل کی۔"۔ انہوں نے

"کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہو کیا رہا ہے" خان رحمن نے جملہ ملکہ احمدی تھا۔

عالم میں کہا۔

"اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جمیں کو بلا لیتے ہیں۔۔۔ کیوں نہیں؟" کی جنگ کے گرنے کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔ پھر قدموں کی چاپ بھی
ذہبی نہیں انکل۔۔۔ وہ بر امانتیں گے۔"

"کیا مطلب۔۔۔ بلا نے کابر امانتیں گے؟"۔

"ہاں بالکل۔۔۔ ان کا ایک اصول ہے۔۔۔ ہمارے سلطے میں۔۔۔ ہمارے آپ نے کیا کیا؟"

محاط کو اس وقت تک خود لے کر جس تک کہ انتہی بلا نے۔۔۔ میں نے کمرے کا دروازہ فوراً بند کر لیا۔۔۔ گمراہ کے باقی افراد بھی اس
چارہ نہ رہے۔۔۔ لہذا ہم آخری حد تک خود کو شش کرتے ہیں۔"۔ ان کمرے میں تھے۔۔۔ صرف طازم باہر تھے۔۔۔ لیکن مہمانوں کے

"اصل تو خیر یہ تم تیخوں کے حن میں بت اچھا ہے"۔ خان رحمن

"سے یہاں پہنچنے رہنے کی تو کوئی ضرورت بھی نہیں تھی" نواب
بانے کے بعد میں نے اُسیں بھی چھٹی دے دی تھی..... اور وہ اپنے سب سے بند بنا یا۔
میں چلے گئے تھے"۔

"اُن ایسا بات ہے..... خیر ہم باقی کوئی میں بھی دیکھیں گے"۔

"اُوہ اچھا..... لیکن صورت حال اُگر یہ تھی تو پھر آپ ہمارے انوں نے پوری کوئی دیکھ دیا۔ لیکن کوئی نظر نہ آیا۔
عجائے پر اس کمرے سے کیسے نکل آئے"۔

"اس کے بعد قطعاً کوئی آواز سنائی نہیں دی تھی..... اور پھر اُب تو یہی کہا جائے گا" دو بولے۔

سوچا کہ وہ بخوبی بھی ہے..... آپ لوگوں کے آئے کے بعد تو ہر اُخیر..... رائے کالیا کے میک اپ میں صڑلاڑی میں آیا تھا..... گاہر حرکت نہیں کرے گا"۔

"ہوا تو خیر گی ہے..... لیکن آپ کو نکل کر نہیں آتا جائے تھا۔ اُنہیں ہے۔"
دیکھتے ہیں بیرونی دروازہ بند کر دیں باقی تمام دروازے "گاہر باہر کھڑی تھی۔ لیکن میں اس کو اندر رکیراج میں لے آیا کر دیں"۔

"سب دروازے پس بھی اندر سے بند ہیں" یہ کہ انہوں "کیوں! آپ کے پاس چالی کمل سے ہٹھی؟" محمود نے اُسیں گھورا۔
دروازہ بند کر دیا۔

محمود نے پستول جیب سے نکال لیا۔

"آپ کو آواز کس طرف سنائی دی تھی"۔

"جس کمرے میں تم تھے..... اس کے ساتھ واپسے کمرے میں"۔

اب وہ اس کمرے کی طرف بڑھے..... کمرے کا دروازہ باہر نہیں تھا..... محمود نے اس پر ہاتھ مارا..... تو وہ کھلتا چلا گیا..... کرو خلائق

"یہاں کوئی نہیں ہے"۔

"سے یہاں پہنچنے رہنے کی تو کوئی ضرورت بھی نہیں تھی" نواب

میں چلے گئے تھے"۔

"اُن ایسا بات ہے..... خیر ہم باقی کوئی میں بھی دیکھیں گے"۔

"اُوہ اچھا..... لیکن صورت حال اُگر یہ تھی تو پھر آپ ہمارے انوں نے پوری کوئی دیکھ دیا۔ لیکن کوئی نظر نہ آیا۔

"ضرور آپ کو وہم ہوا تھا۔" محمود سکرا یا۔

"اس کے بعد قطعاً کوئی آواز سنائی نہیں دی تھی..... اور پھر اُب تو یہی کہا جائے گا" دو بولے۔

سوچا کہ وہ بخوبی بھی ہے..... آپ لوگوں کے آئے کے بعد تو ہر اُخیر..... رائے کالیا کے میک اپ میں صڑلاڑی میں آیا تھا..... گاہر حرکت نہیں کرے گا"۔

"ہوا تو خیر گی ہے..... لیکن آپ کو نکل کر نہیں آتا جائے تھا۔ اُنہیں ہے۔"
دیکھتے ہیں بیرونی دروازہ بند کر دیں باقی تمام دروازے "گاہر باہر کھڑی تھی۔ لیکن میں اس کو اندر رکیراج میں لے آیا کر دیں"۔

"سب دروازے پس بھی اندر سے بند ہیں" یہ کہ انہوں "کیوں! آپ کے پاس چالی کمل سے ہٹھی؟" محمود نے اُسیں گھورا۔
دروازہ بند کر دیا۔

محمود نے پستول جیب سے نکال لیا۔

"آپ کو آواز کس طرف سنائی دی تھی"۔

"جس کمرے میں تم تھے..... اس کے ساتھ واپسے کمرے میں"۔

اب وہ اس کمرے کی طرف بڑھے..... کمرے کا دروازہ باہر نہیں تھا..... محمود نے اس پر ہاتھ مارا..... تو وہ کھلتا چلا گیا..... کرو خلائق

"یہاں کوئی نہیں ہے"۔

"میں بھی اب خطرے کی بو محوسہ کر رہی ہوں" فرزانہ کی آواز
اٹھی۔ "اکل تو اب..... رائے کالیا کی گاڑی کون سی ہے" -
"مرنگنگ والی" -

"تب پھر تو اب صاحب..... آپ اسی کمرے میں بند ہو جائیں۔
باہر غصہ کر حالات کا جائزہ لیں گے" -
"لیل بھتر" وہ چلا گیا۔

"لیل..... لیکن میں تم لوگوں کو کوئی خطرے میں ڈالوں" -
"آپ ہماری ٹکر نہ کریں..... ہم ایسے حالات کے مادی ہیں" ہم بھی اسی طرح پڑی تھیں اور بھی تمام جیسیں جوں کی توں تھیں
مکرایا۔ "وہ مقامی کا کام دو سرے دون پر پھوڑ دیا گیا تھا..... ایسے میں علیٰ کا ایک
تواب صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا..... اکل باتا ہوا وہاں آیا..... اس کے چہرے پر ہو ٹھہر اڑ رہی تھیں وہ
بادر پھر انہوں نے پوری کوئی خیال کا جائزہ لیا..... لیکن رات کا وقت تھا..... اکلی ملات دیکھ کر چوک اٹھے۔

پورے باخ کی چھان بین نہیں کر سکتے تھے اور اس پات کا مسکن تھا "تیس کیا ہوا بھی" -
بھرم بائی میں پہنچ گئے ہوں۔

آخر دفتر سے عملہ وہاں پہنچ گیا۔

"گیراج میں ایک گاڑی کھڑی ہے اس کے اندر اور باہر
لیا مطلب کیا وہ اتنا بڑا گیراج ہے" -
"لیا بان وہاں قربیا" پانچ گاڑیاں کھڑی کی جا سکتی ہیں" -
"لیکن وہاں چھپتے کی جگہ کہاں ہو سکتی ہے بھلا" -
الگیوں کے نشانات انھیں" -

"تی بھتر" اپنے گیراج نے کہا اور وہ چلے گئے جلدی ان میں
اکی واپس آگیا۔

"سر..... وہاں تو تم کاریں کھڑی ہیں" -

"اوہ بان! اچھا ایک منٹ" یہ کہ کر محمود دروازے پر آتا
بڑت سے بھیل گئیں پھر انہوں نے پورے گیراج کا جائزہ لیا۔
اٹلی سے تھک کر کے بولा۔

"اے... اگل..... ہمیں کیوں کچھ نظر نہیں آتا۔" فاروق مسکرا یا۔

"اور ہمیں کیوں کچھ سنائی نہیں دیتا۔" فرزانہ بولی۔

"ہمیں..... کیا چکر ہے۔" پروفیسر داؤڈ نے کندھے اچکائے۔

"اور وہ لارڈ بھی غالب ہے..... اس سے ہم بت کچھ معلوم کر سکتے

"یہیں کس طرف کسی کی موجودگی کا حساس ہوا تھا جیسیں۔"

"اس طرف..... اس سرخ کار کے آس پاس۔"

انہوں نے پورے گیراج کا جائزہ لیا..... لیکن وہیں کچھ نہیں تھا۔

"نہیں بھی..... تم لوگوں کو بھی ضرور وہم ہوا ہے۔"

"بھی سے آپ کی کیا مراد ہے..... کیا ہم سے پہلے بھی یہاں کسی کو دیکھا ہے۔"

"اے! نواب صاحب آپ کیوں ذہن پر زور نہیں دیتے" فرزانہ نے

"ہاں! نواب اگل کو..... انہوں نے محوس کیا تھا کہ کوئی میں اُنکی مراد۔

ہے۔"

"اُر سے بات پرے..... بالکل یہی ہم نے محوس کیا تھا..... تب پھر ہذا نواب صاحب چوکے۔"

ضرور کوئی جن بھوت ہے۔" توحید احمد گہرا گیا۔

"اُن بات پر کہ آخر دہ کون ہے..... جو آپ کی موت کا خواہش مند

بنا رکیا۔"

"اچھی بات ہے..... اب ہم سرخ کار سے اگلیوں کے نشانات اٹھائیں۔" میں تاچکا ہوں..... میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔"

انہوں نے منہ بیٹایا۔

گے اور یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔"

"بالکل تھیک..... محمود نے اُنکا اور یہاں سے اگل آئے۔"

"لیکن بھی..... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"کیا کیسے ہو سکتا ہے۔"

"یہی کہ..... نواب صاحب کو بھی آوازیں سنائی دیں..... توحید احمد بھیں پہنچائیں۔"

اور اس کے ساتھیوں کو بھی..... سب کو تو وہم نہیں ہو سکتا" غان رحمان۔ "تم اپا شکر کریں اُنک نواب..... اللہ نے آپ کو بچالیا..... لیکن

کما۔

"ہاں فوج نہیں ہو جاتی۔"

"کیا مطلب؟"۔

"جب تک ہم یہ نہ معلوم کر لیں گے کہ آپ کو کون ہلاک
چاہتا ہے..... اس وقت تک ہمیں سکون نصیب نہیں ہو گا"۔

"ہاں خیر..... یہ بہت ضروری ہے" "نواب صاحب نے سرطاں ایسا

عین اس وقت فرزانہ کی آنکھوں میں خوف دوڑ گیا۔۔۔ اس کے
سے پہنچی پھنسی آواز نکلی۔

"عن نہیں..... نہیں..... نہیں"۔

کیا

"ات بجھ میں نہیں آئی" اسپکٹر جیشید فون کارلیبور رکھتے ہوئے

"لی..... کون سی بات سر"۔

"لوگی میں نے خالد چانپاڑی کو لاٹ کے پدرے میں بتایا۔۔۔ وہ حد
بے کلاگے اور فوراً بول اٹھے۔۔۔ میں آرہا ہوں۔۔۔ میں آرہا ہوں۔۔۔
اکتوبر یہ بھی نہیں پوچھا۔۔۔ لاٹ کس کی طرف ہے"۔۔۔
"جوت ہے۔۔۔ کمال ہے۔۔۔ آخر یہ ہو کیا رہا ہے"۔۔۔ مسر بیکیں اللین
بریان ہو کر کہا۔

"اب ہم براہ راست آپ سے بات کر لیں گے"۔ اسپکٹر جیشید نے

لے کر بہت پر انکرس و خداویں۔

"ای مطلب..... براہ راست"۔

"ایکاں ہدایہ اور راست"۔

"یہی تو آب براہ راست ۴۵ مائیں کرتے رہے ہیں"۔

میں ان ذوگیوں بوجیوں کے بارے میں نہیں جانتا۔ اس نے جھاکر

"جی نہیں..... نہیں..... ہم نے ایک شخص کو گرفتار کیا تھا۔"

ہونے والے نے اپنا نام ذوگی بتایا تھا۔

"اوہ ذوگی" اس کے منہ سے نکلا۔

"اڑی خارج نے آپ کو فون کیا تھا۔ اس فون کو ریکارڈ کیا گیا ہے

"ہاں! ایک ذوگی نہیں..... ہم نے تم ذوگی کر فتاہ کئے تھے۔"

اور میں آپ کی اور دوسری خلاج دکی آوازیں محفوظ ہیں۔

"کیا..... تم ذوگی؟"

"وازوں کا کیا ہے..... آوازیں تو بدال لی جاتی ہیں۔"

"چلانے کی ضرورت نہیں..... آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں

"بخارا تھا تو اسیں..... آپ کافر ان لاسے کیا اعلیٰ ہے۔"

اس سلسلے میں آپ نے اور سڑو زیر خارج نے مل کر جو دھو کا کیا۔

"لک..... کیا مطلب؟" وہ بری طرح اچھلا۔

سے بھی ہم اچھی طرح واقف ہیں..... پہلے ایک ذوگی کو رہا کر دیا گیا۔

"اوہ! یہ فرمان لابے کیا ہا؟" اسکلہ جمیل نے سرد آواز میں کہا۔

آئی تھی صاحب کو دھری خارج نے بتایا کہ ذوگی کو رہا نہیں کیا گیا۔

آپ بھی اسکلہ جمیل کے دفتر میں بیٹھا ہے یہ دیکھنے کے لیے اُن

ساحب میرے دفتر میں آئے انہیں ساری کمائی حاصل گئی تھوڑا

سکن تحقیقات میں روک دیں اور فرمان لاما کا نام تک زبان پر شلاں

دھری خارج ہے صاحب کا مٹا لابہ تھا" ذوگی کو رہا نہیں کیا گیا رہا کیا جائے۔

آپ کو اس طرح عاشر کر دیا جائے گا جیسے بھی تھے ہی نہیں۔

آخر ایک اور ذوگی کو چھوڑ دیا گیا۔ لیکن تیرے ذوگی کو ہم نے بھی

چھوڑا یہ اور بات ہے کہ وہ اس کو بھی چھڑانے کے پکڑ میا ہے۔

یہ یہ الفاظ آپ نے مجھ سے کے ایک ذمے دار سرکاری

اب آپ سید گی طرح بتائیں ان دو ذوگیوں کو کماں رکھا گیا ہے۔

یہ ایک ہی مکمل کے تین تین آدمی کماں سے آگئے جن کی الگیں

نشاہات تک ایک جیسے ہیں جب کہ دنیا میں یہ بات ناممکن ہے۔

آپ نے میں ہیں تو میں ان الفاظ سے درگزر کر لوں گا لیکن پہلے

یہاں تو تین آدمیوں کے ایک جیسے ہیں۔"

رات کا بوت حاصل کیا جائے گا کہ آپ نے میں ہیں۔"

"اُن کی ضرورت نہیں" اس نے برا سامنہ بتایا۔

"کس کی ضرورت نہیں؟"۔
"خالد جانبازی صاحب..... بہت اچھے موقع پر آئے۔"

"اس کی کہ..... آپ مجھے نشے میں ثابت کریں..... میں اس ورنہ "تی..... مسٹر جکل..... کیا مطلب..... اچھے موقع پر..... لیکن میں نے میں ہرگز نہیں ہوں اور یہ الفاظ میں نے ہوش و حواس میں رہچے"۔ اس نے آپ کے گھر میں ایک عدالت اسٹیلی ہے۔"
"ایسا یہ بھی درست ہے؛ لیکن اس لاش کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، کے ہیں"۔

"اس صورت میں مجھے آپ کو گرفتار کرنا ہو گا..... کوئکہ ہے اسیکہ جس وقت یہ قتل ہوا، ہم آپ کے ہاں شادی میں تھے"۔
"میری توہین کا نہیں..... میری ذات کا نہیں..... میرے ملک کی توانا"۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ آپ تمام وقت میرے ہاں رہے ہیں
..... کیونکہ اس وقت میں وردی میں ہوں، ڈیجی پر ہوں..... اور آپ ادھوت میں اور بھی کئی لوگوں نے دیکھا ہے"۔
مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے ذوگی کس سے ہاتھ نہ اٹھایا تو آپ "میں یہ لوگ مجھے پریشان کر رہے ہیں"۔

غائب کر دیں گے..... اس طرح غائب کر دیں گے جیسے میں کبھی قہار "لا بالکل قلل..... آپ نے یہ بات" میں جانتا ہوں، مذاق میں کسی میںیں الفاظ کے ہیں تا آپ نے۔

"بالکل یہی الفاظ کے ہیں..... تو پھر..... آپ کیا کر لیں گے"۔
"مطلب؟" اپنے پڑھیدے نے مدد ہیلیا۔
"مطلب یہ کہ مسٹر جکل لین کو اس ملک میں کوئی پریشان نہیں کر سکتا"۔
لیں گے میرا"۔

"آپ میرے پتوں کی زد میں ہیں..... اس بات کا خیال رہا ہے میں ہمیں پریشان کر کے رکھ دیں"۔
میرا نشانہ بھی خطا میں جاتا..... حرکت نہ کیجئے گا"۔
"قرآن میں ایسی کیا بات ہے؟" اکرام نے جملہ کر کیا۔

یہ کہ کراموں نے دفتر کے نمبر ڈائل کے پھر تحریر الفاظ ہمت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا"۔
ہدایات دیں..... اور فون بند کر دیا..... میں اس وقت انہوں نے "اکری بات ہے..... تب تو پھر آپ ان کے وہاں موجود ہوئے کی گذی کے ہارن سے..... پھر گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی۔
قدموں کی آواز سن کر ان کے رخ بیرونی ست میں ہو گئے اسی نے براسامنہ بنایا۔
لے دیکھا..... ایک بھاری بھر کم آدمی بڑی شان سے چلا آرہا تھا۔
"مطلب؟" آپ کیا کہنا چاہتے ہیں "خالد جانبازی نے جملہ کر کیا۔

"جب یہ آپ کو اس حد تک جانتے ہیں..... پسند کرتے گواہی کیوں نہیں دیں گے۔"

"لیکن میں بھی کو اتی دوں گا..... جھوٹی خیس " وہ بولے۔
" خر خر سستر جاننا زی آب کیا کام کرتے ہیں "۔

"خیر خیر..... مسٹر جائیزی آپ کا کام کرتے ہیں"۔

"یہ آپ پہلے بھی پوچھے چکے ہیں..... اب سن لیں۔۔۔ ایک اپنے ملک کے صدر سے "ذہ بھل کر یونے ہمارا نوں نے مکرا مالک ہوں"۔

"اے! اب میں سمجھا"۔ انکلادجمنٹ نے جو نک کر کھا۔

۱۰۷

"یہ کہ آپ کیوں رعب جھاڑ رہے ہیں اب ذرا یہ بھی....."

..... آپ کے دوست کو اس ملک میں کوئی کیوں پر بیشان نہیں

"یہ انشادِ رجے کے بہت قریبی آدمی ہیں..... اس ملک کے کئی بھی اور آپ مسٹر خالد جاہزادی۔" یہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔"

"کا مطلب..... کیا ہے ہر شر کے گور نز لگے ہوئے ہیں۔"

"آپ نے بالکل صحیح کما..... اپنی گورنر زوالے اختیارات آئندہ اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"کیا!!!!" وہ چلا کے۔
اپنے، مختوں کو بلالو..... یہ خیال رہے..... محتول کو پسلے یہ ہوش کیا
کرے۔ اس کے ساتھ کوئی سکاگا۔"

یوں: یاد ہو، اپنے یہ نہ رکھ لیں۔

"قدرتی پات ہے..... ایک غیر سرکاری اور عمر ملی آدمی کو اپنیں گرا دیا گیا..... لہذا ایسا کرنے والے کی الگیوں کے نہیں..... والے اختیارات آخر کس نے دیئے۔"

"اے صیں..... ڈوگی ایک حص کا نام ہے۔"

"لیکن انہوں نے تو وہ ڈوگی کہا ہے۔"

"بانادونوں آدمیوں کا نام ڈوگی ہے" جلکی مکرا یا۔

"میں نے پوچھا تھا..... دونوں ڈوگی اپ کمال ہیں" اسکلر جشید نے

کہیں ضرور پائے جائیں گے..... بت احتیاط سے ہرجیز کا باہر نہ لے جائے

کیونکہ میرے خیال یہ بھی صاحب..... قاتل ہیں۔"

"آپ..... آپ کا مطلب ہے..... میں" جلکی لین نے حیران ہوا

"میں نے پوچھا تھا..... دونوں ڈوگی اپ کمال ہیں" اسکلر جشید نے

"ہاں؟ آپ۔"

"آپ نے خاصیں..... میں خالد صاحب کی دعوت میں شرک کر کے اتنا اڑائیں کہا۔

"آپ دونوں گھرے دوست ہیں..... یہ بھلا اس بلت کی گوانی" اور میں نے جواب دیا تھا۔ میں صیں ہاتھ کل۔ اور میں کہوں

صیں دیں گے..... جب کہ آپ کا یہ پروگرام پسلے سے تھا۔ آپ۔

..... جب کہ آپ کے وزیر خارجہ نے اسیں رہا کر دیا ہے..... آپ صاحب کو بتا دیا تھا کہ کیا پروگرام ہے۔ لفڑا آپ یہ گواہی دیں گے۔ میں کیا" اس نے جعلے کئے اندرازیں کہا۔

میں اور میرے گھروں اے تمام وقت ان کے پاس رہے۔"

"لیکن وہاں اور لوگ بھی موجود تھے..... بلکہ اب بھی موجود ہے۔" پھر بتا کیس "خالد جانبازی نے حیران ہو کر کہا۔

بت سے مسلمان تو ابھی موجود ہیں۔ ایک دو دن غسر کر جائیں گے" "فرزان لا میں۔"

جانبازی نے چلا کر کہا۔

"ایا!!!" دونوں ایک ساتھ چلا شے۔

"یہ اور اچھی بات ہے کہ مسلمان ابھی موجود ہیں۔ ہم اب

ہاتھیت کریں گے۔"

"ضرور کریں۔۔۔ جیسیں بھلا کیا اعزاز میں ہو سکتا ہے۔"

"مسٹر جلکی لین..... دونوں گھر کمال ہیں۔"

"میں ہاتھ کل۔۔۔ آپ اس سلسلے میں مجھ پر کس طرح رہ بھی

ہیں۔"

"گھر کیا مطلب۔۔۔ ڈوگی۔۔۔ یعنی کاتا۔" خالد جانبازی

"لارڈ کی لئے بھی جعل آور ہوتے والا ہے..... افسوس انہم نے ہاتھ
کیں مگر وقت مناخ کر دیا۔ ہمیں سب سے پہلے اکل کی حفاظت کے
وقت کرنے چاہئیں تھے۔"

"اوادہ" ان کے مذہ سے نکلا۔ پھر خان رحمان بولے۔

"لیکن فرزانہ۔۔۔ لارڈ مکتوب دور دور تک پہنچیں۔"

"اپ صیں جانتے۔۔۔ وہ پہلے رائے کلایا کے میک اپ میں ہمیں آیا
اے اب کسی باور کے میک اپ میں آئے گا اور ہم جان نہیں تکیں کے کہ
اپ اپنا ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ آجی چکا ہو۔۔۔ اور ہمیں علم تک نہ
کروں۔"

دروازہ

"تک۔۔۔ کیا ہوا فرزانہ؟" مخدود اور قدومنی ایک ساتھ ہے۔

"ہم نے اپنا کام نہیں کیا۔۔۔ اور سب سے پہلے وہی کام کرنا ہاں
۔۔۔ لیکن میرا خیال ہے۔۔۔ ہمیں دیر ہو چکی ہے۔۔۔ اور اب ہم کو
کر سکتیں گے" اس نے رنگی آواز میں کہا۔

"پتا نہیں۔۔۔ تم کیا کہ رہی ہو۔۔۔ یہاں تو دور دور تک خون
ہونے کی کوئی بات نظر نہیں آتی۔"

"خوف زدہ ہونے کی تکلیف موجود ہے۔۔۔ میں بلاوجہ خون
نہیں ہو سکتی۔۔۔ بہر حال ہمیں فوراً پوزیشنیں سنبھال لیتی چاہئیں۔
اے اکل نواب آپ اندر ونی کرے میں پڑھے جائیں۔۔۔ دروازہ اندر سے
سلیں۔۔۔ آپ اور آپ کے گردانے اس کرے میں بند رہیں گے۔

"اپ رہیں ہم نہ کہیں۔۔۔ آپ باہر نہیں نکلیں گے۔"

"آخر ہات کیا ہے" نواب صاحب چلا گئے۔

"بہر کون صاحب ہیں" -

"آپ کا پرانا دوست" بہر سے لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہمیں آپ پھر آگئے وہ بھی اس قدر جلد" -

"آہا تھا کام جو ادھورا رہ گیا تھا اور یہ سب تم لوگوں کو اور "اس کے مذہب سے نکلا۔

وجہ سے ہوا تھم وہ بینن نواب سے ملتے نہ ایسا ہوتا لیکن تم بھروسے ہم بھی کن باتوں میں الجھ کے اب آپ دروازہ کوئی بات نہیں نواب کوں ساکس بھاگ کیا ہے وہ بھی بیسیں ہے مل دیں مل کر میں اندر آکر نواب صاحب کا خاتمہ کر سکوں" -

تم بھی بیسیں ہو اور میں ایک بار پھر تھاری خدمت کے لیے اے باپ رے اخافوں ناک کام آپ ہماری موجودگی میں ہوں" -

"شاید تم قاروق کی گولی کو بھول گئے ہو" -

"نہیں نہیں بھولا تم میں قاروق کا نشان غصب کا ہے"

"اب منٹ جتاب امیں ذرا اپنے ساتھیوں سے مشورہ کروں" -
نے اپنی زندگی میں ایسا نشان آج تک کسی کا نہیں دیکھا" -

"وہو مسٹر لارڈ تم قلط ہمی میں جلا ہو گے" محدود نے

بیانیا۔

"کیا مطلب قلط ہمی کیسی" -

"قاروق نے تھاری ایڑی کا نشان لیا تھا" محدود ہے۔

"کیا مطلب؟" وہ بری طرح پوچھتا۔

"مطلوب یہ کہ اس نے نشان کو لایا تھا ایڑی تا گولی تھاری" -

"یہ کہ ہم دکے لیے کسی کو نہیں بلا سکیں گے" -

جزے پر تو اس طرح یہ نشانہ بھرن کیسے ہو گیا" -

تو اسکو کے" -

"ہاں پاکل۔"

"ہاں کو شش کر کے دیکھو..... پھر دروازے پر آگ رجھے ہٹا دیا گئے تھے..... اس کے نزدیک آنے پر فاروقی نے کہا۔
اس کے بعد اپنا کام شروع کروں گا۔"

"پانچا کام..... کیا مطلب..... کون سا پانچا کام؟" محمود نے بھتار کہا۔ جب اورں کی مدد تو لے ہی لیتی ہے۔"

"اس کے پہرے میں پھر تاؤں گا..... پسے دو کے لئے احتیاط کرو۔" ابھی بات ہے..... میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ نہ
اُسکی بھی کوئی بات نہیں..... تم سے تو ہم بھی نیچت کتے ہیں۔" باتیں اپنے کہا ہو جائیں۔"

"بھی تم نے میرے اصل روپ کمل دیکھا ہے..... میرے آئے۔ اہل نے فون کرنے کی کوشش شروع کی..... لیکن تمام فون پاکل بند
تمارے والد بھی پانچ بھرتے نظر آئیں گے۔"

"میرے پھون نے بھالی کی گولی سے تم بے ہوش ہو گئے تھے..... اب بات نہیں..... ہمارے پاس موہاں ہیں" محمود نے کہا۔
ڈیگنیں مار رہے ہوا تھیں بھی چڑھ دی۔"

"وہ ایک اخلاقی تھا..... وہ سرے میں اس خیال میں تھا کہ تم بھی کامنے
کیا ہو گا تمدا نشان..... گویا میں نے سوچا تھا..... کیا پہلی کیا پہلی۔" الماک اس نے تو موہاں تک سلسلہ کردیئے "فاروقی نے کاپ کر
شور پڑ۔"

"ابھی بات ہے..... میں ابھی آتا ہوں..... اپنے ساتھیوں سے ملے ہوں گے؟" فرزان نے فور آکھا۔
کر کے۔"

"ہاں پاکل۔" دیسے چھیس بھجے جیسا دھمن بھی ڈھونڈاے ہیں جو ہذا کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں..... فرض کیا وہ دروازہ توڑ دیتا ہے اور
ہداں ہو جاتا ہے۔"

"ہیں ڈھونڈنے کی ضرورت بھی کیا ہے" محمود نے جل بھن کر کہا۔ اور ہم..... ہم اسیں بات فرض کیوں کریں..... ہم اسے اندر کیوں
اندر کی طرف چل پڑا۔"

الا اسے دینیں گے بھلا" فاروقی نے مند بیا۔

"بھی سچ لو..... خور کرلو..... فرض کرنے میں کیا حرج ہے؟" اسکے ان سے پوچھتے ہیں۔ ان کے گھر میں کوئی ایسا مقام ہے یا داؤ دنے جلدی کہا۔

"اُو کے..... آپ کتنے ہیں تو کر لیتے ہیں فرض؟" قاروٰت نے کوئا "اڑھتا تو وہ پسلے ہی ہادیتے۔ اور اس کرنے میں بندہ ماننے ہوئے کہا۔

"اگر وہ اندر آ جاتا ہے۔ تو ہم اس کا ذکر مقابلہ کریں گے۔" ہرگز موجودہ صورت حال کے پیش نظر ان سے پوچھ لینے میں کیا بولا۔

"فرض کیا تم مقابلے میں ہار جاتے ہیں؟" قاروٰت سکرایا۔

کوئی کہا درودہ اس کرنے کے دروازے پر پڑے آئے۔ جن میں پھر دھی فرض۔۔۔ تم پر فرض کرنے کا بھوت تو سوار نہیں ہو گیا۔ باب اور ان کے گھر کے افراد بندھتے۔

"ہائی۔۔۔ کیا فرض کرنے کا بھی بھوت ہوتا ہے؟" قاروٰت کے لئے "واب انکل۔۔۔ انکل شاہی" محمود نے انکل سے تھک تھک کی۔

یاکی حرمت تھی۔۔۔ کیا بات ہے؟"

"حد ہو گئی۔۔۔ ارے بھی اس وقت ہم بست نازک صورت مل۔۔۔ آپ کے گھر میں کوئی حفظ مقام ہے؟"

دو چار ہیں۔۔۔

"ہاں! یہ تو ہے۔۔۔ اچھا خیر۔۔۔ ہم اس سے جان توڑ کر مقابلہ کروں۔۔۔ ان اس کا دروازہ توڑ سکتا ہے۔"

گے۔۔۔ لیکن اس بات کا اتفاق بہر حال موجود ہے کہ کہیں ہم اس سے۔۔۔ اور تم۔۔۔ تم جو باہر موجود ہو "نواب صاحب یوں لے جائیں۔۔۔ اس صورت میں وہ اس کرنے کا دروازہ کھونا لے گا۔۔۔ لیکن اس صورت میں کہ رہا ہوں۔۔۔ جب وہ ہمیں لانے بخوبی کے نواب انکل کو صورت کے گھٹات اندازے گا۔۔۔

دھنے دے۔۔۔

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں" وہ ایک ساتھ چلائے۔

انکے کیا مطلب۔۔۔ کیا کوئی ایسی صورت پیش آسکتی ہے؟"

"تب پھر پسلے اسیں کسی حفظ مقام پر پہنچانا ہو گا" فرزاد نے بہا۔ انکا ہے۔۔۔ اور نہیں بھی۔۔۔

کے عالم میں کہا۔۔۔ لیک ہے۔۔۔ میرے گھر میں ایک خانہ ہے۔۔۔

102

"بھی واد... یہ ہوئی ہات آپ کرے کا دروازہ کھولی دیں۔

آپ کو اس نہ خانے تک پہنچا دیا جائے۔ محمود نے خوش ہو کر لکھا۔ ”اہم! ایسی بات بھی ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ تو پھر تم ایک اشارہ مقرر کر لیجئے۔ ”ہاں بالکل۔۔۔ یہ کوئی خیال کی زمانے میں حوالی تھی تا۔۔۔ اس نے۔۔۔ شرور وادہ پہلے ٹین پار مسلسل دعزادھڑاں گا۔۔۔ پھر کچھ دیر رک وقت سے ہی نہ خانہ تھا۔۔۔ جب میں نے حوالی خریدی۔۔۔ اور اس نے۔۔۔ اور پھر کچھ دیر رک کر صرف ایک ہار۔۔۔ کیا یہ ترتیب آپ کو یاد ہی ٹھیل دی تو یہ خانہ جوں کا توں رہنے دیا۔۔۔ اب ایک اتفاق ہے۔۔۔“

کار است اسی کرے میں مکملتا ہے "انسوں نے جلدی چل دی کہا۔ "اہ بائل تم غفرانہ کرو جو شنی اس ترتیب سے دھنک دی
"اس سے اچھی بات بھلا کیا ہو سکتی ہے ویسے کیا اس کمرے کا کیا ہم دن خانے کا دروازہ کھول دیں گے اور پھر اس کے کام
است انتظار آتا ہے "۔

"نہیں..... دروازہ بھی خوبی ہے"۔

"تو ہر آپ سماں فیکار فوراً خانے میں چلے چائیں۔ ہم اس طب؟" وہ جو گلے۔

مقابلے کی تیاری کرتے ہیں..... اگر ہم نے اسے فکر دے دی تو اسکے کا دروازہ کھولنے سے پہلے ہم سے بات کر لے جائے گا۔

"اوہ! ایکن د گلے میں کوئی آواز نہیں آئے گا۔"

ہم اگر کمرے کا دروازہ رور سے دھن دھن میں کے اولین بیانات کو جمع اٹکائیں گے۔

غناہ کے دروازے سے کان لگائے کھڑے ہوں گے تو یا تو، میرے

سی آپ کو آوازِ خیلی آئے گی۔

"۲۰۰۷ء میں اس صورت میں ہے جسیں پہلے کام ہوا اور نیا کام تکمیل کرنا ہے۔ معلمہ آئندہ ہے۔

در واژہ آپ دھڑدھڑا رہے ہیں بالآخر "نواب صاحب بولے۔ اس انکے خدا حافظ۔ آپ بولے۔ لیے کر کے تے۔ ہے گی۔

- 1 -

بہادر داڑھے کی طرف آئے۔

"ہاں ستر لارڈ..... کیا بات ہے۔"

"تم نے اپنی تیاریاں تکمیل کر لی ہیں یا نہیں..... آخوند کس کے ساتھ پکجے اور لوگ بھی ہیں۔" - محمود دھک کروں؟"

"بلی اس پاری میں اکیلا نہیں آیا..... پہلا تجربہ جو تجربہ رہا۔"

"اُن بات نہیں..... دوسرا اس سے بھی تجربہ نہیں ہو گا۔"

"اچھا..... اس کا مطلب ہے تم میرے لیے دروازے کے لئے کام ہے تم لوگوں کو اور زیادہ حریت میں والوں گا۔"

"نہیں..... آخر یہ ہمارے نواب انگل کی زندگی اور حمدہ میں ایک بات کے لئے رکا پھر اس نے اپنے ماتھیوں سے کہا۔

فکرے من کیا لوکھ رہے ہو..... توڑو۔"

اور روازے پر کوئی مشین چلتے گی۔

جان کیوں لےنا چاہتے ہیں۔"

"یہ راز ہے..... اور راز بتایا نہیں جاتا۔"

"اوکے آپ آزاد ہیں۔"

"ہی تم اس بات پر جوان نہیں ہوئے کہ میں نے موہاں اور دوڑتی پہنچی گئی تم من بدعاں کر دیئے..... دوسرے فون کے تار کا نتا تو خیر ایک عالم بات ہے۔"

"اس بات پر حریت ضرور ہوئی ہے۔"

"بھی اور ہو گی..... بلکہ بست تباہہ ہو گی۔"

"کیا مطلب اور حریت ہو گی۔"

"ہاں! اس لئے کہ میں لوگوں کو حریت میں جلا کر اسکے ماتھیوں میں بھی ہو گی..... لہذا ہم انہیں تو فوری طور پر کوئیوں ہوں۔"

"لیکھ ہے مور پتے سنچال لو اور پستول ہاتھیوں میں لے

"آپ باتیں بنت کرتے ہیں۔"

"لارڈ بھی درواڑہ۔" - اس کی آواز سنائی دی۔

"اُنکی کیا آپ کے ساتھ پکجے اور لوگ بھی ہیں۔" - محمود دھک

خان رحمان نے جلدی جلدی ان کے لئے سوراخ پر تجویز کے لئے
ڈبک گرانسون نے پستول بلال لے لی۔

ادھر دروازے میں اس وقت چکر چار سوراخ اور ہوپچکرے
چاروں سوراخ نزدیک نزدیک کے گئے تھے..... پھر کوئی چیز اس بکری
گئی..... جمل سوراخ بنے تھے..... ایک چوکور ٹکڑا دروازے کا اک
اندر کی طرف آگرا..... پھر اس سوراخ میں ایک پستول کی بلال بھائیتی اور
اس کے ساتھ ہی دو سری جگہ ایک سوراخ بن گیا..... اسی طرح اس
لائن کٹھی لئے اسیں بکر ٹکڑہ بھینتے رہے..... پھر خالہ چانہزاری نے
چوکور سوراخ بن گیا..... اس میں ایک ہاتھ داخل ہوا۔

محمود نے فوراً ہاتھ کا نشانہ لیا..... اور ٹکا قاتر کرنے لیکن اس
پہلے اس پستول سے قاتر ہوا..... جس کی بالی انہوں نے دیکھی تھی۔
محمود کے پستول کی بالی شیز ہو گئی..... وہ خود بال بال بچلا.....
کام سروراً اوپر جا ہوتا تو گولی نے اس کے دماغ میں سوراخ رہیا تھا.....
کر باتی لوگوں نے اس ہاتھ کا نشانہ لیا اور قاتر کر دیا لیکن
لو چڑان کن ترین تھا..... گولیاں اس ہاتھ پر بھی کمی تھیں پھر
گولیوں نے اس ہاتھ کا کچھ بھی نہیں بکاڑا تھا۔

اور اسی وقت ہاتھ نے جھنی گردی دروازہ زور دار آؤا
"یہ ٹھیک نہیں معلوم" انہوں نے پر سکون آواز میں کہا۔
"آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ دو توں ڈوگیوں کو فرمان لائے جیسا کیا ہے"۔
ساتھوں کھلا۔

"بل! بل! اس میں مجھے ایک فحصہ بھی نہیں"۔

"اچھی بات ہے..... فرض کر لیتے ہیں..... دونوں ڈوگی دیں ہیں۔۔۔ آپ کی ملی بھگت اس بات کی طرف صاف اشارہ ہے۔۔۔"

پھر اس سے کیا ہوتا ہے..... ان دونوں کو آپ نے اپنے وزیر خارجہ کا "بھی تک آپ یہ ثابت چیز کر سکے..... کہ قاتل میں ہوں..... میرا براحت ہے یا ذوقی..... مل بھگت کو اگر آپ شہوت خیال کرتے ہیں تو..... بر چھوڑا ہے"۔

"چھوڑ دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اب وہ جو چاہیں۔ یقوت مدارت میں پہنچ کرس۔"

"اپ لگر د کرس..... عدالت میں پوش کرنے کا جب وقت آئے گا" کرس۔"

”کیا مطلب وہ کیا کر رہے ہیں رہا ہونے کے بعد اسکے لئے کریں گے۔ اس وقت تو میں فرمان لائی سیر کرنا چاہتا ہوں۔“ پکڑ جھسپت

فرغان لے چاہیا اور بس اس کے بعد تو انہوں نے پنجھی شیش کی خواست

"اور اگر میں یہ بات ثابت کر دوں کہ "وہ کہتے رک گے۔" اب کام مطلب ہے، آپ فریان لاکی علاشی لینا چاہئے ہیں۔ جیکی نے

"کہنے کہنے..... آپ رک کیوں گئے"- جیک لین نے من بیاہ سارے۔

"یہ کہ اس مخفی کا قابل ڈوگی ہے..... تو ۴۔"

"اُرے بیپ رے یہ یہ آپ کیا کہ رہے ہیں ہاتھ اس کا خور سے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

کے بعد وہ سیدھے فرمان لا گئے تھے اس کے بعد وہ دہاں سے پاک بخشیدنے پر سکون اور از میں گما۔
لٹکے ۔۔۔ کا جملہ تجھے جائے جا سکتے ہیں اس خصوصی کے قتل کے الزام

"تب پھر اس شخص کے قاتل دو آدمی ہو سکتے ہیں..... آپ ایسا نہیں سے کسی کو گرفتار کرنا چاہیں گے لیں..... ڈوگی کو پھر سے گرفتار کرنا اسکے جذبہ مکارے۔

"کیا!!!! دو توں جی بڑے۔" ...ہلی ضرورت محسوس ہوتے ہمیں پلاٹسیں۔

"ماں جناب..... باقیل آپ ہیں ستر جیک پا مسٹر غالے ہیں" "مگی بات ہے"۔

اور بارہمکی ایک ڈگی"۔

"اور اس بات کا آپ کے یاس کیا ٹھوٹ ہے؟"

"آؤ اکرام..... قریبان لاہو آئیں... ایک تو اس طریقے سے بھیت ہے اکرام... اس قدر طویل اور بلند عمارت اور ہم آج ادارے کو اندر سے دیکھے آئیں گے... دوسرے دو گوں سے بھی نہ سے ملی بار دیکھ رہے ہیں"۔
ہو جائے گی..... تمہارا محلہ یہاں اپنا کام عمل کرے گا"۔
پہلے بھی اس طرف آئے کی ضرورت جو پیش نہیں آئی"۔ اکرام
"جی بہتر..... لیکن میں پڑھے ملٹے کو بدایات تو دے دوں"۔ اکرام
کہا۔

"کوں..... آؤ" وہ بولے۔

"اچھی بات ہے"۔
اب ان کی گاڑی عمارت کے صدر دروازے کی طرف میل پڑی۔۔۔
اور پھر وہاں سے فارغ ہو کر وہ راج رود پہنچے۔۔۔ قریبان لاہو اس عمارت کے گرد بھی خاردار تاروں کی بلند پاڑھ بگالی گئی تھی۔۔۔ پہلے آخوندی سرے پر واقع تھا اور اس کے دو سری طرف گھاٹکل فراہم کیا گیا۔۔۔ پہلے پر کوئی گھر ان وغیرہ نہیں تھا، وہ اندر داخل ہوئے تو اسیں اس جگل کے بارے میں اکثر سننے میں آتا تھا کہ اس میں خونخوار اور کوئی زیاد دروازہ نظر آیا۔۔۔ وہاں چار سلی پرے دار کھڑے تھے۔۔۔
رہجے ہیں اور اگر کوئی بھولا جسکا انسان جگل میں چلا جائے تو وہ اسے اسی ریکھتی انہوں نے اپنی راکھلوں کے رخ ان کی طرف کر لیے۔
کر رکھ دیتے ہیں۔۔۔ اسی لیے جگل کے ارد گرد خاردار تاروں پر "خندار..... بس..... اور آگے نہ آئیں" ان میں سے ایک رانفل لگادی گئی تھی۔۔۔ یہ باڑھ اس قدر اویجی ضرور تھی کہ کوئی درندہ اسے گرج دار آواز میں کہا۔

پھاٹک کر اس طرف نہیں آسکا تھا اور اس جگل میں ٹکار کی ایجاد "لیں جتاب! ہیا ہوا"۔ اسکے بعد جسید نے حیران ہو کر کہا۔

نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ جب بھی کوئی ٹکاری یا پچھے ٹکاری سے اس کر جگل کی "یہ شارع عام نہیں" پرے دا ربو لا۔

کے لیے داخل ہوئے وہ خود درندوں کا ٹکار ہو گئے اور ان کی لائڈ پہلے بمان لیا۔۔۔ یہ شارع عام نہیں۔۔۔ شارع خاص تو ہے۔۔۔
مل سکیں۔

قریبان لاہی عمارت کو دیکھ کر وہ دھک سے رہ گئے۔۔۔ اس نہیں تھے ہیں"۔

دیکھنے کا نہیں پہلے اتفاق نہیں ہوا تھا۔۔۔
"پ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ ہم خاص لوگ ہیں"۔

"نہیں ہوئی خوشی" دوسرے بولا۔

"کیا کہا..... نہیں ہوئی خوشی"۔

"ہاں انہیں ہوئی" وہ بولا۔

"یہ کیا ہاتھ ہوئی"۔

"ہمارے نزدیک خاص لوگ صرف وہ ہیں جن کا تعلق اپنے سے ہے اور آپ کا تعلق ہم جانتے ہیں فرمان لائے میں ہے"۔

"لیکن ہم سرکاری آفیسر ہیں آپ پہلے ہمارے کارڈ دیکھیں چاہیے آپ نے ایک اور کمی "وہ مسکرائے۔

پھر ہماری آمد کی اطلاع دیں فرمان لائے میں فوراً انہیں کامیابی ہم اور کمیں کے"۔

"آپ کچھ زیادہ ہی خوش نہیں میں بھٹاکیں جب کہ "ایک کہتے ہیں" میں "ایک نے منہ بھایا۔

"کیا کہا..... ہی نہیں"۔

"ہاں امیں نے کہا ہے ہی نہیں"۔

"بات پہنچنے نہیں پڑی آپ کیا کہتا چانتے ہیں"۔

"یہ کہ آپ اندر نہیں جاسکتے"۔

"آپ ہمارے کارڈ اندر پیش کریں" اپنکمز جمیل نے منہ بھایا۔

"اجازت نہیں"۔

"کیا کہا اجازت نہیں یعنی اندر کارڈ لے جانے کا اکرام کو غصہ ہے کیا لیکن وہ خاموش رہا" اپنکمز جمیل البتہ اجازت نہیں"۔

"جن کا تعلق اس غارت سے نہیں انہیں اجازت نہیں"۔

"بہت قوب سر" اکرام نے کہا۔

اور پھر اس کے ماتحت وہاں بیٹھ گئے انہوں نے تینوں ملک "جنگی دھمکیاں یہ کیا؟" انپکڑ جشید نے بر اسامتہ بیٹھا۔
ملارت کو گھیرے میں لے لیا، چوچی طرف تو یہے بھی بالائے گئی تھی "طور کیوں نہیں" -
حلاشی کے وارثت بھی لایا تھا وہ وارثت لے کر پھر دروازے اس نے کافند ان کی طرف بڑھا دیا۔
..... آکرام نے کافند ان کی طرف بڑھا دیا انہوں نے آنکو اعتماد اپنکے ساتھی کے ساتھی کے ساتھی کے ساتھی ان کی ۲۰ کھیس مارے دیکھا اور ایک نے کہا۔
"اوہ کیا ہے جناب" -
"یہ وارثت ہیں حلاشی کے وارثت" -
"اوہ اچھا یہ کس نے جاری کر دیئے" -
"آئی جی صاحب نے" -
"تب انہیں فرمان لا کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ایامطلب کس پر حیرت ہے" -
مشورہ دیں کہ وہ پرانے ریکارڈ میں سابقہ آئی جی صاحب کی بدایاں اس پر کہ آئی جی صاحب نے حلاشی کے وارثت کس طرح جاری نہیں۔
پرانے ریکارڈ میں سابقہ آئی جی صاحب کی بدایاں "وہ چونکہ اس نے دوسری کافند نکال کر لرا دیا۔

"پرانے ریکارڈ میں سابقہ آئی جی صاحب کی بدایاں" وہ چونکہ اب انہوں نے دوسری کافند دیکھا وہ وہ حکم سے رہ گئے یہ ان کے آئی جی صاحب کے احکامات تھے لکھا تھا فرمان لا کی حلاشی تھیں لیں ہیں۔
ہاں جناب بدایاں" -
"میں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہمارے پاس وارثت نہیں" -
"یہ کیسے ہو سکتا ہے" انپکڑ جشید بڑھا گئے -
"یہ وارثت یہاں نہیں چلیں گے یہ رہے ہمارے پاس ایسا" "ہاں کیسے ہو سکتا ہے آپ خود ان سے بات کریں ہم ان میں سے ایک نے پر غور انداز میں کہا اور ایک کافند جیب سے اسکیاں بچھ رہے ہیں "دوسرے نے نہیں کر کما۔
لرا یا۔
"اوہاں آپ تمیک کہتے ہیں" "وہ چونکہ کر بولے۔"

اور پھر انکل جمیش پریشانی کے عالم میں آئی جی صاحب کے نہر
گئی..... جو نہی سلسلہ ملا..... آئی جی صاحب کی آواز سنائی دی۔
”اوہ جمیش..... بھو سے بت بڑی غلطی ہوئی..... بت بڑی غلطی۔
”جی..... کیا مطلب؟“ دوچوک کر بولے۔

موت چاہتے ہیں

انہوں نے دیکھا، ان کے سامنے لارڈ کھڑا تھا، اس کے پھرے پر ایک
کھڑا بہت تھی..... اس کے پیچے تین آدمی اور موجود تھے..... وہ بھی
ایک تھے۔

”پس تو تم لوگ تم پر اپنے پستول خالی کرلو۔“

”اول فاکر، نہیں“ محمود نے منہجا یا۔

”تبہم ایک طرف ہو جاؤ..... اور ہمیں اپنا کام کرنے دو“ لارڈ کی
آواز سنائی دی۔

”ون سا کام“ محمود نے منہجا یا۔

”تم ابھی طرح جانتے ہو۔“

”مطلب یہ کہ تم تو اب انکل کو قتل کرنا چاہتے ہو۔“

”اہ، انکل“ وہ بولا۔

”جنی کیوں..... انہوں نے تمہارا کیا بگڑا ہے۔“

”براؤں بھو خیں بگاڑ سکا۔“

لوگی بات نہیں..... اگر سسٹر لارڈ گر گئے ہیں..... تم جو موبہود ہیں

جلدی ہوت کے لیے تین میں سے ایک نے کہا..... اب وہ آگے بڑھ آئے

"تب پھر..... کیوں ان کے بیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہو۔"

"اس لیے کہ..... مگر نہیں..... ہم نہیں بتا سکتے کہ ہم نواب نہیں

کیوں مارنا چاہتے ہیں۔"

"تب پھر من لو..... تھیں ان تک بخوبی سے پہلے ہم سے کہا۔"

"تم..... تھارا مطلب ہے..... میں ان پر بھی فائز کروں اور انہیں بھی

گاؤں کا حق بوکھلا آئھا۔

"ہم اور کیا مطلب ہو سکتا ہے میرا۔"

اپنے ایک فائز ہوا..... لارڈ اچھل کر گرا اور ساکت ہو گیا۔

"لعل..... لکھن..... اگر یہ نہ گرے "فاروق" کھبر اگیا۔

"لارڈ..... بھی تم فائز تو کرو۔"

"ہم..... میں نے..... میں نے غلطی سے ٹریکر دبادیا تھا۔"

گور اور فرزانہ نے ان پر فائز کئے..... لکھن وہ جوں کے توں کھڑے

بوکھلا کر کہا۔

"کیا کہا..... غلطی سے ٹریکر دبادیا تھا" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں! ارادوہ ہرگز نہیں تھا..... کیونکہ ہم اس تجھے بخوبی پہنچے ہیں۔"

گویا ان پر اڑ نہیں کریں گی۔" - لارڈ کے ہاتھ پر لکھن وہی گولی

تھیں بکاڑ سکی تھیں..... پھر لارڈ نے اندر آگر پہلے ہم سے بھی کہا۔

"آئے..... یہ..... یہ..... کیا" محمود اور فرزانہ کے منہ سے لکھا۔

"یہ..... یہ..... یہ..... کیا" فاروق بھوپال نظر آیا۔

"ہاں! یہی بات ہے..... لکھن پھر تم نے اسے گوئی کیں جگہ تھی۔"

تبے ہوش ہوا تھا اور اب لارڈ کے ساتھ اس کے تینوں ساتھی بھی لے

بھی پستول خالی کرلو۔"

لیٹ گئے ہیں..... جب کہ ہم نے خوب سوچ کر فائزہ کے تھے اور ان "اوکے..... میں ابھی اپسیں اوپر بلاتا ہوں" فاروق نے کہا اور لگا
نہیں بگرا تھا۔

"م..... میں نہیں جانتا..... مجھے میں معلوم..... کیوں گرتے؟" "ایک مفت!" فرزانہ کی آواز گونج اٹھی۔

"کیا تم ج کر رہے ہو؟" "لیا ہوا فرزانہ..... کسی ہوں نے کات لیا ہے کیا" فاروق بھٹاکر اس کی
ہیاں! بالکل" اس نے کہا۔

اب انہوں نے ان چاروں کا جائزہ لیا..... گولیوں نے ان کو ہو گئی یعنی کر دیا۔ یہ اس وقت ہوں کا ذکر کہاں سے تکل آیا۔
نہیں بگرا تھا۔ یعنی جسم پر کوئی زخم نہیں تھا..... لیکن پھر بھی وہ بے انتہا جل کر کہا۔
پڑے تھے..... اور یہ حیرت انگیز بات تھی۔ "تو چانی ہو..... کسی پھر کا ذکر کسی وقت بھی تکل سکتا ہے" فاروق
"صحیح میں نہیں آیا۔"

"میں اس سے کیا..... فوراً اپسیں باندھ لینا چاہئے" فرزانہ۔ "چھاکوو..... کیا بات ہے" محمود نے اس سے گھورا۔
"اوہ ماں الحمیک ہے۔"

"نہیں نہ بلاؤ" فرزانہ نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔ وہ لگے اور ہرادھری تلاش کرنے، لیکن رہی اپسیں کہیں نہ ہے۔
"تھیں کی بات کر رہی ہو" محمود نے منہ بیٹھا۔

"فاروق تم اپنی جیب سے رہی کیوں نہیں لکاتے؟" "واب بالکل کی..... اپسیں اوپر نہ بلاؤ۔"
"میں رہی دیکھ چکا ہوں..... نہیں ہے۔"

"حیرت ہے..... کہاں گئی" محمود بولا۔ "کون..... حیرت؟" فرزانہ چوکی۔

"نہیں رہی" محمود نے اس سے گھورا۔

"خیر..... تم ذرا نواب بالکل کو اوپر بلاتر ان سے پوچھ لو۔" فرزانہ بر اسامت بھاکر رہ گئی۔
کتنی ہے یا نہیں؟"

کہ جوں رہے ہیں "لارڈ کی ختنی آواز سنائی دی۔

"یہ کہ تم بے ہوش ہو۔"

"میرا خیال ہے..... فرزانہ کی رائے درست ہے" مگرودے اور

تائید کی۔

"اس لیے کہ یہ زخمی نہیں ہیں" قاروق بولا۔

"تم بخوبی سوت کے بے ہوش ہوئے تھے..... تاکہ تم جمانے میں

بند..... اور نواب شاہی کو بٹالو۔ اس طرح ہمیں اپنی خلاش کرنے کی

کامیابی میں آتی ہے۔"

"بھی کوئی ان پر اثر نہیں کرتی۔..... میں نے گولیاں انکی چینگی میں

..... جماں دھکائیں سے انسان کو مدد سے پہنچا ہے۔"

"بالکل تھیک..... ہم اس بات کو مانتے ہیں..... لیکن ہوش میں ایسے

اس کے سر بر لارڈ کی ایک لات لگی..... دراصل ان کے اس

اگر انہوں نے رسیاں تو ہیں تو؟"

فراز انے اس بولکھا لہٹ

ان کے سروں پر ترا ترا وار پڑے..... وہ گرتے چلے گئے۔

"اڑے باپ رے فراز ان..... اتنی خوفناک بات توند کر دو۔"

"اڑے بیس..... اتنی جلدی گر گئے تم لوگ۔"

"میں باپ رے نہیں ہوں" فراز ان نے جھلاکر کہا۔

"تو آپ کتنی جلدی ہمیں گرتے دیکھنا چاہئے تھے" قاروق نے پوچھا۔

"ہم وقت بہت ضائع کرتے ہیں..... قیصلہ یہ ہوا کہ ہم اکلیں" دہلو کی..... مار کا کر گر کئے ہیں اور اسے ایسے میں بھی مذاق کی

بلائیں گے..... رہی ملتی ہے ڈنیں..... اڑے ہاں..... ام ان کے پروردی ہے۔"

پتوں کے بیٹ تو بجا سکتے ہیں۔"

"ضرور کیوں نہیں" فراز ان سکرائی۔

آڑے تم سے۔"

جو نہیں وہ ان کے نزدیک پہنچ..... وہ اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"اپ تم ذرا آپس کی ہاتھیں بند کرو..... ہم نے شدید ہاتھ اس لیے

لٹونٹ پڑے۔"

"اڑے اڑے..... کیا کرتے ہو بھائی..... تم بھول رہے" ایسا بت مبت شکریہ "قاروں خوش ہو گیا۔

چلا اجھا۔

"حد ہو گئی..... یہ کوئی خوشی کی ہات ہے "محمود نے بچ کر کہا۔
"اچھا..... نہیں ہے خیر..... میں رنجیدہ ہو جاتا ہوں" ان سے بھی گئی..... یہ تو ہم جانتے ہیں میرا مطلب ہے موت کیوں
اور پھرے پر رنج اور غم نظر آنے لگا۔

"میں تھیں معلوم ہم تو بس کراچے کے قاتل ہیں" لارڈ نے منہ
"اپ بتاؤ..... نواب شامی کہاں ہے" -
"یہ تو ہم صیں بتائیں گے" -

"وہ..... مسٹر لارڈ..... اس کرے میں ہے کیونکہ اسی کے لئے کراچے کے قاتل "قادوق" کوئے کھوئے انداز میں
اندر سے بند ہے" اس کے ایک ساتھی کی آواز بھری انہوں نے

..... اس کے ساتھی نواب شامی کی حلاش شروع کر پکے تھے۔
"اوہ..... اچھا..... کیوں وہ اس کرے میں ہیں" -
"دیکھ لیں کھول کر" -

"یہ ہمارے لیے کیا مشکل ہے کیا ہم نے صدر دروازہ بند کیا ہے ایں" -
"وکھو..... مجھ سے سیدھی طرح بات کرو ورنہ میں بھی تم سے
توڑا" -

"اڑے تو یہ بھی توڑ لیں روکا کس نے ہے" محمود نے جھاہا۔ "اڑلے طرح توہن میں آؤں گا" لارڈ نے انسیں دھمکی دی۔
"وروازہ توڑو" لارڈ نے انسیں حکم دیا۔

"اوکے مسٹر لارڈ" -

"جب تک یہ دروازہ توڑتے ہیں یہ بتاؤں آپ اتنا وقت ضائع کر رہے ہیں" فرزانہ
کیا ہیں "فرزانہ بولی۔

"اہمی تک تم اتنا بھی نہیں سمجھے" لارڈ بتا۔
"نہیں بالکل نہیں" -

"اڑے بھی ہم نواب شامی کی موت چاہتے ہیں" -
"اچھا..... نہیں ہے خیر..... میں رنجیدہ ہو جاتا ہوں" ان سے بھی گئی..... یہ تو ہم جانتے ہیں میرا مطلب ہے موت کیوں
اور پھرے پر رنج اور غم نظر آنے لگا۔

"میں تھیں معلوم ہم تو بس کراچے کے قاتل ہیں" لارڈ نے منہ
"اپ بتاؤ..... نواب شامی کہاں ہے" -
"یہ تو ہم صیں بتائیں گے" -

"وہ..... مسٹر لارڈ..... اس کرے میں ہے کیونکہ اسی کے لئے کراچے کے قاتل "قادوق" کوئے کھوئے انداز میں
اندر سے بند ہے" اس کے ایک ساتھی کی آواز بھری انہوں نے

..... اس کے ساتھی نواب شامی کی حلاش شروع کر پکے تھے۔
"اوہ..... اچھا..... کیوں وہ اس کرے میں ہیں" -
"دیکھ لیں کھول کر" -

"یہ ہمارے لیے کیا مشکل ہے کیا ہم نے صدر دروازہ بند کیا ہے ایں" -
"وکھو..... مجھ سے سیدھی طرح بات کرو ورنہ میں بھی تم سے
توڑا" -

"اڑے تو یہ بھی توڑ لیں روکا کس نے ہے" محمود نے جھاہا۔ "اڑلے طرح توہن میں آؤں گا" لارڈ نے انسیں دھمکی دی۔
"وروازہ توڑو" لارڈ نے انسیں حکم دیا۔

"اوکے مسٹر لارڈ" -

"جب تک یہ دروازہ توڑتے ہیں یہ بتاؤں آپ اتنا وقت ضائع کر رہے ہیں" فرزانہ
کیا ہیں "فرزانہ بولی۔

"اہمی تک تم اتنا بھی نہیں سمجھے" لارڈ بتا۔
"نہیں بالکل نہیں" -

"تب پھر اس کا دروازہ اندر سے بند کیوں ہے"۔

"غلظی سے بند ہو گیا ہو گا" فاروق مکرا یا۔

"حد ہو گئی..... غلطی سے دروازہ اندر سے کیسے بند ہو سکتے ہیں دو
لے چکر کما۔

"اوہ ماں واقعی..... غلطی سے تو دروازہ باہر سے بند ہو سکتا
ہے" اس نے بھس کر کہا۔

"بلیہ ہی" اس نے بھس کر کہا۔
"توبہ نے تم سے" محمود بخت اکبر بولا۔

"تم نے شاعری کب کی ہے"۔
"توبہ اپنے اشہ سے کرو..... کچھ کام بھی آئے گی" فاروق۔
"میں ذرا غتر میں شاعری کرتا ہوں..... مارچیٹ میں شاعری کرتا ہوں" دیبا۔

"ایسا کام آئے گی" لارڈ بول انھا۔

"توبہ..... اور کیا..... یہ توبہ ہی توبہ ہے..... جو انسانوں کے

مناس وقت دروازہ دھرم سے دوسری طرف گرا
**** ہے"۔

"اچھا دماغ نہ چاٹو"۔

"آپ خود ہم سے باتیں کر رہے ہیں..... دماغ ہمارا آپ ہے۔
یہس" فاروق جمل کیا۔

"کیا کہا..... میں دماغ چاٹ رہا ہوں..... تم لوگوں کے..... دوڑا

"ہاں وہ تو خیر ہو گئی ہو گی ویسے تم یہ گند اکام کب سے
ہو"۔

"کون سا گند اکام" لارڈ چونکا۔

"اس کا مطلب ہے..... تم اور بھی گندے کام کرتے رہے"۔

نکت دلت شکر یہ جو شدید تم بہت بہت اچھے ہو اس قدر
دوں کی سیکر کر سکتے ۔ ۔ ۔

"اکی طور پر نہیں سر" ۔

اور انہوں نے فون بند کر دیا اب انہوں نے صدر کے نمبر ملائے
فون کی طبلہ ملادہ بولے ۔

"بہت بات کر رہا ہوں سر" ۔

"وہ جو شدید میں نے وارثت چارہ کر دیے ہا اب شدید کو کیا ہاتھ ہے ۔ ۔ ۔

تمہارا نام سن کر میں نے یہ دیکھے بغیر دھنگھا کر دیئے کہ کس جگہ کی خانہ لیک بجک کی خلاشی کے وارثت چاہیں ۔ ۔ ۔

کے لیے وارثت چارہ کر رہا ہوں اب معلوم ہوا میں نے فون "وارثت تو تم اپنے آئی جی صاحب سے حاصل کرو" وہ بولے ۔

خلاشی کے وارثت چارہ کر دیئے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے ۔ ۔ ۔ میں میں وارثت آپ سے لینا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔

"آخر کیسے؟" پس پکڑ جو شدید بولے ۔

"میں تیر کام کب سے شروع کر دیا؟" انہوں نے جواب ہو کر کہا۔

"فرہان لاکی خلاشی کے وارثت میں چارہ نہیں کر سکا لیکن سے ہی ویسے سر اگر آپ خود آجائیں تو اور بہتر

ہدایات ہیں ۔ ۔ ۔

"کس کی ہدایات ہیں ۔ ۔ ۔"

"وزیر خارجہ کی" ۔

"اوہ اچھا سر آپ غفران گریں آپ کی شکایت وزیر خارجہ کی ہدایات ہیں ۔ ۔ ۔"

تھک نہیں پہنچ گی اگر پہنچ پہنچ ہو اور وہ آپ کو فون کریں تو آس ہدایات ہیں ۔ ۔ ۔

دیں ایسا غلطی سے ہو گیا تھا لیکن اوہ وارثت ضائع کر دیئے گئے آرہا ہوں آوہ گھنٹے تک" ۔

نکت دلت شکر یہ "یہ کہ کر انہوں نے فون بند کر دیا ۔ ۔ ۔

یہ بھی سر میں وارثت پھاڑ رہا ہوں" ۔

ایسا ہی ہو گا

"کیوں..... کچھ کام بنا؟" "مگر انہوں میں سے ایک نے کہا۔
"آئی جی صاحب نے وارنٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔
"آگے آگے دیکھنا..... ہوتا ہے کیا؟" -

"کچھ نہیں ہو گا..... ہم فرمان لائی تلاشی لیں گے۔"
"نہیں جناب! یہ نہیں ہو گا" دوسرا بولا۔
"آخر کیوں نہیں ہو گا؟" -

"بس..... آپ دیکھیں لیں گے۔"
"چھاد کیجئے لیں گے۔"

اور پھر آدھے گھنٹے بعد صدر صاحب ان تک پہنچ گئے۔ ہاں جمشید،
لیلان بربز..... اب آپ کو کیا ہو گیا۔" -
اب تماز..... کیا معاملہ ہے۔

"سریع فرمان لایہ۔"

"ہاں نجیک ہے..... یہ فرمان لایہ۔ میں لے کب کماں نہیں؟" لٹھتیں۔
صدر صاحب شاید آج بت خوش گوار مودہ میں تھے۔
"بیات بھجے آئی جی صاحب نے تھاں ہے۔" وارنٹ دینے سے انکار
کے تلاشی..... لذا لے لورو کاس نے ہے..... اور تم نے اتنی کی ہاٹ۔

"آجھی..... میں تم لوگوں کے ساتھ اندر چلوں گا..... میرے لے
لیے مجھے یہاں پلایا۔" یہ بات میں کبھی نہیں بھولوں گا۔" انہوں نے بھا
رواہ کھوں گے نا" صدر بولے۔
"ہون تو بھی! اسی لے تو شاید میں نے آپ کو فون کیا تھا۔"

"آپ غلام بھجے سر" اپنے جمشید بولے۔

"ہیں..... تو اب میں غلام بھی بھجنے لگا ہوں" انہوں نے تجزیہ میں

"ٹھاں ہاں..... بیخ..... جی نہیں" اپنے جمشید گز بڑا گئے۔

"ایا ہو کیا ہے جمشید نہیں..... فرمان لائی تلاشی لیتا ہے" لے او.....
لے ادا رہا ہے؟" -

"ازی خارجہ" -

"اگر..... کیا مطلب؟" وہ بڑی طرح اچھے۔ آنکھوں میں خوف

لگا۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد صدر صاحب ان تک پہنچ گئے۔ ہاں جمشید،
لیلان بربز..... اب آپ کو کیا ہو گیا۔" -

تم سے کس نے کہ دیا کہ اس ادارے کی تلاشی میں وزیر خارجہ

لٹھتیں۔

"ہاں نجیک ہے..... یہ فرمان لایہ۔ میں لے کب کماں نہیں؟" لٹھتیں۔

صدر صاحب شاید آج بت خوش گوار مودہ میں تھے۔

لٹھتیں۔

"ہم اس کی تلاشی لیتا چاہتے ہیں" -

"خاہر ہے..... اس کی کوئی خاص وجہ ہو گی..... ورنہ تم کیوں یہاں" لٹھتیں۔

کے تلاشی..... لذا لے لورو کاس نے ہے..... اور تم نے اتنی کی ہاٹ۔

"آجھی..... میں تم لوگوں کے ساتھ اندر چلوں گا..... میرے لے

ہوئے انداز میں کما۔

"وہ کھوں گے نا" صدر بولے۔

اب وہ فرمان لا کے دروازے کی طرف چل پڑے..... صدر صاحب انتظار کرنے کے لیے وہ سڑک کے کنارے آگئے تھے گرفتوں "تو ہی ہوا غیر ملکی ادارہ ہماری اجازت کے بغیر تو نہیں بن گیا"۔ اسیں آتے دیکھا۔ تو ان کے ہونٹ ملنے لگے جیسے بڑا اور بڑا "جازت ہاتے کی آپ سے لی گئی ہو گی اندر سے دیکھنے کی اجازت نہ دیکھنے پر ان میں سے ایک نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ صاحب صدر آپ آئیے اس طرف ہی ہو جائیں دی گئی"۔

"جاگرے ہو ہوش میں رہ کر پات کرو" صدر گر جے۔
اس نے یہ کہتے ہوئے دروازے سے باہر پھی کر سیوں کی "مہشیں ہیں آپ اس ادارے کی حلاشی نہیں لے سکتے"۔ اشارہ کیا تھا۔

"ہم یہاں بیٹھنے نہیں اندر جانے کے لیے آئے ہیں"۔ "اپنی مریضی آپ کو شش کر لیں ہمیں تو ملاشی دینے کا حکم یوں ہے۔ جب تک اندر موجود انجمنج ہمیں عزم نہیں دیں کے ہم ادارے کی کافیوں کو اشارہ نہیں کریں گے اور جب تک اسیں اشارہ "اس کی تو اجازت نہیں ہے سر"۔

"کیا مطلب؟" صدر چوکے۔
غمراں کا یہ جملہ سنتے ہی ان پہلے چھید پندرہ قدم بیچھے ہٹ گئے اور اسے اس نے ذات اڑا دے اسے انداز میں کہا۔

فون پر کچھ کہنے لگے ادھر گمراں نے کہا۔

"اپنے سرخون سے ہماری بات کرائیں" صدر یوں۔

"ہم جانتے ہو میں کون ہوں" صدر صاحب کو غصہ آیا۔

"یہیں سر آپ اس ملک کے صدر ہیں"۔

"میں اس ملک کا صدر نہ ہوں اور اپنے ملک میں ذات اکن کا نہ ہوتا ہو"۔

ادارے میں نہیں جا سکتا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔

"اف یہ یہ میں کیا سن رہا ہوں جسید" وہ ان کی مارکی مطالعہ دینے انہوں نے بحاذی تعداد میں ملٹری منگوائی تھی ان کا اپارٹمنٹ بھر جو صدیق نے گرم جوشی سے ان سے مصافحہ کیا اور یوں۔

مڑے۔ "اسی لیے آپ کو بلایا تھا سر"۔

"اب میری ضرورت نہیں رہی تم سمجھ گئے"۔

"لیں سر"۔

"میں جارہا ہوں"۔

"شکریہ سر" وہ بولے۔

اور صدر صاحب چلے گئے۔

"یہ کیا بات ہوئی" مگر ان ہنسا۔

"وہ جو کہ گئے ہیں ہم سمجھے چکے ہیں اور بت جلد تم بھی کہا

گے۔" مگر انہیں تو جیب ترین ہے لذا صدر صاحب مجھے اشارہ کر کے

"میں جتاب! ہم میں سمجھیں گے"۔

"چھپی بات ہے آؤ بھی چلیں"۔

"ہمیں تو آپ بھی جارہے ہیں"۔ مگر ان ایک ساتھ بولے۔

"ہم ذرا غسلے جارہے ہیں ابھی پھر آجائیں گے"۔

"تو آپ پولیس کو بلا رہے ہیں ایسا کر کے آپ بت پڑی قل" ایک علیک آپ فکر نہ کریں"۔

ادھر ملٹری نے اپنام شروع کر دیا عکل طور پر گھیرے میں لینے کریں گے۔"

"ویکھا جائے گا" انہوں نے کندھے اچکائے۔

"وہ زک کے کنارے آگئے جلد ہی اٹھیں ملٹری کی گاڑیاں آتی ہیں انہوں نے بحاذی تعداد میں ملٹری منگوائی تھی ان کا اپارٹمنٹ بھر جو صدیق نے گرم جوشی سے ان سے مصافحہ کیا اور یوں۔

"یا معااملہ ہے"۔

"یہاں ایک ادارہ ہے فرمان لالا اس کی تلاشی یعنی کامعااملہ ہے لوگ تلاشی دے نہیں رہے صدر صاحب کو بھی اندر داخل کر دے دیا گیا۔

"یا معااملہ صدر صاحب کو بھی" وہ چوکے۔

"اہ! صدر صاحب کو بھی"۔

"یہ کیا کیسے ہو سکتا ہے"۔

"وہ جو کہ گئے ہیں ہم سمجھے چکے ہیں اور بت جلد تم بھی کہا میکا ہات تو جیب ترین ہے لذا صدر صاحب مجھے اشارہ کر کے

میں نے آپ کو فون کر دیا"۔

"اوہ آپ نے اچھا کیا ان کی ایسی کی تیسی"۔

"آپ پہلے غلات کو چاروں طرف سے کھیر لیں اس کے بعد ہم

کیا انہیں دیں گے"۔

"ہم ذرا غسلے جارہے ہیں ابھی پھر آجائیں گے"۔

"تو آپ پولیس کو بلا رہے ہیں ایسا کر کے آپ بت پڑی قل" ایک علیک آپ فکر نہ کریں"۔

ادھر ملٹری نے اپنام شروع کر دیا عکل طور پر گھیرے میں لینے

کریں گے۔"

"اپ ہماری مرضی کے بغیر اس ادارے کا کوئی آدمی باہر نہیں
گا۔"

"تب پھر ایک بات" اور نوت کر لیں"۔

"اور وہ کیا؟" "میر محمد صدیق بولے۔"

"حالات چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہوں ادارے کا کوئی
اب باہر نہ جانے پائے"۔

"ایسا ہی ہو گا؟"۔

"چاہے آپ کو آپ کے مشری چیف ہی کیوں نہ حکم دیں"۔

"کیا!!!" "میر محمد صدیق چلا اٹھے۔"

ان کی آنکھیں بارے حرمت اور خوف کے پھیل گئیں۔

"ال..... لیکن سر..... لیکن سر"۔

"پہلے ہوا..... لیکن سر لیکن سر کیوں کرنے لگے" اس نے جھلا کر کہا۔

"اس کرے میں تواب نہیں ہے"۔

"ایکماں..... تواب نہیں ہے..... ارے تو پھر اس کرے میں ڈھانے کا

"ڈھانکو گا..... ان لوگوں نے بھی اپنے جلوں میں یہ الفاظ کے تھے.....

اب صاحب کو اوپر بلاو یعنی وہ یعنی کہیں ہیں اب سمجھ میں آئی

ہے۔ یہاں ضرور کوئی ڈھانہ ہے..... چلو شایاش، راستا تلاش کرو"۔

جو کے سر تو مری طرف سے کما گیا۔

پھر کرے سے مخفف حرم کی آوازیں سنائی دیئے گئیں.....پھر اس میں شک نہیں سرکم بات یہی ہے، لیکن ہماری سمجھ میں نہیں ان میں سے ایک کی آواز ابھری۔

"شیں سر..... یہاں کسی نہ خانے کا راستا موجود نہیں ہے۔" لالی کی -
 "تب پھر..... دروازہ ٹلاش کرو..... نہ خانے کا دروازہ، اس کرے
 " بت..... تم احتیٰ ہو۔"

"اس میں کیا شک ہے سر" ایک ماہنگ نے فور آئدا۔
"لیکن تم نے بوجھا نہیں..... وہ کسے سر"۔

"پچھے کی ضرورت کیا ہے سر... جب کہ ہم ہیں۔" "نہیں جس سے میرے بھائیوں کا کام کیا جائے گا۔"

"سیں..... سیں پوچھتا ہے کہ "لارڈ" نے جملہ رہا۔
"چلنے پڑر..... تجادیں..... ہم احتق کس طرح ہیں"۔

"کرے کا دروازہ اندر سے بند تھا..... دیکھو..... بند کرنے والا یہاں مرا کی ہے۔" یہاں کے پارے برائی پرستہ وہ ہو..... اس بیجا پر

"کوئی باہر نکل جائے۔" کوئی بخوبی بھال نہیں سکے۔

"تب پھر..... تم احق ہو..... آخر کمرے کا دروازہ اندر سے گاؤں کے باس تم دروازہ تلاش کریں گے..... نہ کر سکے تو سزا ایں سر..... اسی بوفی پیریماں میں ہے ۔

"اوہ اوہ" اس کے ساتھی مارے چیرت کے بولے۔
"اہ! کوئی میں تمہاری بات بھی سننے کے لئے تیار ہوں۔"

"اب ظاہر ہے..... وو اندر ہے..... انہوں نے دروازہ ادا۔ "میں کرو گے توجہ سے کمال "لارڈ مسکرا یا۔ خانے کا دروازہ کھولا اور اس میں اتر کر وہ تختہ راستہ پر جمع ہے۔

جہے کہ وہ اس کمرے میں جیسی نظر میں آرہے۔

"وہ کیوں بس..... کیا آپ ہمارے ہاتھ پر توڑ دیں گے۔" "لیکن ہو گئی..... ہم آپ کے لیے بغیر تխواہ بھی کام کرنے کے لیے چارے نے منہ بنا لیا۔ اور دخانش نہ ملنے کی صورت میں آپ جو سزا بھی دیں گے..... ہم وہ اُدے نہیں..... ہاتھ پر توڑنے سے تو تم لوگ بھی کام کے لیے چارے کریں گے۔"

جاوے گے..... اور مجھے ضرورت ہے کام کا ج کرنے والوں کی..... لہذا مجھا تم نے "لارڈ نے ان کی طرف مرتے ہوئے کہا۔ کوئی کام نہیں کروں گا۔" یہ کیا بات ہوئی..... ابھی تو تم بھی چوڑی ڈیگیں ہاک رہے

"تب پھر..... آخر ہم کیوں نہیں جاسکیں گے۔" ارادا بیکھلی بیان نظر آرہے ہو "مُحَمَّد کے لجے میں حیرتی حیرت

"اگرچہ یہ وقت ان باتوں کا نہیں تھا..... لیکن..... اب بھائیں پہنچنے کی وجہ سے اس کا نہیں تھا..... اب بھائیں چھیری گئی ہیں تو سن لو..... اب تک جو میں ہمہ تاخواہ دیا ہوں۔ اس کا اب کیا تائیں..... بس بس ہیں..... ان جیسے بس بہت کم

..... تو یہ میری سہ راتی تھی..... ورنہ تم تو بغیر تاخواہ میرے لیے کام ادا کرنا انتہا ہے۔" تب بھر اتی ہاتھ کرنے کی ضرورت تھی "فاروق نے اسیں

"جائے دیں بس..... کیوں اسی باتیں کر کے ہمارا پارہ چڑھا رہا۔" "بھلا ہم اور بغیر تاخواہ کسی کے لیے کام کریں..... ناممکن۔" اس وقت تیرا بیل ان کے سامنے نہیں آیا تھا "لارڈ مکرا یا۔"

"اچھا یہ بات ہے..... اور اگر ابھی تم اس بات کا اقرار کر لاؤ۔" "بھس..... بس..... بس..... پار پار یہ نام نہ لیں۔" "غیر تیرے پل کا لیا چکر ہے "فرزان یوں۔" بغیر تاخواہ بھی کام کریں گے۔"

"عن..... نہیں اقرار کریں گے ایسا تیرا بولا۔" "اکرے کے اندر چلے گے..... اور دیواروں کو ٹھوک بجالہ دیکھنے" اُو کے..... تو پھر سنو..... تیرے پل کے نیچے۔"

"گک..... کیا..... ایک منٹ بس..... اس بات کو میں روک لے۔ لیکن اسیں کامیابی نہ ہوئی..... آخر دو چھٹے کے چھروں پر خوف پھیل گیا۔"

"لیکن انہوں نے بس..... ہم دروازہ تلاش نہیں کر سکے۔" "بس..... ہوا ہو گئی ساری یتھی۔"

"بہت خوب..... اب مزا سنو..... تم ایک دو سرے کو پڑے سے چار چار تھیز مارو گے..... اگر کسی نے آہست تھیز مارے تو اسے کا اور اگر آپ اوپر نہ آئے..... جس خانے کا دروازہ مجھے تلاش کرنا تھیز کھالنے پڑیں گے..... چہرے پر الگیوں کے خوب ابھرے ہوئے۔" اس صورت میں آپ کے یہ بھی زندہ سنیں چھوڑوں گا۔"

نظر آئے چائیں۔" -

"اوہ..... بہت خوب ہاں..... یہ سزا ہمارے لیے بہت معمولی ہے۔" اور یہ..... جن لوگوں کو تم نے اپنی حمایت کے لیے بلایا تھا۔

ہم ساتھی بے لینے ہوئے ہیں..... یہ اٹھنے کی کوشش کریں گے تو اسیں "تب پھر شروع ہو جاؤ۔"

"یہیں..... ان کے ساتھے "ایک نے بوکھا کر کہا۔

"ہاں! یہیں..... ان کے ساتھے "اس نے سخت لیچھے میں کہا۔

واپس شاہی کی طرف سے کوئی ہواب نہ ملنے پر اس نے جھلا کر خلائے اور پھر انہوں نے تھیزوں سے ایک دو سرے کے پھرے رکھ کر اٹھا کش کرنا شروع کیا۔..... کافی دیر گزر گئی..... لیکن راستا نہ ملا۔ اب کر دیئے..... جب اس کام سے فارغ ہو گئے تو بس کی آواز سنالی دی۔

آپ تم ان لوگوں کا دھیان رکھو میں دروازہ ڈھنڈا۔ اسی پر آپ براہر آیا۔..... اور اپنے ساتھیوں سے بولا۔

"زیر کتب نمبر 13۔"

ہوں۔"

"اوکے ہاں!" وہ بولے۔

"مگر یہ لوگ تم سے کوئی شرارت کرنے میں کامیاب ہو گے۔"

ملے گی۔"

"تھیں ہوں گے یہ لوگ کامیاب آپ غفرنہ کریں۔"

وہ کمرے میں چلا گیا۔..... پہلے اس نے بلند آواز میں ہاتھ لکھا۔

"مشتری ہواب آپ کے حق میں بھرتی کی ہے کہ = خانے کو خود کھوں دیں اور اوپر آجائیں..... اس صورت میں میں صرف یہ ضروری نہیں کہ تمہاری ترکیب نمبر 13 وہی ہو۔..... جو میری

"اور تم لوگوں کی ترکیب 13 ایسا ہے۔"

"ابھی دیکھی لو گے"۔

"میں غائبے کس طرح جل کر راکھ ہوں گے بھلا..... وہ تو ہے انہوں نے دیکھا..... اس کے ساتھی کوئی سے باہر کارنے کی تائش بخوبی محفوظ رہیں گے"۔
خود مسکرا یا۔

"یہ..... یہ تو چار ہے ہیں"۔

"جانے کے نہیں..... پچھے لائے کے لیے"۔

"وہ کیا؟" محمود نے پریشان ہو کر کہا۔

"ابھی دیکھی لو گے"۔

"تیس..... پسلے آگ لگی گی..... پھر تم پہنچے گا..... یہ کوئی ملے گا
کہا ہاکی گی..... وہ ملے کے ڈھیر کو کس طرح ہنا سکیں گے..... اب بھی
اٹھے۔ انس اور پر بلاو..... اس طرح تم اور ان کے پہنچے قوچ
لیں گے۔"

"پھر وہیں۔ تاکہوں جیں دیتے آپ" فرزانہ چلائی۔

"اس طرح ہذا خیں آئے گا"۔

"خدا..... کیوں نہیں..... سوچو..... خوب سوچو" وہ جہا۔
اسی وقت اس کے آؤی اندر داغل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں..... وہ اتنی سوچ میں ڈوب گئے..... کیونکہ سلہ بست نیز ہاتھا..... لارڈ
چارپایا نک کے ڈبے تھے۔

"ارے ہاپ رے..... یہ کیا..... پہنول" وہ چلائے کیا۔

پہنول کی بوان کے تھنوں میں در آئی تھی۔

"ہم ایک شرط پر انہیں اور پر بلاٹے کے لیے تیار ہیں"۔

"ہاں پہنول..... نہ رہے گا باس..... نہ بجے گی باختری..... اور ہاں اور وہ کیا؟"۔

میں تم بھی جل کر راکھ ہو چلاؤ گے"۔

"افسوس!" فاروق کے منہ سے لکلا۔

"افسوس کس بات پر؟"۔

"اس بات پر کہ ہم جل کر راکھ ہو جائیں گے..... اور کس بات..... اتنی بات نہیں مان سکتے"۔

فاروق نے منہ بٹایا۔

"نیس مان سکتا..... میں یہ نیس بتا سکتا..... کہ نواب شاہی کی....." کم..... میں میں دروازہ کھول رہا ہوں میری وجہ سے بیرونی پہنچ اور آپ لوگ کیوں مارے جائیں"۔ نواب شاہی کی بھرائی لیتا چاہتا ہوں"۔

اس نے سخت لمحے میں کہا۔

"آپ جیسا خدی انسان میں نے آج تک نیس دیکھا..... خدا..... نہیں..... نیس" بیکم اور بچوں کے چینچ کی آوازیں سنائی دیں۔ "خداوش رہو..... خاموش" نواب شاہی گر جئے پھر ہو لے۔ سے بات کرتے ہیں"۔

"کبوتوں میں دروازہ کھول رہا ہوں"۔

"بات کرنے سے یہ کھینچ بھتر ہے کہ اپنیں اور ہر آنے کے لئے تیریں ایک بہت اکل نواب" یہ کہ کر فرزانہ لارڈ کی طرف مڑی۔

"نیس..... پسلے بھرم بات کریں گے"۔

"آپ وہ کرے میں آئے..... دروازے پر مقررہ آوازیں دیں"۔

پھر بلند آوازیں ہو لے۔

"اگر آپ میری آواز سن رہے ہیں تو پھر دروازے پر آئیں"۔ اب ان کی ہمت جواب دے گئی محمود نے بھاری آواز میں کریں ابھی دروازہ نہ کھولیں"۔

نواب میں دھپ دھپ کی آواز سنائی دی۔

"ہم تھوڑے خوش ہو کر کہا۔

"دروازہ کھول دیں اکل نواب"۔

"اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہم ان کے چالوں میں مطلب یہ کہ ہم ان سے لڑنیں سکتے..... یہ ہم سے بہت طاقت دری اور ان کے لڑنے کا امراز بھی بہت انوکھا ہے۔۔۔ ان کے پاس ہم ہے اور ہم بھی یہ آگ لگانے اور ہم سے کوئی کوٹلے کا زبردست ارادہ رکھتے ہیں اور اگر آپ اور آجائیں۔۔۔ تو معرف آپ کی ہدایت اب آپ کیا پسند کرتے ہیں..... دروازہ کھونے سے پسلے یہ ہے"۔

"اے..... اب اگر مشری چیف بھی حکم دیں تو آپ ان کا حکم
نہ لے سکے بھر صاحب" "اپکر جشید نے منہ بنا کر کہا۔
"ئے..... کیا مطلب؟" وہ چلائے۔
"اے ائمیں نے یہی کہا ہے"۔

لہٰذا اس لئے بھر محمد صدیق کے موہائل فون کی محنتی بھی..... وہ زور
تھا..... بھر فون آن کر کے کان سے لگایا۔

"اے..... بھر محمد صدیق..... فریلان لا کو گھیرے میں لیا ہے"۔
"ئماں" / "وہ بولے۔

کامو فہر دیں اور واپس لوٹ آئیں..... یہ ہمارا کام نہیں"۔
لکھا اپکر جشید نے حکم دیا تھا سر"۔

"جی نہیں..... وہ اب کوئی حکم نہیں دیں گے" "اپکر جشید بولے۔ اڑتہات کر آئیں"۔

"ئماں" انسوں نے کہا اور فون ان کی طرف پڑھا دیا۔

"اپکر جشید بات کر رہا ہوں جتاب"۔

"اس ادارے کی تلاشی نہ لیں اپکر جشید" "ایک گمراں تے" اکہ (لہٰذا لکھا) تلاشی نہ لیں..... تلاشی لے بغیر نہیں رہ سکتے تو اس
سے انداز میں کہا۔

"انہاں نہ کریں..... یہ میری آپ سے درخواست ہے"۔

کہاں درخواست پر تحریت زدہ ہوں یہاں تک صدر آئے

"اس ادارے کی تلاشی لینے والا زندہ نہیں پہنچے گا"۔

انہوں نے ان تک کے لئے دروازہ نہیں کھولا..... کیا یہ بات
"میرے ملک میں مجھے دھکی" اپکر جشید سرد آواز میں بولے۔ "کہیا ہے"۔

"ہاں بالکل یہ دھکی ہے اور بست و اخشن دھکی ہے"۔
لکھا۔ ہرگز نہیں "آواز کانپ گئی"۔

یہ گیا

"میوں ہو گئی ٹیکم" "گمراں ہنا۔

"لکھن ہمارے چیف ہیں ایسا حکم کیوں دینے گئے"۔

"اپ اسیں حکم دینا پڑے گا"۔

"جی نہیں..... وہ اب کوئی حکم نہیں دیں گے" "اپکر جشید بولے۔ اڑتہات کر آئیں"۔

"بہت چلد ان کا فون آئے والا ہے"۔

"دیکھا جائے گا..... آپ چل کر اندر کی تلاشی دیں"۔

"اپکر جشید بات کر رہا ہوں جتاب"۔

"اس ادارے کی تلاشی نہ لیں اپکر جشید" "ایک گمراں تے" اکہ (لہٰذا لکھا) تلاشی نہ لیں..... تلاشی لے بغیر نہیں رہ سکتے تو اس

سے انداز میں کہا۔

"آخھر کیوں نہ لیں"۔

"اس ادارے کی تلاشی لینے والا زندہ نہیں پہنچے گا"۔

"میرے ملک میں مجھے دھکی" اپکر جشید سرد آواز میں بولے۔ "کہیا ہے"۔

"ہاں بالکل یہ دھکی ہے اور بست و اخشن دھکی ہے"۔

"اے ایکیاں اسکرچیشید چلائے۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں۔"

باب میں اوپر سے گولیوں کی باڑھ ماری گئی..... وہ لوٹ لگ گئے.....

"میں ذرا صدر صاحب کو فون کروں آپ سے چند مٹاں قری طور پر پوزیشن لینے میں کامیاب ہو گئے۔

"یہ..... یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو۔"

"اوکے سر" وہ بولے اور فون بند ہو گیا۔

پانچ منٹ بعد پھر فون کی تھنی ہجی۔

"میں اسکرچیشید بات کر رہا ہوں۔"

"میں نے صدر صاحب سے بات کی ہے آپ کی اطلاع برا اخال ہے اور فوج ملکوانا ہو گی اندر بے تھاشہ اسلی

ہے اب چاہے کچھ ہو جائے آپ تلاشی ضرور لیں ملک ہے۔"

صاحب کا حکم ہے اور یہی میری تجویز ہجی۔"

"میں لے یہ تلاشی نہیں دے رہے تھے آپ اور فوج طلب

"بہت خوب یہ ہوئی نایاب" وہ خوش ہو گئے۔

اور اسکے ملکوائیں۔"

۱۰

اوہ راں میں خوش ہوتے دیکھ کر گمراں فکر مند ہو گئے۔

فوراً جیب میں ریک گیا جلدی سے اس نے جیب سے ایک بارہ بیات دینے لگے پھر انہوں نے ملٹری چیف کو بھی صورت

نکال کر منہ سے لگایا اور جلدی جلدی اس میں کچھ لئنے لگا یہ بڑی تباہی تھی کہ یہ بڑی تباہی تھی کہ یہ بڑی تباہی تھی کہ اور

آنے والی زبان تھی فون بند کرنے کے بعد وہ چاروں اندازوں فون روانہ کرنے کی تیقین دہلی کرائی جلدی وہاں مزید فوج پہنچ گئی

ہے۔

"ایک بیٹھ جتاب ہم اندر والوں سے بات کرے۔" زبان کی طرف سے ایک بار پھر باڑھ ماری گئی اس مرتبہ اسیں

ہیں۔"

"اچھی بات ہے" وہ بولے۔

چاروں اندر چلے گئے اور ساتھ ہی دروازہ بند ہو گی۔

مودرچے میں تھے اور جوابی فائز گک کر رہے تھے..... انہوں نے "پڑا بہت ہو کر رہے گا سر" اپنے جمشید نے مند بنا لیا۔
پانچھو میں پکڑ لیا اور کان سے لگاتے ہوئے بو لے۔
"بیٹا ہو کر رہے گا جمشید" صدر بو لے۔

"یہ کر..... ہم تلاشی لیں گے اور ان سے تھیار بھی لیں گے..... آپہ
ادھر کیا حال ہے جمشید" دوسری طرف سے صدر صاحب نے توہارے ملک کے خلاف سلح سازش ہے..... یعنی ہمارے ملک
ستالی دی۔

"جنگ لڑی چارہ ہے سر..... باقاعدہ جنگ"۔

"فرمان لائیں اتنا اسلخ ہے کہ وہ باقاعدہ جنگ لڑ سکیں"۔

"امرازہ بیکی بتانا ہے سر کہ ان کے پاس کافی اسلخ ہے"۔

"اور دوسرہ بھچ پر دباؤ بھی ڈلوار ہے ہیں"۔

"کیا مطلب؟" وہ پوچنے۔

"اشارجہ کے صدر کا فون آیا ہے..... ان کا مقابلہ ہے کہ انہیں میں جانتا ہوں..... لیکن میں کچھ اور کہتا ہوں" ان کی آواز دب
خلاف جنگ بند کی جائے۔

"اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے سر..... یہ کہ فرمان لادا۔" "لی..... فرمائیے"۔

پہنچ دیں اور اندر کی تلاشی لینے دیں"۔

"جو پر دباؤ بڑھتا چاہا ہے..... اشارجہ کے بعد تین اور ملکوں کے
میں نے اشارجہ کے صدر سے بیکی گما تھا" صدوکی آواز سال انہیں لے گھو سے یہ کہا ہے کہ فرمان لا کے خلاف کارروائی روک
تب پھر؟ انہوں نے کیا کہا۔"

"وہ ہماری یہ شرط ماننے پر تیار نہیں"۔

"مجی..... کیا مطلب؟" وہ پوچنے۔

"نہ تو وہ اسلخ پھینکنے پر تیار ہیں..... نہ تلاشی دینے پر"۔
سماں اپنے زیر اثر تمام ملکوں سے کملوائے گا"۔

”میں بھجو رہا ہوں سر۔۔۔“
”اب سوال یہ ہے اب ہوتا ہے کہ ہم کیا کریں۔۔۔“
”سر! ہم اندر کی خلاشی لیے بغیر معاملہ کیسے رفع دفع کر سکتے ہیں۔۔۔“
”یہ ادارہ اس قدر عالیت و رہنمائی کا ہے..... چند سال بعد اس کا اعلان کیا گیا۔۔۔“
”اس کی روایاریں گر جائیں..... اور وہ اندر واپس ہونے کے قابل
سوچنا تو یہ ہے۔۔۔“
”میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ بھجو رہا ہوں۔۔۔ یہ سب کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔“
”بہت نکل لٹک کے حق میں زہر ہے۔۔۔ تین میں اس کا۔۔۔“
”اب بھی وقت ہے۔۔۔ تھیار گرا دو۔۔۔ ورنہ نام و نشان مٹ جائے
کروں۔۔۔“

"تب پھر سر..... آپ کیا کہتے ہیں ہم جگ بند کر دیں۔" ہتھیار نیچے کر کے یہاں سے پڑے جائیں "۔

بڑاں نے پھر فون کی گھنٹی بھی..... فون صدر کا ہی تھا..... وہ کہ رہے

"ٹھیک ہے جسٹے ہیں پس پسند کرتا"۔

"ٹھیک ہے جسٹے ہیں پس پسند کرتے ہیں"۔

"پھر..... آپ کیا پسند کرتے ہیں"۔

"ٹھیک ہے..... ادھر کیا پوزیشن ہے"۔

"سوچنا چاہتا ہوں..... دباؤ بڑھتے سے پہلے پہا..... جس قدر" ہو سکے..... تم اپنا کام پورا کرو..... انسیں ہتھیار لانے پر بھروسہ، اور جلدی کرو..... ماکد میں ان لوگوں سے یہ کتنا شروع کر دوں گا اور اندر کی تلاشی بھی لے لو..... سمجھ رہے ہوتا"۔

"لیں سر..... میں سمجھ رہا ہوں..... اور میں اپنی پوری کوڑی کر دے..... جسکے بعد کوئی گھی لے وہ یوں گا"۔

"ٹھیک ہے جسٹے ہیں"۔

"ٹھکری سر..... آپ..... آپ بست اچھے ہیں"۔

الہات نظر آئے گی..... خود ملکری آفیسر نے ان سے کہا۔

"اپ یہ لوگ زیادہ دیر نہیں بھر سکیں گے۔"

"انشاء الله" وہ بولے۔

"جیرت ہے..... ان لوگوں نے یہاں اتنا اسلو جمع کر رکھا تھا.....
پہنچت نہیں چلا۔"

"در اصل یہ لوگ جو سلطان اپنے ملک سے ملکوائے ہیں۔ اور
اسلو بھی لایا جاتا رہا ہے۔ اور ان کے سلطان کی خلاشی نام طور پر رہا
جاتا۔ اس رعایت سے ان لوگوں نے یہ ناجائز قاکذہ اٹھایا۔" اسی
کمات

"خداگر چاون سب کے لیے ایک ہو ناجائز ہے۔ جب ملکی لوگوں کے بیوی پہنچے ہمیں آگئے۔ ان سب کو دیکھ کر لارڈ
سلطان کی خلاشی لی جاتی ہے..... تو قیر ملی لوگوں کی خلاشی کیوں نہیں پڑتا۔
ان کی تو اور زیادہ اختیاط سے خلاشی ہوتی ہوئی ہے۔"

"ہاں! یہ حکومتی کمزوریاں ہیں۔ ملٹری چیف بولے۔
میں آکیا ہوں۔ آپ میری چان لینا چاہتے ہیں تا۔۔۔ لے لیں۔۔۔
اپ صدر صاحب ہوئے ہیں۔۔۔ یہ جگہ، جلد از جلد فتح دیں۔"

"فرس! اکارڈ بولے۔
ہو جائے۔"

"ہم کوشش کو اور تیز کر دیتے ہیں۔ ملٹری آفیسر ملڑائے۔
فارس کیا؟"۔

"بہت خوب! اسکے بعد جیش نے کما۔
"ارے۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا؟"۔

ملٹری چیف کی خوف میں ڈپی آواز کوئی نہیں۔

لارڈ صول کی ہے۔۔۔ اس بات کی کہ آپ کو جان سے مار دیا جائے۔"

لارڈ صول کی ہے۔۔۔ "نواب صاحب بولے۔

”اس کام میں سب سے پہلی شرط بھی یہ ہوتی ہے کہ کام
والے کام نہیں تباہا جانا..... ورنہ ایسے کام کون کسی سے کر اسکا ہے۔“
”میں اس لئے ہوتے ہیں نہ کل اواب مذاق کرنے کے“۔ قاروق
”آپھی بات ہے..... محالہ رقم کا ہے..... تو میں آپ کو اس کا بدل دیں۔“
زیادہ رقم دے سکتا ہوں..... آپ مجھ سے وہ لے لیں اور اس کی رائے یا کام..... نہ کل اواب“۔
”اواب اٹکل..... میرے ساتھ یہ بڑی مسیبت ہے..... حروف
کر دیں“۔

”یہ محابی کی خلاف ورزی ہو گی..... ہمارے والد کا بنا بدل دلتے ہیں“۔
والے محابی کی خلاف ورزی بھی نہیں کرتے۔۔۔ اسی طرح آہ۔۔۔ ”اب ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔ نواب صاحب۔۔۔ خدا
 قادر ہوتا ہے اور لوگ بے وحیزک ان سے کام لے لیتے ہیں۔۔۔ اب آپ دوسری دنیا کے سفر پر روانہ رہے ہیں۔۔۔ امید ہے
کوئی شخص ایک بار بھی محابی سے پھر جائے۔۔۔ تو اس کی ہوا اگر بھر جائے۔۔۔ اب خوش و خرم رہیں گے۔۔۔ وہ دنیا بہر حال اس دنیا سے بیاری
اور بھرا سے کام نہیں ملتا۔۔۔“

”اڑے تو یہ گھناؤنا کام کرنا کیا ضروری ہے۔۔۔ تم اس کا کہا دا کرنا چاہئے تھا“۔ اڑے نے جلدی جلدی کہا اور اس کے ساتھ ہی
کرو۔۔۔ میں جسیں دولت سے لاد دوں گا۔۔۔“

”میں جاہب آپ سے کم از کم ہم کوئی سودا جسیں کر سکتے“۔ ”آن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔“ نواب صاحب کے یہی پنج چلائے
”حد ہو گئی۔۔۔ ہے کوئی تک“ نواب صاحب پہنچ کر انہیں ”ایک منٹ مستر لارڈ۔۔۔ کیا ایسا نہیں ہو سکا“۔ قاروق کہتے کہتے رک
مرے۔

”اب کیا ہے۔۔۔ کیا کتنا چاہئے ہو“۔

”ایسا نہیں ہو سکا کہ آپ کسی طرح بھی اپنا ارادہ بدل دیں“۔

”نہیں۔۔۔ نہیں تاچ کا ہوں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکا“۔

”تب ہر ہم بھی مجبور ہیں“ قاروق نے پر اسرا را دراز میں کہا۔

”میں۔۔۔ پاکل نہیں ہے“ قاروق نے فوراً کہا۔

”میں۔۔۔ نہیں ہے“ نواب صاحب چلائے۔

”میں۔۔۔ تک“ قاروق فوراً بولा۔

”قاروق تم ایسے لمحات میں بھی مذاق کر رہے ہو“۔

"مجبوर ہیں..... ہاں وہ تو میں دیکھ رہا ہوں تم اس وقت سے مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر تم مرنے کی نیخان پچے ہو تو میں کیا ہو..... اپنے تواب اکل کے لیے کچھ بھی میں کر سکتے ہیں۔"

"دیکھی..... یہ تم سے کس نے کہ دیا کہ ہم نیخان پچے ہیں وہ بھی آپ غلط سمجھے "قاروق نے مند بنا لیا۔

"تب پھر تم درست آجھادو" لارڈ نے اس سے بھی برادری۔ سب نے فرزانہ نے براسامنہ بنایا۔

"اس سے پہلے کہ میں کچھ بتاؤں پہلے آپ ایک دوسری کچھ بات ہے اب پائیں بست ہو چکیں میں فائز کرنے کا تباہیں۔"

"پوچھو کیا پوچھتا ہے"۔

"پہلی ہار جب ہم نے آپ پر فائزگی کی میری گولی سے آئی۔"

کس طرح ہو گئے۔

"پہلی قلسطی سے میں تم لوگوں کو خاص نشانہ باز میں کیا انداخت تو کھا تھا ایسا تھا آپ کو آج تک کسی نے نہیں اور یہ میری قلسطی تھی"۔

"اور آج تو خیر آپ لوگوں نے اداکاری کی تم بھی ہا۔"

"ہاں! ایسا بھی کرنا پڑتا ہے اب تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔ ان اللہ کے ساتھ ہی اس نے پہلی تراش ان کے قدموں پر دے گوئی تم میں سے کسی کو لے گئی"۔ اس نے جل بھن کر کما۔ کیونکہ باندھے ایک دھماکے سے پھٹا۔ اس سے بھل کی سی چمک شلی اور ان کے میں وہ اس کے اور نواب شاہی کے درمیان آیا تھا۔ اب اس کے سے ساختہ تھیں نکل گئیں پھر وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پر محمود اور فرزانہ بھی چرچلے اور قاروق کے ساتھ آگھرے ہوئے۔

"آپ ہماری لاشوں پر سے گزر کر ہی تواب اکل سکتے ہیں یہ یہ تو بھرا ہوا ہے"۔

"اگر کیا اس کو خالی سمجھے تھے "محمود نے جل کر کما۔

"پا... نہیں" - وہ چلا اٹھا۔

"بے چارے لارڈ اور اس کے ساتھی آرام سے عالیہ اگر نہیں تو پھر جلن ختم نہیں ہوگی" -
مکے" -

"نہیں نہیں" وہ پھر چلایا۔

"یہ یہ ہماری آنکھوں کو کیا ہو گیا آگ بھی جلن ان کے سوا کوئی صورت نہیں ہے" -
..... میں کہتا ہوں اس جلن کو ختم کر دو کسی طرح" -

"چھا ٹیک ہے جلن ختم کرو بتا دیتا ہوں" -
"ارے ارے مسٹر لارڈ آپ تو بہت بہل کھجراں

"میں جناب پسلے نام پھر جلن کا علاج" -
ایسا بھی کیا کچھ تو حوصلہ رکھیں" -

"میں کہتا ہوں ہماری آنکھوں کا کچھ کرو" - وہ گرجا۔
"اچھی بات ہے محمود فرزان ان کی آنکھیں نکال لو" -

فور آکھا۔
"میں کیا آنکھیں نکال لو یہ تم نے کیا کہا" -

"کام فرمان لایا پڑے کا" -
"اوہ بھول گیا ان کی آنکھوں میں ایک ایک قلعہ بنائیا میر کے سامنے" -

ڈال دو بھتی" -
"اس کا نام فرمان لایا ہے" -

"دیکھ تو نہیں چل گیا اب حاکر دے گے ہمیں" -
"بالا فرمان لادی یہ کیا نام ہوا" -

"اچھا اچھا آپ اس جلن سے تجات حاصل رہنا چاہئے تباہ" -
"یہ ایک ادارے کا نام ہے ادارے کا سربراہ کون ہے" میں
"ہاں جلدی کرو" -

"تب پھر اس کی صرف اور صرف ایک شرط ہے" -
"ہاں اُوی نے معاملہ طے کیا میں اس کو پہچان سکا ہوں نام مجھے

" بتاؤ بتاؤ ہم ہر شرط پوری کریں گے" وہ چلا اٹھا۔
"ہم کا معلوم نہیں" -

"بہت خوب لارڈ ہوں تو آپ چیز ہاں تو بھی ذرا اس" -
"اگر بہت ہے لیکن تم اس کا معلیہ تو بتا ہی سکتے ہو" -
ہتاو جو ہمارے نواب اکل کی سوت چاہتا ہے" -

"اُوہ علیے..... ہاں ضرور کھوں خیں وہ لے دے گا اُنھیں رنگ گورا، آنکھیں نیلی ناک بست بھی چڑھ لبھو ترا"۔

"بس! اسکے کافی ہے..... فرہن لا کا جے کیا ہے؟"

- 309 -

قاروں نے سو فون نام لکھ لئے بھر ان سے ہوا۔

"اپ تم فرش پر لیٹ جاؤ..... ہم تم ساری آنکھوں میں روں گے اور ہاتھے تم جسیں دیں گے؟"۔
"اور ڈالو ڈالو" محمود یولا۔

"مجھا" دہلو لے..... اور فرش مریض کے۔

فاروق کمرے سے نکل گیا..... واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بانٹ مل کر کوئی وعدہ خلافی کی بھلا "وہ جسما۔
یک شیشی تھی اور اس میں پانی جیسا سال تھا..... اس سال کے قبل اور دو دعک سے رہ گئے کیونکہ اس نے واقعی کوئی وعدہ خلافی
نہ ان کی آنکھوں میں شکار نہیں۔

"یہ دوا..... صرف اس پھل تراش سے ہوئے والی جلنے۔ مخفی۔۔۔ میں کی ہوگی۔۔۔ فاروق نے تملا کر کہا۔

"اب ایک بار پھر تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" مخفید ہے..... ہر قسم کی جملن کے لئے نہیں۔"

فاروق نے مسکر آ کر کہا۔
”لیکن پہلوں تو تمہارا ہمارے پاس ہے..... اور ان کے بھی ” محمود

"او اچھا خیر..... یہ بھی بہت ہے جلن تو رکی ذریعہ کیا ہوا تم لوگوں کو موت کے گھنات آنارے کے لئے ہم تراش دکھانا۔"

"پہلی گھنٹے کا رادو ہے؟" - "تمہاری خود روت نہیں۔"

جگہ کوئی کیا ہم اتنے کمزور ہیں ارے ہاں کیا میں
جگومت پھل تراش دکھاؤ "اس نے غرما کر کھا۔

".....کیا.....آپ تو دو اڑ لو اتے ہی پول گھے.....ے کوئی نکدی۔ سلیمان ملکوں"۔

”کریں... کیا مطلب؟“۔

"مگر یہ کام مطلب..... مگر یہ ہوتا ہے یہ رہا..... ایسا ملک
کہ کراس نے جیب میں ہاتھ دال دیا..... ساتھ ہی لارڈ گر جا۔
پھر ایک دھماکے سے پھٹی ایک بار پھر ان کی چینیں سنائی دیں
"خیردار..... ہاتھ کو حرکت نہ دو..... جیب سے ہاہرنہ نکالنا۔"
مگر ادیے۔

"اس کی بیجوں کی تلاشی لو..... ضرور اس کی جیب میں پہنچیں اے اے اے یہ کیا پورے جسم میں شدید ترین جلن جیسی کوئی اور ریخت ہے "۔

"اچھا بس" ایک نے کہا اور جھوٹتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔ وہ تزدیک پکنچا، فاروق بلاکی رفتار سے جھکا اور پھر پوری قوت سے اپ۔ اب تھیں کریں گے دھو کا۔ اس جلن کو شتم کر دو۔" جا گکرایا۔۔۔ وہ اپنی جگ سے اچھلا اور بس سے ٹکرایا۔۔۔ دونوں بزم کا تو خیر تم پھر کرو گے۔۔۔ لیکن یہ اور بات ہے کہ ہم کھائیں کے سے گرے۔۔۔ بن پھر کیا تھا۔۔۔ محمود، فرزانہ، خان رحمن اور پرانی

ان پر ایک ساتھ نوٹ پڑے..... اور وہ حرمت کی کہ خدا کی پڑھائیں۔ میں نہیں نہیں "لارڈ چلایا۔
ان کے ہوش و حواس فتح ہو گئے اور وہ بے لینے نظر آنے لگے۔ "لارڈ، ایک پہل اور دوسری پہل ان کے ہوش اڑا دینے
"اپ میں ان کا کوئی خاطر نہیں کروں گا" فاروق فرمایا۔ کیا خدا ہے؟

"کیا مطلب..... اب تم کیا کرو گے " پروفیسر نے پوچھ کر کہا۔
 " ان پر آپ کی دی ہوئی پسل آزماؤں گا "۔
 " اور ہاں! یہ تھیک رہے گا "۔

اس نے جیب میں ہاتھ دال کر باہر نکلا..... اس میں ایک پھل اور اس کے ساتھی بری طرح چلائے..... ساتھی ایک اور عجیب اس کے ایک سرے کو اس نے دھنگوں سے دھپا دھپا اور ان کی طرف ادا کیا۔

اگر آپ لوگ اجازت دیں تو "چیف صاحب کتنے کھے رک گئے۔
لہذاں..... فرمائیے۔"

"اس پر ایک عدد ہوا تی جملہ کر ادھیتے ہیں..... نہ رہے گا بانس دیا فری۔"

"اللہ یا حیک..... ہم ہوا تی جملہ کریں گے۔"
ایک بھروسہ ایات دی سکیں..... اوہ صدر صاحب کا فون آیا۔
اللہ یا حیک..... کیا کیا ہے۔"

"کیا ہوا چیف صاحب؟" اسکے بعد جیش نے پریمان ہو کر کہا۔
"دو ہاروں میں شکاف ضرور پکھے ہیں..... لیکن اب دہا دراں جگ جادی ہے سر۔ اور فی الحال اس کے فتح ہونے کے آثار سانے آگئے ہیں..... میں نے چند راکٹ لاسچروں کی جھلک دیکھی۔"

مجھے اپنے ماتحتوں کو خبردار کرنا ہو گا۔"

ایم ایڈ?

اور پھر دو دائریں پر جلدی جلدی اطلاعات اور ہدایات دیا۔ "وہ آپ راکٹ لاسچر استھان کر رہے ہیں..... ہماری طرف کافی ایسے میں چار خوفناک دھماکے ہوتے..... فریمان لائے راکٹ لاسچر استھان اور جعلی تقصیان بھی ہوا ہے۔"

کیا کیں دہ جاتے۔

"اب ہمیں پیچھے نہیں پڑے گا" چیف نے کہا۔

"باقی ٹھیک" انسوں نے کہا۔

ایک بھروسہ ایات ضرور ہو سکیں..... اوہ صدر صاحب بوسکھلا گئے۔
کوئی نہ ہے..... جلد کوئیں..... بھوپر دیا اور بڑھ گیا ہے۔"

"اب اب کیا کیا جائے آخر ہم کتنا یکھے ہیں" اسکے بعد "اب ہر یان نہ ہوں یہ دباو مصنوعی ثابت ہو گا۔"

"ایسا یکھیں ہے اب ان لوگوں کو چھوڑا بھی تو نہیں چاہیں۔"

پڑائے۔"

شکر یہ

"پاکل تھیک سر" وہ بولے..... اور فون بند ہو گیا۔

آخر ہوا تی جلد شروع ہوا..... طیارے کھن گرج کے ساتھ ایں۔ لیکن تو پوس کے گولے تھے یا پھر اس حم کی کوئی اور جھج..... اور بم گراتے ہوئے آگے چلے گئے..... ایک بم پھٹا اور فرمان ایں۔ ان لوگوں سے نکرائے اور بم فضائیں ہی پھٹ گئے..... ان کے اور دھوان اختنا نظر آئے۔

"وہ مارا..... اب ان کے ہوش اڑیں گے" پھیپ چالا۔ بـ قـانـ کـیـ سـیـ گـمـ ہـوـ گـنـیـ..... طـیـارـوـںـ کـوـئـیـ اـخـالـ صـرـفـ فـضـائـیـںـ پـرـ وـازـ اـسـیـ وقتـ طـیـارـےـ پـھـرـ آـتـےـ نـظـرـ آـتـےـ لـیـکـنـ اـسـ بـارـ اـنـگـلـ اـنـدـھـنـ کـیـ ہـدـایـتـ دـیـ گـئـیـ..... اـوـرـ خـودـ پـھـیـپـ اـپـنـےـ سـاـتـھـیـوـںـ کـےـ سـاـتـھـ پـنـچـ ہـیـ تـھـےـ اـوـرـ اـنـھـوـںـ نـےـ کـوـئـیـ بمـ ضـیـصـ گـرـاـیـ تـھـاـکـ اـچـاـکـ فـرـمـانـ دـےـ مـشـوـرـہـ ہـوـاـ کـہـ اـبـ زـمـنـ جـلـدـ کـیـاـ جـائـےـ گـاـ..... اـیـکـ بـڑـاـ ہـنـکـنـ تو پـہـیـنـ چـلـاـتـیـ گـئـیـ..... انـ کـاـ اـیـکـ طـیـارـہـ فـضـائـیـ پـھـٹـ گـیـاـ وـہـ اـنـدـھـنـ کـیـ ہـدـایـتـ ہـرـ حـمـ کـےـ خـاتـمـیـ اـنـتـھـامـاتـ کـےـ بعدـ۔

گلوے گرتے نظر آئے..... بـھـاـقـ طـیـارـےـ بمـ گـرـاـنـےـ بـھـیـرـ آـگـ کـیـاـ اـبـ اـسـ مـحـلـ کـیـ تـیـارـیـاـنـ شـرـوعـ ہـوـئـیـ..... آخرـ جـلـدـ کـیـاـ گـئـیـ..... اـیـکـ بـارـ کـیـوـنـکـہـ انـ کـےـ پـاـنـکـلـوـںـ کـوـ اـسـ کـیـ اـمـیدـ اـیـکـ فـیـصـدـ بـھـیـ نـہـیـںـ تـھـیـ..... اـبـ بـیـانـ مـلـنـ جـنـکـ ہـوـئـےـ گـلـیـ..... اـسـ بـرـجـ دـوـ توـںـ طـرفـ کـاـ تـصـانـ ہـوـنـےـ اـوـ تـھـاـلـیـ سـےـ آـسـکـتـ ہـتـےـ کـہـ توـپـ کـیـ زـوـیـںـ نـہـ آـ گـئـیـ..... اـوـ رـاتـیـ اـبـ اـنـجـاـمـ انـ آـبـہـتـ آـگـےـ بـوـحـنـ گـلـیـ تـھـےـ مـوـرـپـتـےـ بـخـتـ چـلـےـ گـئـےـ درـستـ نـشـانـ لـیـتاـ آـسـانـ کـامـ ضـیـصـ تـھـاـ..... بمـ اوـھـرـادـ هـرـ گـرـ کـرـتـےـ ہـاـ اـبـ اـنـجـاـمـ کـیـ دـوـارـیـ جـوـابـ دـیـئـےـ گـئـیـ..... اـوـ آخرـ کـارـ فـرـمـانـ لـاـسـ آـواـزـ اـ

اوـھـرـادـ هـرـانـ کـےـ قـوـتـیـ مـوـبـودـ ہـتـےـ اللـهـ اـطـیـارـوـںـ کـوـئـیـ مـلـاـ نـہـاـ.

روـکـنـتـےـ کـیـ ہـدـایـتـ دـیـ گـئـیـ..... اـوـرـ فـوـجـ کـوـ مـزـيـدـ بـیـکـرـ ہـتـاـ جـائـےـ بـیـکـ بـندـ کـرـدـیـ جـائـےـ ہـمـ ہـتـیـارـ پـھـیـپـ رـہـےـ ہـیـںـ"۔

لـاـسـ اـنـھـوـںـ نـےـ قـمـتوـںـ کـیـ آـواـزـ ہـیـںـ"۔

جبـ فـوـجـ مـنـاـبـ قـاـسـٹـےـ پـرـ بـیـچـ گـئـیـ توـ طـیـارـوـںـ کـوـ پـھـرـ اـشـادـ ہـوـتـےـ نـہـ اـیـ بـنـتـاـ..... پـورـیـ دـنـیـاـ ہـمـ پـرـ بـتـسـیـ..... اـوـرـ یـہـ سـارـیـ خـواـلـیـ ہـےـ طـیـارـےـ آـئـےـ اـوـرـ بمـ گـرـاـنـےـ گـئـےـ لـیـکـنـ اـسـ بـارـ اـیـکـ اـوـ اـنـجـاـمـ کـہـ ہـمارـےـ مـلـکـ مـیـںـ قـانـونـ سـبـ کـےـ لـےـ بـرـاـیرـ کـوـںـ نـہـیـںـ سـیـھـاـ ہـوـئـیـ..... اـنـھـوـںـ نـےـ بمـ گـرـتـےـ سـافـ دـیـکـھـےـ اـوـرـ گـرـبـیـ دـوـ فـرـمـانـ سـبـ یـہـ غـیرـ مـلـکـ ہـمارـےـ مـلـکـ مـیـںـ کـامـ کـرـتـےـ ہـیـںـ..... یـاـ کـوـئـیـ کـامـ تـھـےـ لـیـکـنـ اـیـسـےـ مـیـںـ جـیـسـےـ کـوـئـیـ چـیـزـ اـوـ پـرـ کـیـ طـرفـ چـھـوـڑـیـ گـئـیـ..... اـنـ بـاـزاـرـ لـیـتـےـ ہـیـںـ..... قـوـانـ کـیـ اـچـھـیـ طـرـیـ چـیـلـنـگـ کـیـوـںـ نـہـیـںـ کـیـ جـائـیـ۔

..... اور بعد میں جب ان کا مال آتا ہے تو اس مال کی چینگیں کیوں "ایسا ہمارے حکمرانوں کی کمزوریاں ہیں پات میرے اختیار چلتی" چیف صاحب نے وہ بھرے انداز میں کہا۔

"ہم اس بارے میں صدر صاحب سے بات کریں گے آپ بھی کیا ہے ہمیں پھر پھوڑنا پڑے گا" دوسرے نے مل کر دی جاتے پائے دوسرے، یہ کہ یہاں ایک ہی ٹکل کے دو آؤں "کوئی بھی ذرا بیخ نہ کر تم لوگوں سے بات ہوگی"۔

ان کا نام ہے ذوگی مجھے وہ دونوں چاہیں"۔

ایں کے تمام معاملات ملٹری چیف کے حوالے کر کے وہ ان دونوں کو "ذوگی اور دوسرے کا نام؟"۔

کہا آئی تین صاحب کو بھی بانا لیا گیا اور تیرے ذوگی کو بھی وہاں دوسرے کا بھی ذوگی"۔

"یہ کیا بات ہوئی" ملٹری چیف بولے۔

"بس جب وہ سامنے آئیں گے اس وقت تباہ اگے" "ایسی بیشی پھر اب تم کیا چاہتے ہو"۔

بات ہوئی"۔

"اوہ اچھا" وہ بولے۔

گرفتاری کا عمل شروع ہوا پورے فرمان لاپر قبضہ کر لیا ملک سفارش قبول نہ کریں کوئکدیہ فرمان لا میں پھیپھی ہوئے تھے اسلحہ قبضے میں لے لیا گیا یہ ایک بست بڑا اور لمبی چڑی ادارہ قلب ایک اسے جس نے ہماری فونج سے باقاعدہ جنگ لڑی ہے"۔

انتار چڑ کے ٹکل سے متعلق تمام سائل پر کام ہوتا تھا۔

"ہوش لیک ہے میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گا جو دونوں ذوگی بھی مل گئے اسیں گرفتار کر کے ان کے سامنے ایک آنام لے گا میں اسے تمہارے پاس جانے کا مشورہ دے دوں گیا۔

"بہت سمجھی پڑی ہے ہمیں تم دونوں کی گرفتاری"۔

"یہ ہر ہے گا" وہ بولے اور صدر نے فون بند کر دیا۔

"تو پھر پھوڑا کیوں تھا" ایک نے بر اسمانت بنایا۔

پھر وہ ان تینوں کی طرف مزے۔

یہ سب کیا چکر ہے مجھے بتاؤ اسی میں تم لوگوں کی "تو ان کو ایک خاص جگہ پہنچاتے کا حکم دیا ہے ہم بھلا کیا کر سکتے ہے" -

"کس چکر کے بارے میں پوچھ رہے ہیں" -

"پہلی بات تم تینوں کی حکل صورت بالکل ایک کیوں ہے آپ کماں کے رہنے والے ہیں" -
تک کر تم تینوں کی الگیوں کے نشانات تک ایک ہیں جب کہ پہلی
میں ایسا ہیں ہے یعنی دنیا بھر میں دو آدمی بھی ایسے نہیں مل سکتے
الگیوں کے نشانات ایک ہوں جب کہ حکل صورت بالکل تین
ہو سکتی ہے" -

"ہمیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں باس کو معلوم ہو کر
چکر ہے" -

"کیا مطلب باس؟" وہ حیران رہ گئے۔

"ہاں! ہم صرف وہ کرتے ہیں جو باس سکتے ہیں ٹھاٹھا لے
نے ہمیں تین پتیتے دیئے اور حکم دیا کہ ہم میں سے ہر ایک، ایک پتیتے لے۔
اور وہ اندر داخل ہونے کی کوشش کرے اگر اندر داخل ہو
کامیاب ہو جائے تو وہاں موجود سیف میں سے قیمتی چیزیں اور کافی رہا۔

"اے آپ چانسیں" -

"ہمارے ملک میں کب آنا ہوا" -

"کب کہا ہو گیا ہو گاشاید" -

"ایک ماہ میں آپ نے کچھ اور بھی وارداتیں کی ہیں" -

"نہیں یہ سلام موقع تحاب ہمیں کوئی کام سوتا گیا" -

"آپ تینوں کے باس کا نام کیا ہے" -

"ٹیکس ہائیں گے" تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

"اس کا مطلب کیا ہے..... پا کیا ہے؟" -

"ٹیکس ہائیں گے..... ٹیکس ہائیں گے" -

"گویا نہ تو آپ یہ بتانے کے لئے تیار ہیں کہ آپ میں سے" -

کس علاقے یا ملک سے ہے..... نہ بس کامن پا اور جیدہ بتانے کو پڑا۔

شواروں کی وجہ بتانے کے لئے تیار ہیں" -

"ہاں! ایسی بات ہے" -

الہوں نے دیکھا..... گرنے کے ساتھ ہی ان کے جسم کی انوں کی طرح

صاحب کی طرف دیکھا۔

"ارے ارے! یہ یہ کیا؟" لارڈ چلایا۔

"پاکل ٹھیک جشید..... اس کے بغیر تو کام چلنے نظر نہیں آتا۔"

"میں بات کی طرف اشارہ ہے صدر لارڈ" -

"ٹھری یہ سر..... لے چلو بھتی اپنیں کر رہے امتحان میں" -

"یہ امارے جسموں کو کیا ہوا؟" -

"مکرہ امتحان میں..... کیا مطلب یہ کمرہ امتحان کیا ہوتا ہے" -

"یہ وہ سری چسل کی ہے۔ کرت ہے..... ایک چسل بھی کافی تھی" قاروق

"ابھی آنکھوں سے دیکھو ہی لیں گے" -

ابھی وہ اپنیں کر رہے امتحان کی طرف لے چاہا، اربے نے کہا

"اب اسیں اس تکلیف سے بچات دلو تو؟" لارڈ چلایا۔

قدموں کی آوازیں گونج ابھیں، انہوں نے نظریں گھماں اور

"تمہارے نئے کی کوشش کرو گے" -

والوں کو دیکھ کر ساکت رہ گے۔

"یا تم سانپ ہیں" لارڈ کے ایک ساتھی نے جمل کر کہا۔

"سانپ تو تم لوگوں کے آگے بھرتے ہیں پانی" - فرزانہ نے مت ہلایا۔

"عدو گئی..... اب سانپ پانی بھرنے لگے" -

"میں کہتا ہوں..... یہ تکلیف ناقابل برداشت ہے" -

برکت

"ہم آپ کو اس تکلیف سے بھی فوراً بچاتے دلا کتے ہیں۔"
 "اے تو پھر دلاؤنا..... من کی تک رہے ہو۔"
 "ایک شرط ہے۔"
 "بُو جلدی ایسے میں تمہیں سوچ رہی ہیں۔"
 "میں ایک ترکیب تباہی کے اس پر عمل کرنے کے ساتھی
 بولا۔
 "کیا کیا جائے مجبوری ہے شرطوں کی مرضی" فاروقی سانی
 "اے تمہیں سید حاکر دینے میں کیا حرج ہے۔"
 "تمہرے ہمراہ کادینے کی کوشش کرو گے۔"
 "میں ہم وعدہ کرتے ہیں۔"
 "شرط کیا ہے" وہ چیخا۔

"کان کے پردے ت پھاڑو جمارے۔" فرزان نے جھاکر کہ
 "تم تباہ کے بھی یا نہیں مارے درد کے تھارا بر احباب۔" فرزان وہیں دھکانا جاتا۔ اگر تم پہلے دھوکا نہیں
 "تم تباہ کے بھی یا نہیں مارے درد کے تھارا بر احباب۔" فرزان وہیں دھکانا دستور تھمارے لیے آسانی کر دینے۔"
 "اچھا تباہ تم نواب شایی صاحب کی جان کیوں لے؟" اچھا جیسے تمہاری مرضی۔"
 "ہرے فون کیوں کام نہیں کر رہے جس قدر چلد فون تھیک
 "میں نہیں چلتا ہم نہیں چانتے کوئی نہیں چنتا۔" فرزان کہا۔ "تم دفتر کو اتنا یہ جلد اطلاع دے سکتے گے اور دفتر سے کوئی
 چانتا ہے جس نے مجھے ایسا کرنے کے لیے رقم دی تھی اور کیا
 میں اسے نہیں چانتا۔"
 "ناممکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"
 "ایسا ہی ہے میرا تھیں کرو۔"
 "اچھا چلو تم بھی کیا یاد کر دے گے کر لیتے ہیں تھیں۔" کہا کہا اس نے ساہ رنگ کا ہٹن نہ ایک پھوٹا جا آکہ ان کی طرف
 دفتر سے بھلے کو بلکہ جیسے اس کے حوالے کر دیتے ہیں۔" اس اگوڈے آلہ کچ کر لیا اور اسے لائٹر کی مدد سے جلا دیا۔

"اپ فون کرو اس آئے کی موجودگی میں کوئی فون"۔ "اپ کو اب بھی محسوس ہوا یا نہیں کہ کوئی آپ کو کیوں بدکر روانا کرتے"۔

"میں معلوم نہیں ہو سکا"۔

"اوو..... ت تو ہم نے ایک کام کی چیز جلا دی"۔

"میرے پاس ایسے اور آئے ہیں"۔

"تو پھر ان کی موجودگی میں فون کس طرح کام کریں گے"۔ "انہوں نے آئے ہیں سمجھ میں آئے نہیں فون کر دیتے کا جب

"ابھی ان کو آن نہیں کیا گیا جب اس آئے کو آن کر دیا جائے تو ہم کو قرار نہیں ہو جاتا آپ بدستور خطرے میں ہیں"۔

"آف نہیں کیا جا سکتا بس صالح کر دیا جانا ہے یادوں پر بھل لمحک ہے میں ذہن دوڑاؤں کا تم غفرن کرو اس

"التمیں رہے گا کہ آج یہاں اپنے جیخید نہیں تھے دیے تم جانا ہے اب فون کام کریں گے"۔

"اچھی بات ہے"۔

انہوں نے فون کیا اور توحید احمد کو ہدایات دیں جلد ۹:۰۰ الامن کام نہیں تھا"۔

سمیت وہاں پہنچ گیا لارڈ اور اس کے ساتھیوں کو اس کے مابین "اُن حتم کے کام تو ہمارے لیے اب روز مرہ کے کام ہیں اچھا گیا۔

"یہ یہ ان کے جسموں کو کیا ہو گیا ہے" "اُس نے پوکھار کرد ایسا ہاتھ پر مجھے بہت حیرت ہے"۔

"حوالات میں بند کرنے کے بعد تم ہمیں فون کرنا ہم نہیں کہا"۔

کہ ان کے جسم کس طرح سیدھے ہو سکتے ہیں لیکن یہ لوگ جو ان کی جیخید نے تم لوگوں کی خیریت تک معلوم نہیں کی"۔ "اُن کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے بھی زیادہ الحسن ہوئے شیرز ہے ہیں ان کا خاص دھیان رکھنا ہو گا"۔

"آپ غفرن کریں"۔

وہ اپنی لے کر چلا گیا اب وہ نواب شاہی کی طرف مز بھل ضرور ایسا ہی ہو گا"۔

پھر وہ وہاں سے چلتے گے..... میں اس وقت فون کی گلکندازی
محود رک گیا..... نواب صاحب نے فون کاری یور اخیا۔
”جی..... جی ہاں..... میں نواب شاہی بات کر رہا ہوں..... آپ کو دل کروانے پر خلا ہوا ہے..... اور ہو سکتا ہے..... یہ اس
..... میں نے وہ فرحت کر دی تھی..... نہیں..... پاکل نہیں۔“
اور پھر انہوں نے فون بند کر دیا۔
”کیا بات تھی اپنالی۔“
”میری ایک بنت پر اپنی لا ہجری تھی..... باپ دا را کے نے۔“
اس میں پچھے بنت پر اپنی کتابیں حمیں کوئی صاحب اس کے لئے نہیں۔ اور وہ کیا؟“
پوچھ رہے تھے..... لیکن وہ تمام کتابیں میں نے ایک پاکل سے آپ کے لئے کام کی تھیں۔
”کیا تھے رک گئے..... اسی وقت فون کی تھی تھی بھی..... انہوں نے
تمام میں رنجیور رکھ لیا۔“
”اوہ یہ فون کرنے والا کیا کر رہا تھا۔“
”کہ رہا تھا..... میری اس لا ہجری کی کو دیکھنا چاہتا ہے۔“
”اوہ اچھا..... آدھی چلیں“ محود نے کہا۔ وہ چلے کے۔
..... اپنے میں فرزاد پھر ان کی طرف مزگتی اور بولی۔
”آپ نے وہ لا ہجری کس پاکل سے آدمی کو فروخت کی تھی۔“
”آپ تو میں اس کا نام بھی جھوٹ گیا۔“ شاید میں نے اپنی از
ذاری میں اس کا نام پتا کھا ہو گا۔“
”مردانی فرما کر تمارے لیے نام پتا تلاش کر دیں۔“
”کیا مطلب..... تم اس سے ملوگے۔“

ایسے میں فراز نے اپنیں ایک اشارہ کیا..... نواب صاحب " بہت بہت شکر یہ اس کی ضرورت نہیں میں خود فون کروں گو سمجھ گے۔

" ایک منٹ جتاب ذرا ایک منٹ کے لیے انتظار کرنے " کو آپ اپنا نام نہیں بتانا چاہتے " -

" بہای سمجھ لیں " - یہ کہ کروہ فون سیٹ ویں چھوڑ کر کمرے سے نکل آئے

فرزان اپنیں اشارہ کر کے کمرے سے نکل آئی تھی - " انہوں بات نہیں میں یہ کام شروع کرتا ہوں " -

" انکل آپ اسے ہاتوں میں لگائے رکھیں ہم یہ سے " اسکے میں پھر فون کروں دو گھنٹے تک " -

کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کماں سے بات کر رہا ہوں " - " لیک ہے " وہ بولے اور فون بند کر دیا۔

بفرزاد نے اپنی سچنے سے معلوم کیا اوہرے پہلے آگیا کہ پہلے فون " اوہ اچھا تھیک ہے " -

یہ کہ کروہ پھر کمرے میں چھے گئے جب کہ فراز اپنے فون کیا کیا تھا ان کے چھے نک گئے

سیٹ پر اپنی سچنے سے رابطہ کیا اور انہیں پرالیست دیں میں انہوں نے " اگلے آپ ضرور اپنی ڈائریکن چیک کر لجھئے ہم بہت پریشان داخل ہوئی نواب صاحب فون میں کہ رہے تھے -

" آپ مجھے صرف یہ قہدیں آپ نے لا بھری ہی کس کے " اور کے " وہ بولے اور انہوں کھڑے ہوئے -

انہوں نے ڈائریکن مکالیں اور ان کی ورقہ گردانی شروع کر دی تھی اور کب؟ " -

" مجھے اس کا نام پہاڑا ب زبانی یاد نہیں ہے پرانا وہیں ڈائریکن ہوں گی اچانک وہ بہت زور سے اپھلے دیکھنا پڑے گا " -

" عمر ہاتھی فربا کر میرا یہ کام کر دیں میں شکر گزار ہوں " آپ ہو کمیں گے میں آپ کے لیے کروں گا " -

" اپنی بات ہے میں ابھی سے یہ کام شروع کرتا ہوں " -

" کام اور فون نمبر لکھوادیں " -

11

کیا!!!

"ایک دنٹ نہرس" وہ بھاگر ہو لے۔

اسون نے کافدات چیک کئے..... پھر ان مجلسیت صاحب کو فون کیا
اسون نے خلانت کے کافدات پر دھنڈا کئے تھے۔

"انپلک جشید بات کر رہا ہوں"۔

"میں فنا ہیے! تو سری طرف سے کامیاب۔

آپ نے تم ذوگی نام کے آدمیوں کی خلانت لی ہے..... کیا آپ کو
بے احترام بتایا کیا تھا؟"

آنے والے ملک کے چوپی کے تین وکیل تھے..... ان کے میں "قیاں اچوری" وہ بولے۔

خوبی مکراہیں تھیں۔

"آپ اسیں حرast میں شیں رکھ سکتے" ان میں سے ایک اعلان جنگ ہے..... کیا بچھے آپ"۔

"کیوں جتاب وج؟" انپلک جشید حملہ اٹھے۔

"مال کچھ نہیں کیھا..... پورے ملک کے خلاف اعلان جنگ"۔

"ہم ان کی خلانت کر اچھے ہیں"۔

"ہمیں بلاۓ بغیر..... ہم نے پوچھے بغیر کون سے مجلسیت

خلانت لے لی..... یقین" اسیں معاٹے کا پچھے علم نہیں وکا اور پھر

"اس تھا..... یہ فرمان لائے گرفتار کئے گئے ہیں اور انہی کو بچائے

اسیں گرفتار کیا گیا..... اس وقت تو عدالت کا وقت بھی ختم ہوا۔ یہ فرمان لا والوں نے حکومت سے وہ جنگ لڑی ہے"۔

"یہ خلانت کرانے والوں کا کمال ہے" وہ مکراہے۔

"میں نہیں..... یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے..... آپ نے اور آپ نے ان کی خلانت لے لی"۔

سے جرم کا ملزم ظاہر کر کے خلانت کرائی ہو گی..... لائے بچھے دکبے

"م..... بچھے معلوم نہیں تھا..... دراصل ملک کے تین اہم ترین

لائے تھے"۔

ان کی خلانت کے کافدات"۔

"یہ لیں..... اور اسیں رہا کر دیں"۔

"تو کیا ہوا..... آپ تم سے پوچھ تو لیتے..... اب آپ ای (ات) گھن، یعنی سے سمجھ رہے ہو تو صاف صاف بتا دو..... یہ کیا چکر ہے اگر اس نہادت کو کیفیل کریں۔"

".....میں آرہا ہوں" وہ بولے۔

”بھم آپ کا انتظار کر رہے ہیں“ انسوں نے مسکرا کر کہا تو فدا بھلک۔

-13

"لیکن جب تک وہ آتے ہیں..... آپ کس طرح اپسی حرست لارکے بخاد و بھنی اپسی مشیوں پر اور دہادوٹھن "وہ بولے۔
رکھ سکتے ہیں "ایک دکیل نے جھلا کر کہا۔
"اگر ان کے انجام تے اپسی مشیوں میں کس دیا اور مٹن دیا
" موجودہ حالات کے پیش نظر رکھ سکتے ہیں آپ نے تمہارے دلکے چھٹے جلاانے۔

کر اپنی رہا کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لذدا آپ کو بھی گرفتار کیا جائے۔۔۔
یہ کہ کر انہوں نے اکرام کو اشارہ کیا۔۔۔ اس نے فوراً پتھر کی
پتی اپنی ہاتھ سے کر چکر کیا۔۔۔

کرہ امتحان کی مشیحوں کو دیکھ کر وہ تینوں نے۔

"یہ کیا ہے؟" ایک نے مذاق اڑانے والے اور ازیں کلہ پر ٹکرایا۔ "میر تو خود ایک دوسرے کے کو دیکھ کر جان رہا کہ تھے۔"

لے لیں اوسکا "انپکٹر جشید سرد آواز میں بولے۔

"بھی نہیں ہو سکتا؟"۔

"تم تینوں کے طیوں میں ذرہ بھر فرق نہیں..... کوئی ماہر نہیں..... بڑے ہمارے پاس وہ لاش موجود ہے..... ابھی تک ہم یہ تم میں کوئی فرق ثابت نہیں کر سکتا..... آوازیں بھی ہاٹل ایک بھی نہیں کہ کہ وہ کون ہے..... جب کہ وہ اس شخص کے گھر سے ملی ہے کرنے کا انداز بھی ایک ہے..... یہاں تک کہ الگیوں کے ثبات..... اسے وزیر خارجہ نے اطلاع دی تھی..... کہ ڈوگی کو رہا کر دیا گیا ایک چیز ہیں..... اور یہ اس دنیا کی سب سے عجیب اور انوکھی ہے۔" اسے بھدکی جلدی کمال۔

کوئی نکہ آج تک کسی دو انسانوں کے بھی الگیوں کے ثبات نہیں لیا گیا ہے..... اس لاش کی تصاویر اخبارات میں دے دو..... اور سر یہاں تین انسانوں کے ایک چیزے نظر آ رہے ہیں..... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وزیر خارجہ صاحب سے دو نوک بات کرنا ہو گی۔"

"ہم نہیں جانتے" وہ بولے۔

"تم چاہو گے..... ضرور چاہو گے دیا دو ٹھن"۔

اس بات چیت کے دوران میشوں کے ہن آف کر دینے کے لئے اسی صاحب نے صدر صاحب کو فون کیا..... ساری بات سن کر اب پھر دبائے گئے اور وہ لگے چلائے یہاں تک کہ ہن ہو گا۔

کہا کرنے ہیں..... میں اپنی اپنے وفتر میں بالیتا ہوں..... آپ ہو گئے۔

"اوہو..... انہوں نے ہتایا تھیں اور بے ہوش ہو گئے۔" اسکیں آجایں۔"

"تب پھر یہ..... یہ کچھ جانتے ہی نہیں..... جو یہ چtar ہے ہیں۔" اسے تجویز پیش کی۔

صرف اسکی معلوم ہے "آئی تی بولے۔"

اُسکے مرے..... ہم رواثہ ہو رہے ہیں"۔

"جی نہیں..... یہ بھی نہیں ہو سکتا۔"

"اب جسید..... اب ہم کیا کریں گے۔"

بدقید وہ دہلی ہنچ گئے..... وزیر خارجہ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے

"افسوں! ہم کچھ نہیں کر سکتے..... صرف انہیں خواستاں۔ میں اسی صدر صاحب نے ان سے کوئی بات نہیں کی تھی..... انہیں ہیں..... عروالت سے سزا دکھانا سکتے ہیں"۔

"آپ لوگ کے آئے؟" وہ بولے۔

"صدر صاحب نے بلا بائے "آئی جی ہو لے۔

"اُ وہ احمدؑ ان کے من میں سے تھا۔

اسی وقت صدر اندر داخل ہوئے ان کے ہب سکراہت تھی۔

"صاحب صدر..... میں سمجھا نہیں..... آپ نے مجھے کہا یہ اسی پرورش کی دلخواہ کیا..... کیونکہ ان کے آدمی ڈوگی کو لینے کے لئے دفتر کے باہر بیٹھا ہے۔..... میں نے اپنے بھرپور فون کیا..... انہوں نے بتایا کہ ڈوگی کو چھوڑنے والے ہیں۔..... میں نے تشریف رکھیں"۔

ب بیٹھے گے..... ایسے میں صدر صاحب نے کہا۔

"آپ کو فرمائیں لاؤ اے واقعہ کا تو یہ چل گیا ہو گا۔"

"جی ہاں! جیوں نہیں..... سارے شر کو پتا پہل چکا ہے۔" "تینگے جنمھ آ رنگ کارا نالا سے مٹھتائے

"مجھے یہ خوبی مل چکی ہے اب بھی ان کے اطمینان میں فنا۔ میں اس حد تک واقف ہوں اور اس سے تیادہ میں نے کچھ نہیں کیا۔"

"ہم صرف یہ جانتا چاہتے ہیں کہ آپ نے ان ڈوکیوں کو دیا۔ ہلکے کہ وہ خاموش ہو گئے۔"

"اٹھارچہ کے کہنے پر "وہ پر سکون آواز میں یوں تھا۔ "ست پھر ہمیں سفیر صاحب کو بھی یہاں بلانا ہو گا..... کیونکہ انہوں نے پڑائے کرائے تو دیگر کی بھی بھائیتے دو تو دیگر رہا کرائے اور ایسا کرنے کا

"کیا مطلب..... کیا انتشارِ جہ حکومت کافون آپ کو موصول" ایں اُلیٰ حق تھیں تھا..... وہ پہلے ہی آپ سے یہ پات کر سکتے تھے کہ ڈوگی "جی تھیں"۔ انتشارِ جہ حکومت نے یہاں اپنے سفیر کو مارکس ایڈیشنز سے بھیجا۔"

تمس سفیر نے مجھ سے بات کی..... اس نے بتایا کہ لوگی ہام کا یہ "ہل! یہ تو ہے آپ اپسیں بلا لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں" کو انکو جھوٹ کے ماتحت لے گر فتاہ کلائے۔ اور صرف اکی

”شکریہ“ صدر نے کہا ”پھر سفارت خانے کے نمبر ملائے گے۔
کی آواز سختہ تھی صدر نے کہا۔

”مسٹر اشو..... آپ ذرا یہاں ایوان صدر آن پسند کریں گے۔“
”کیا کوئی خاص کام ہے..... مسٹر صدر“۔

”بہت زیادہ خاص“۔

”اچھی بات ہے..... میں آرہا ہوں“۔

جلد ہی مسٹر اشو وہاں پہنچ گیا۔

”ہاں صاحب صدر..... آپ نے مجھے کیسے یاد فرمایا“ اس نے کہا۔ ”کس..... کیا ہوا نواب انگل..... کیا اس کا نام مل گیا“ فرزان نے
”آپ نے وزیر خارجہ صاحب کے ذریعے ڈو گیوں کو، اور کیا لداہیں کہا۔
اندل گیا..... اس کا نام پر وقیعہ غافون ہے اب مجھے یاد آ رہا
ہے؟“۔

”می..... کیا فرمایا..... میں نے نہیں تو“۔ وہ زور سے اچھا۔ ”پڑے وہ کلی ہار میری لا بھری ی دیکھنے کے لئے آیا..... اس نے
”کیا فرمایا آپ نے نہیں رہا کرایا؟“۔

”نہیں بالکل نہیں“۔

”کیا!!!!“۔

وزیر خارجہ زور سے چلائے۔

”غافوں ہو گئے۔

”اس کا چاہا؟“۔

”میں..... میں اس کا پتا نہیں ہے۔“

”اگر خاص بات کیا ہے..... جو آپ کو اچانک یاد آئی تھی“۔

بھٹکا

"ہاں وہ..... جب پروفیسر غاغون کتابیں لے گی تو وہ بھرپوری ادا
خوبی دار آیا تھا..... لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ وہ تمہیں نے فواد
اس ملٹے کا کوئی آدمی آپ کے ذہن میں ہے؟" -
تو اسے بہت انفس بہوا تھا..... میں نے اسے پروفیسر غاغون کا تم
میں بالکل نہیں "پروفیسر داؤڈ نے انکار میں سر ہلا�ا۔
..... لیکن پتا تو خود میرے پاس درج نہیں تھا..... لذامیں اسے مول
نام بتا سکا اور وہ چلا گیا۔
"انفس ! اب ہم اس پروفیسر غاغون کو بھلاکس طرح ٹالیں گے۔ ایسے تو ہمارے ٹلک بلکہ شہر میں کتنی ہیں" -

محمود نے بڑا سامنہ بنایا۔
"بہت خوب ان کے نام پرے تو تباہی سکتے ہیں آپ" -
"اڑے ہاں ! کیا آپ بتا سکتے ہیں آپ کی لا بجروی نہیں" -
کتابیں کس تھم کی تھیں" -
"کتابات کے ہارے میں" -

"مگر یہ آپ گمراہ چلیں ہم ذرا پروفیسر خالدان سے مل
داوڈ کی طرف مڑا۔
"اوہ اچھا ایک منٹ" محمود نے بے چین ہو کر کتابوں کی طرف ملا۔

"اوہ کیوں ساتھ نہ چلیں؟" پروفیسر داؤڈ نے منہ بھایا۔
"آپ کس وقت سے ہمارے ساتھ ہیں یہ بھی تو سوچیں" -
"اکنہ آپ کسی پروفیسر غاغون کو جانتے ہیں" -
"نہیں بھی پہلی بار نام سنائے" -
"اوہ ہو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنا فرضی نہیں" -
نواب اکنہ آپ پروفیسر غاغون کا طیہ بھاکتے ہیں؟" فرزاد بدر اپنے ایک بیوی کا نکلا۔

"جوں کچھ گا ہمیں پروفیسر خالدان سے ملتا ہے" -
"ہاں ضرور کیوں نہیں اس کا قدم لہا تھا وہ وادا" -
"تو پہر ملے کمزور میں کیا کیا کہہ رہے ہیں؟" اس نے جمل کر کہا۔
بڑی بڑی آنکھیں گال کچھ ہوئے وغیرہ" -
"اوہ آپ ہی ہیں" -

"اپ کائنات کے موضوع پر کام کرتے ہیں۔۔۔ کیا آپ کسی پروفیسر

"ہاں! میں ہوں۔۔۔ کوئی جنگل ہے آپ کو" وہ اور جھلانچنے والوں کوہتے ہیں"۔

"عن..... نہیں۔۔۔ جنگل کیا۔۔۔ کیا ہمیں دروازے پر کفر سے..... لک..... کیا کہا۔۔۔ عاقون" وہ بہت زور سے اچھلے۔
ذاقات کرنا ہوگی"۔

"اگر آپ ایک آدھ منٹ میں فارغ ہوئے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔
میں تے یہ نام پہلی بار سنائے"۔

تب تو تمیک ہے۔۔۔ اور اگر زیادہ وقت لگنے کا اندیشہ ہے تو اور بات
زیکھنے۔۔۔ آپ لفڑی میانی سے کام لے رہے ہیں " محمود بولا۔
آخونکیوں۔۔۔ میں ایسا کیوں کروں گا"۔

"اندرون پہل کریم خانی مناسب ہو گا" فرزانہ نے بغور ان کی طرف
کر کھا۔

"میں ایسا نہیں کر رہا۔۔۔ میں اس نام کے کسی پروفیسر کو صین جانتا"۔

"تب ہر آپ یہ نام سن کر چوکے کیوں ہتھے؟"۔

کوئی اچھی بات ہے؟" پروفیسر خالد ان نے منہ بنا لایا۔

"بھی نہیں۔۔۔ یہ اچھی بات ہرگز نہیں" لیکن یہ بھارتی مجبوری ہے۔۔۔ کب آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ آپ کوچ کلتے ہم سب نے دیکھا
گیا مطلب؟" وہ چوکے۔

"دو سروں کو پہچانتنے کے لیے ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ بعض اتفاقاً"۔

لوگ سیک اپ میں ہوتے ہیں۔۔۔ غور سے دیکھنے پر بھی نہیں ہے۔۔۔ "کیا!!" وہ جھلانچنے۔۔۔ آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔
چلتے"۔

"پھر نہیں آپ کے ذہن میں کیا ہے۔۔۔ خیر آجیے"۔

وہ انہیں ڈر انگر روم میں لے آئے۔۔۔ ڈر انگر روم میں۔۔۔ آپ کون ہیں؟"۔

پرانی چیزوں سے سجا ہوا تھا۔

"ہاں! میں ہوں۔۔۔ کوئی جنگل ہے آپ کو" وہ اور جھلانچنے والوں کوہتے ہیں"۔

"عن..... نہیں۔۔۔ جنگل کیا۔۔۔ کیا ہمیں دروازے پر کفر سے..... لک..... کیا کہا۔۔۔ عاقون" وہ بہت زور سے اچھلے۔

"لک کیا ہوا آپ کو" وہ حیرت زدہ رہ گئے۔

"اگر آپ ایک آدھ منٹ میں فارغ ہوئے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔
میں تے یہ نام پہلی بار سنائے"۔

تب تو تمیک ہے۔۔۔ اور اگر زیادہ وقت لگنے کا اندیشہ ہے تو اور بات
زیکھنے۔۔۔ آپ لفڑی میانی سے کام لے رہے ہیں " محمود بولا۔

۔۔۔ اندرون پہل کریم خانی مناسب ہو گا"۔

"اندرون پہل کریم خانی مناسب ہو گا" فرزانہ نے بغور ان کی طرف

کر کھا۔

"میری بیوی۔۔۔ آپ مجھے بت تیز نظروں سے گھور رہی ہیں۔۔۔

کیوں نہیں چونا کھانا"۔

"بھی نہیں۔۔۔ یہ اچھی بات ہرگز نہیں" لیکن یہ بھارتی مجبوری ہے۔۔۔ کب آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔ آپ کوچ کلتے ہم سب نے دیکھا

گیا مطلب؟" وہ چوکے۔

"دو سروں کو پہچانتنے کے لیے ہمیں ایسا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ بعض اتفاقاً"۔

لوگ سیک اپ میں ہوتے ہیں۔۔۔ غور سے دیکھنے پر بھی نہیں ہے۔۔۔ "کیا!!" وہ جھلانچنے۔۔۔ آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔

چلتے"۔

"پھر نہیں آپ کے ذہن میں کیا ہے۔۔۔ خیر آجیے"۔

وہ انہیں ڈر انگر روم میں لے آئے۔۔۔ ڈر انگر روم میں۔۔۔ آپ کون ہیں؟"۔

"ہم محمود، فاروق اور فرزان ہیں۔۔۔ اور یہ ہمارے انکل خان ہیں،" محمود نے تعارف کرایا۔
اوہ بھاری غلطی ہوتی..... مجھے پروفیسر عاغون کا نام سن کر چونکتا
ہے۔۔۔ اودھ کے مدرسے سے تھا۔۔۔ انہوں نے الموس بھرے لے جئے ہیں کہا۔
"اوہ..... اوہ" ان کے مدرسے سے تھا۔۔۔ پھر اس نے کھوب بھروسے تھا۔۔۔ انہوں نے الموس بھرے لے جئے ہیں کہا۔
"مردانی کا سب کچھ صاف بتا دیں" ان کی بے چینی اپ بست پڑھ
انداز میں کہا۔

"پروفیسر عاغون لا چاہیں"۔

"کیا مطلب۔۔۔ لا چاہیں" محمود نے جیران ہو کر کہا۔

"اوہ بھوت بھی نہ بولئے گا۔۔۔ کیونکہ اس کا آپ کو کوئی فائدہ نہیں
ہے! ان کا کوئی پاہنچیں۔۔۔ بس وہ اچانک غائب ہو گئے۔۔۔ کیا

معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں چلتے گے۔

"کیا مطلب۔۔۔ آپ کیا کہنا چاہیے ہیں"۔

"یہ کہ۔۔۔ وہ میرے قریبی دوست تھے۔۔۔ میں میرے بائی

تھے۔۔۔ ان کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ ایک دن اچانک وہ کہیں ہے۔۔۔
لیا۔۔۔ وہ چلا گئے۔۔۔

..... چنانچہ بھی۔۔۔ میں نے کسی کو اطلاع دیئے بغیر اپنی ہر طرف ہے۔۔۔ ہمارے والد نے ہمیں اعلیٰ تعلیم دلوائی تھی۔۔۔ ہم
..... ان کو سائنس میں آخری حدود تک تعلیم حاصل کرنے کا جنون تھا۔۔۔
..... لیکن وہ نہیں ہے۔۔۔

"آپ نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی"۔

"نہیں" انہوں نے پر سکون آواز میں کہا۔

"کیا فرمایا۔۔۔ نہیں کرائی۔۔۔ ایک بھیجا جاتا انسان اچانک آپ
..... سے غائب ہو گیا اور آپ نے اس کی گشیدگی کی رپورٹ درج کی۔۔۔ اس کوئی اور لائی تھا۔۔۔ زمینوں کی آمدی سے ہم دونوں بھائیوں کی گزر
..... زیادہ تر ازام سے ہو رہی تھی۔۔۔ اور ہم اپنے سائنس کے تجربات میں زیادہ تر
..... آخر کیوں؟"۔

"اس لیے کہ پولیس مجھ پر ٹک کرتی۔۔۔ بلکہ مجھے کر فائدہ کرنی۔۔۔ لیکن میرا بھائی عاغون۔۔۔ مجھ سے زیادہ ذہین تھا۔۔۔

ایک دن اسے نہ جانے کیس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس شرمنی سے ہاؤ کہ وہ تین دن پہلے چڑھی گئے..... اس کے ساتھ ہی میں یہ شاہی کے پاس ایک بست پر انی لا جیری ہے اس میں ستم میں ہاؤ کہ وہ تو کمی کرتا ہیں ہیں لیکن نواب شاہی کو ساتھ سے فرما دیں کہ آس پاس کے لوگ ہمیں اس قدر شریف، ایمان دار اور موصوع پر انوکھی کرتا ہیں ہیں لیکن نواب شاہی کو ساتھ سے فرما دیں کہ آس پاس کے لوگ ہمیں اس قدر شریف، ایمان دار اور خوبی کے لیے وہ کرتا ہیں ہیں چنانچہ ایک بیان کرتے ہیں کہ میرے بارے میں کوئی ایسی وسلی بات سوچ بھی نہیں ہے اس لیے وہ کرتا ہیں ہیں اس کے لیے بیکار ہیں ہیں چنانچہ ایک بیان کرتے ہیں کہ میرے بارے میں کوئی ایسی وسلی بات سوچ بھی نہیں ہے اس لیے وہ کرتا ہیں ہیں اس کے لیے بیکار ہیں ہیں اب وہ ان کتابوں میں غلنے پڑے دراصل ہم دونوں بھائی پزوں کے لوگوں کے ہر ممکن کام آئے کی دو گئے اور وہ کتابیں لے آئے اب وہ ان کتابوں میں غلنے پڑے دراصل ہم دونوں بھائی پزوں کے لوگوں کے ہر ممکن کام آئے کی دل کرتے رہے ہیں ۔۔۔

..... اور اچانک غائب ہو گئے مجھے ہتا ہے بغیر ۔۔۔

”پھر وہی بات آپ پھر جس کی پڑی سے اتر گئے ۔۔۔“

”نہیں! اب میں جھوٹ نہیں بول رہا ۔۔۔“

”خیر آج بھی پریشان رہے ہوں گے ۔۔۔“

”خیر آج بھی پریشان رہے ہوں گے ۔۔۔“

”اب اگر میں اس کی گشادگی کی روپورث لکھوائاتا تو پولیس ایکن کو پہرہ مال گزرن گے ہیں ۔۔۔“

”ایکلے چھرہ سال ”وہ چلاتے ۔۔۔

پر صرف اور صرف یہ خیال کرتی کہ میں نے جو یاد کے لائق میں ایکن کو قتل کر دیا اور کہیں دفن کر دیا لہذا وہ مجھے گرفتار کرتی اور جسم کا اقرار کرتی اس لیے میں نے بھائی کی گشادگی کو چھاپا کر دیا ۔۔۔

”لیکن یہ بات درست نہیں ہے ” ”محدود نہ کہا۔۔۔“

”لیکن کیسے کیا آپ سے ملنے کوئی نہیں آتا کیا ان کا کسی کو پہنچیں چلا ۔۔۔“

”نہیں میں نے آس پاس کے لوگوں کو بالتوں بالتوں میں ہے“

”تب ہر کتنی مدت پہلے حاصل کی تھیں ” ”انہوں نے ہر اسامنہ طلا۔۔۔“

”انہوں ابھی قواب انکل سے یہ پوچھنا بھول گئے ۔۔۔“

”تب ہر ہیں گے اب چونکہ ہم دونوں گھر سے بہت کہاہر لیتھ سے باہر رہیں گے“

”لہذا اپنے دن بعد جب کسی پزوی نے پوچھا کہ بھائی کب چارے ہی

”لہذا اپنے دن بعد جب کسی پزوی نے پوچھا کہ بھائی کب چارے ہی

"اوه، ہاں" محمود نے چونک کر کما اور پھر اس نے نواب شاہ کی طرف لے لی۔ "اگر میں کے..... بھائی تھا تو بھی تو..... پروفیسر غاغون کو تم نے کیسے ذمہ کئے..... سلسلہ ملنے پر اس نے کہا۔

"اگر میں کے..... بھائی تھا تو بھی تو..... پروفیسر غاغون بند کر دیا..... اور خالد ان کی پروفیسر غاغون کے مقابلے میں کیا کیا کیا۔

"معاف کیجئے گا اٹکل ہم نے آپ سے یہ تو پچھا لیا تھا۔

"اٹکل میں تو کوئی مشکل نہیں پروفیسر صاحب..... کہ یہ واقعہ یہ درہ سال میں نے خود ڈاکٹری میں پڑھا۔ بس نام دیکھ کر اپنی..... بس نام دیکھ کر اپنی..... آپ نے بہت بڑی غلطی کی..... آپ کو اس وقت رپورٹ کیا۔

"تو پھر عمر بانی فرمادا اب دیکھ لیں۔"

"کیوں..... کیا پروفیسر غاغون کا سراخ ہوا گیا ہے۔"

"کیوں..... کیا پروفیسر غاغون کے مقابلے میں آپ کے مشکل ضرور کرتی ہے۔

"آپ کے مقابلے میں کر عکتی تھی جب مشکل کہ آپ کے پاس سے کوئی دل دل جاتی۔

"اپ کا جرم ثابت ہو جاتا یا پھر لاٹھ مل جاتی۔

"اوه..... حیرت ہے..... آپ لوگ توجہ تاگیری تھی سے مل کے رہنے کی صورت میں آپ کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ہیں" انہوں نے حیران ہو کر کہا۔

"جی، بس..... کیا بتائیں۔"

"چند منٹ تھرسیں..... میں پھر ڈاکٹریان نکالتا ہوں۔"

"جی، بہت بہتر۔"

"حکومتی دیر بعد نواب شاہی کی آواز سنائی دی۔

"سول سال پلے کی ڈاکٹری میں ان کا نام لکھا ہے۔"

"اوه..... اوه..... ہمارا خیال تھا..... دو تین سال پلے کی بات ہے..... تو ضرور وہاں جا کر آپ کو خبر کرتے۔ اگر کسی وجہ سے وہ نہیں..... پندرہ سال پلے کی بات ہے۔

"آپ کے تھے..... یا آپ سے غرفت کرنے لگے تھے تو اپنا حصہ دوسوں لے کر لیے ضرور آپ سے رابطہ کرتے۔ بلکہ وکیل کے ذریعے وہ اپنا

"اچھا نہیں ہے، شکریہ۔"

حصہ وصول کرنے کا نوش دیتے لذ اسیں اخیل ہے گا،" ۔
سے نہیں گئے اسیں یا تو انہوں کیا تھا یا قتل" ۔

"نہ نہیں نہیں" پروفیسر خالد ان چلائے ۔

اپنے اسیں ایک زبردست جھنکا لگا، ان کی آنکھوں میں از
گیا۔

اوکے

"وزیر خارجہ کی طرف متوج ہو گئے وہ بہت بنے بیٹھے تھے۔
وہ سب کیا ہے نظامی صاحب؟" اپنے چشمیں کے لمحے میں حرمت

اڑاکل میں ان کی آواز پہچانتا ہوں اس کا مطلب ہے ۔۔۔

ان کرنے والا مسٹر اشو کی آواز کی لفظ کر رہا تھا" ۔

الیں میں ایسا نہیں ہے "اپنے چشمیں مکارائے ۔

تم کیا مطلب کیا نہیں ہے" ۔

"ان کرنے والا مسٹر اشو کی آواز کی لفظ نہیں اتار رہا تھا وہ خود

ذمہ" ۔

"اکی یہ ملط ہے" راشو چلایا۔

اگر اب تک رکتا ہوں وہ آپ ہی تھے" ۔

"اکی وہ چلائے۔

"ہاں! میں یہ بات ثابت کر سکتا ہوں، اس طرح کہ وہ میں انشارج کے ادارے فرمان لاسے ٹھیں۔ اور میرے چونکے کمال۔ میں اس نے چونکے کمال۔ میں تک تو دفتر سے فرمان لاتک اپنی لے چانے والوں کا تعاقب کیا تو جملہ عقین ہو چکا ہے۔ ذوگیوں کو رہا کر دیا گیا۔ میں تک تو نکای صاحب نے فون کے ذریعے جیکی لین کو اطلاع دی تھی کہ اس کا ملک۔ میں جس شخص کو ذوگیوں کی رہائی کے ہارے میں اطلاع کر دیئے گئے ہیں۔ مسٹر جیکی لین بھی انشارج کے آدمی ہیں۔ میں اس کے گھر سے ایک لاش ملی ہے۔ باقی اس طرف اشده نہیں کرتیں کہ فون انہوں نے تی کیا تھا۔ میں اس کے گھر والوں کو پکھ سب نے ہاں میں سرہلاۓ۔ کیونکہ یہ بات صاف محسوس ہے۔ اس لیے کہ وہ شادی میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تاہم راشو بولا۔

"یہ آپ کا خیال ہے۔ میں ایسا بے قسم۔ میں لے لیں گے۔ میں اس اطلاع سے میرا کیا تعلق" راشو نے بھنا کر کہا۔
میں کیا۔" اور اگر ہماری ایک پیچ یہ بات واضح طور پر ہوئے کہ آپ اگر نکل تھا دی کچھ میں نہیں آسکا۔ کمال کچھ یوں ہے۔ میں مختصر فون کیا تھا۔"

"تن نہیں" اس کا رنگ از گیا۔
"پھر منٹ فھرس"۔

اب انہوں نے دفتر فون کیا۔ جلد ہی وہاں سے ریکارڈ ٹالک۔ میں تک کہ جب ان کی ولگیوں کے نشانات لیے گئے تو وہ بھی کے مطابق سفارت خانے کے نہر سے ہی وزیر خارجہ نکای صاحب ملے گیتے۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں"۔
مسٹر اشو کے منز سے کوئی لفظ نہ کل سکا۔

"ہم نہیں جانتے..... یہ کیسے ہو سکا ہے..... ابھی ہم نے ان کا اثاثہ ستر ٹکالی سے بات کی..... انہوں نے کہا کہ یہ کون سامنگل کام ہے سے پوچھ کر گئے سلسلہ بھی اچھی طرح شروع نہیں گیا ہو گا..... کہ وزیر اعظم کے مطابق میں نے تو اسی کام سے پورا کر دیا جائے..... اسیں یہ نہیں ہے۔ ایک ڈوگی کو رہا کر دیا جائے۔ ایک ڈوگی کی وجہ سے ایک ڈوگی کو رہا کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔ میں نے ڈوگی ایک نہیں۔۔۔۔۔ تین ہیں۔۔۔۔۔ بس ایک ڈوگی کو رہا کر دیا گیا۔۔۔۔۔ تمہارا نام کا طیعنہ ہو گیا۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ میں بھی ڈوگی باندی ہوں گے۔۔۔۔۔"

بعد پھر ان کا فون آجیا کہ ڈوگی کو اپ تک رہا کیوں نہیں کیا۔۔۔۔۔ اس نے اپنے بھائیوں کے سامنے ایک دفتر بنا لایا گیا۔۔۔۔۔ ہاتھی دو ڈوگی اپنیں دکھائے گے اور ان کے سامنے ایک دفتر بنا لے۔۔۔۔۔ بھارت سے جگ کیوں لا یہ؟۔۔۔۔۔"

کو اور رہا کیا گیا۔۔۔۔۔ پھر یہ ٹپے گئے۔۔۔۔۔ اور انہوں نے مسٹر جیل کو اپنے بھائیوں کے سامنے ایک دفتر بنا لے۔۔۔۔۔ اور انہوں نے تو صرف ڈوگیوں کو رہا کرایا اطلاع دی کہ ڈوگی کو رہا کر دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ ظاہر ہے ہمارے لئے یہ کہاں کہاں ہے۔۔۔۔۔ اور اثاثہ کی ہدایت کے مطابق اپنے آدمیوں کے ذریعے اپنیں ترین تھا۔۔۔۔۔ میں نے سوچا۔۔۔۔۔ تحقیقات کرنا چاہیں۔۔۔۔۔ چنانچہ جیل کے۔۔۔۔۔ اس بارے میں آپ فرمان لاسے ہات کریں۔۔۔۔۔"

بارے میں انہوں نے لاطعلی خاہر کی۔۔۔۔۔ اور یہاں کہ وہ تو ایک شادی پر مبتلا ہوا۔۔۔۔۔ اس بارے میں قابو میں ہیں۔۔۔۔۔ ہم ان سے ہات کریں گے۔۔۔۔۔ آپ فکر ہوئے تھے۔۔۔۔۔ خالد چنباڑی کے گھر شادی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کوئی لالہ لکھا۔۔۔۔۔ پہنچا جسید نے بر اسامنہ بنا لیا۔

اس دوران جب اس شخص کو قتل کیا گیا۔۔۔۔۔ وہ شادی میں شرک تھے۔۔۔۔۔ ٹھوڑا کریں۔۔۔۔۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔"

اس کا مطلب ہے۔۔۔۔۔ نہ تو آپ ڈوگیوں کے بارے میں کچھ بتا سکتے۔۔۔۔۔ اور قتل ہونے والا کون ہے؟۔۔۔۔۔ راشونے پوکھلا کر کہا۔۔۔۔۔"

"ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔"

"اوہ۔۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ یہ بات تو میرے لئے بھی حرمت انگریز ہے۔۔۔۔۔"

"آپ لوگ تو صرف انتہادیں۔۔۔۔۔ ڈوگیوں کا کیا چکر ہے۔۔۔۔۔ اثاثہ سے صرف یہ ہدایات ملی تھیں کہ دارالحکومت کی پولیس نے کیوں اپنیں رہائی دلائی۔۔۔۔۔"

لیکن آرمیں کو گرفتار کیا ہے۔۔۔۔۔ تینوں کی شکل صورت ایک ہے۔۔۔۔۔ نام

بھی ایک ہے.....واردات کا وقت بھی ایک ہے...۔ بس تم لوگوں کی بھی ہو..... انہیں رہا کرنا ہے..... اس سلسلے میں وزم خارجہ نکالی صاحب صدر یہ کمزور ترین ہدایات نکالی صاحب کو اس سے تم لوگوں کی مدد کریں گے..... بلکہ ہر عکن ساتھ دیں گے پچھپوں مانے ۔۔۔۔۔

ان سے ہی رابطہ کیا..... ایک پروگرام ترتیب دیا گیا کہ پہلے ایک روز، اسے "وہ بولے۔

کراچی جائے..... لیکن انکار کیا جائے اور کہا جائے کہ ذوقی کو رہ نہیں کیا ہے۔ اب نے "انپکڑ جشید" چلائے۔

اس طرح دوسرے ذوقی کو رہا کیا گیا..... لیکن تیرانہ ہو سکا..... بھی تھا۔ انہیں نہ ۔۔۔۔۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ نکالی صاحب نے یہ کی رہائی کی ترکیب سوچ رہے تھے کہ آپ لوگ میدان میں کل آئیں۔ سفر کے کئے پر کیا؟" انہوں نے پر اسرا رانڈا ڈی میں کہا۔ اور پانی کے مینک سے لاش نکالی۔"

"چلیں پھر اس لاش کے بارے میں بتا دیں" "انپکڑ جشید" مکران۔

"ہمیں افسوس تو یہی ہے..... میں اور میرے گروالے اسی دل..... اہم جانتا ہو" وہ بولے۔

تباہ سیاہی فربا کر پتاویں..... نکالی صاحب نے یہ سب کس کے بارے میں پچھے بھی نہیں بتاتے۔"

"اوکے..... نکالی صاحب..... اب آپ کیا کہتے ہیں..... کیا آپ....."

ایسا کر کے خود اپنی حکومت کو دھو کا نہیں دیا۔" "انپکڑ جشید" اب انہوں نے سمجھے کہتے ہیں؟" وہ مکرانے۔

"تمہارے اپنی زندگی کی بعیب ترین بات سنی ہے" "انپکڑ جشید" طرف ہڑے۔

"جی نہیں..... میں نے دھو کا نہیں دیا" وہ مکرانے۔

مکرانے دیکھ کر وہ جیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"پہنچ..... آپ نے ایسا کیوں کیا اور اگر ایسا کیا ہے تو فرمان لاسے کیا مطلب..... آپ نے کیا فرمایا..... آپ نے دھو کا نہیں دیا۔" "بلی کیا ضرورت تھی۔"

"ہاں جتنا باغھے کی ہدایات ہیں..... میں انتشار جو کوہاں پڑا۔" "لیکن جگ ان کی بے وقتوں سے چھڑی۔" "ہم نے انہیں روکتے ہی ان کا ہر طرح خیال رکھوں..... اور ان کے مطالبات جانتا رہوں۔"

"لٹک لیں..... لیکن وہ لس سے مس نہیں ہوئے..... تھے جانے والے کس

خیال میں تھے..... اب ہم فرمان لا کو اس حد تک کے ساتھ لے جائیں گے..... یہ پڑے گئے..... اسی دوران
اجازت نہیں دے سکتے تھے..... ذوقی کے مسئلے پر ہم نے ان کی بات اسے "اچھی بات ہے..... اب اس میں ان کا کیا قصور"۔
مان لی تھی کہ یہ ایک سادہ سامنہ تھا..... انشارچ نے پڑے جو سماں اپنے تو ہم سے برادر است بگ کی ہے..... اس کا کیا کریں"۔
لیکن میں نے اپنیں مشورہ دیا کہ یہ کام وہ نظامی صاحب کے ذریعے "اس سلطنت میں ان پر مقدمہ پڑے گا..... تم غفرانہ کرو..... انشارچ اس
لیں..... اس طرح میری پوزیشن خراب نہیں ہوگی..... چنانچہ انہوں نے تمکے میں دعل اندازی نہیں کرے گا"۔
ایسا ہی کیا"۔

"اس کا مطلب ہے..... اس میں نظامی صاحب کا کوئی قصور نہیں"۔

"ہاں جشید! ایک بات ہے"۔

"تب پھر نظامی صاحب نے توبہ ایات پر عمل کیا ہے"۔

"اپنی آیت پر اپنیں ترمیح کرتے ہیں"۔

"ہاں جشید..... دراصل ہمیں تم سے بہت ذرگناہ ہے..... اب تو ہمیں کہاں ہے سر..... لیکن ایک بات پر غور کر لیں"۔
تھے..... میری بُد ایات پر تم اپنیں رہا نہیں کرو گے..... اس لئے: "ہمیں کو" صدر قرار دیوے۔

پھراؤ والا طریقہ اختیار کیا گیا"۔

"لیکن سر..... حمداؤ پھراؤ والے اس طریقے میں آخر وہ لاش کیا کر دو۔ اس لیکن اس لیکن"۔

ہے"۔

"اصل بات یہ ہے کہ ہمیں اس لاش کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے..... بات پورے یعنی سس کی..... صرف یہ کہا ہے.....
ذو گیوں کے بارے میں ہم پھر کیسی گئے کہ تم اپنیں رہا کر دو۔ اس لیکن اس لیکن"۔

جرم کوئی خاص نہیں ہے..... بلکہ ابھی تو وہ جرم کر بھی سسی پائے تھے..... لکھاٹے گا جشید۔ اس وقت ہم ذو گیوں کو چھوڑنے پر بھر
باقی رہا ان کا فرمان لاسے بر آمد ہونا..... اس میں بھی ان کا قصور نہیں ہے..... اور وہ بھروسی حکومتی بھروسی ہے..... جشید "صدر دیوے"۔

"میک ہے مر..... میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ وہ مجھوں کیا کہ یہ بہت بجیب نہیں صاحب صدر..... کہ ان تمیوں کی مثل صورت اور ڈوگیوں کو رہا کر رہا ہوں، لیکن کیا یہ بات بجیب نہیں ہے؟" ایسا ہے..... یہاں تک کہ الکلیوں کے نشانات تک ایک ہیں..... جب فرشتائیں لائے آدمیوں کو چھڑانے کے لیے تو کوئی کوشش نہیں کر رہا۔ یہ بہوں پر ممکن نہیں۔"

ہر حال میں آزاد کرایتا چاہتا ہے..... آخر کیوں؟" - "میں ایسی بات حدود رہے بجیب ہے۔"

"پھر نہیں..... میں یہ بات خود نہیں سمجھ سکتا..... اگر تمہارا..... اپنے اس بجیب بات کی وجہ سے یہ ہمارے لیے بجیب ہیں..... ہم ان اس سوال کا کوئی جواب ہوتی میں نہیں کہ لیے تھا رہوں۔" - "لٹکت رہنا چاہتے ہیں۔"

"افسوس! فی الحال یہ ایک سوال ہے..... صرف اتنا کہ لکھا کر آپ کو ملے کہاں سے۔"

انشاراج کے نزدیک ان تمین ڈوگیوں کی حدود رہے امیت ہے۔" - "اللہ کے للاف حسنوں سے..... یہ اتفاقیہ طور پر ایک جگہ جمع ہو گئے ہاں! اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔"

"آپ ان سے یہ سوال کیوں نہیں پوچھ لیتے؟" انہوں نے کہا۔ "اٹھا کیا..... لہذا ایک تحقیقائی ادارے کو سونپ دیا..... اس نے

"کیا تم چاہتے ہو جیشید..... میں ان سے یہ بات پوچھوں۔"

"ہاں سڑا میں یہ بات جانے کے لیے بہت بے بیجن ہوں۔"

"آپ میں ایک ہیں اور اپنے عملے کو انشاراج کے صدر سے رکاوٹ کو حرمت میں ڈال دیا..... پھر ہمارے ٹک کے تمام حاس

لیے کہا..... سلسلہ ملنے پر وہ ہو لے۔"

"صدر بجات کر رہا ہوں صر..... ہم صرف یہ چنانچہ نہیں کہاں ہے..... وہ بچھے بھی نہیں جان سکے..... یہ تجویں ہمارے لیے ایک معز

کے نزدیک ان تمین ڈوگیوں کی اس قدر امیت کیوں ہے۔"

اندرجہ امداد پڑھا بھی۔

"ہمیں کہا..... آپ نے اپنیں ہمارے ملک بیج دیا..... یعنی
واردات کرتے ہوئے پکڑے گئے۔"

"ہم! اپنیں بھی کہا گیا تھا..... کہ یہاں ایسا کریں..... تاکہ انہیں
کے گھر کے لوگ اپنیں گرفتار کر لیں..... اور پھر ان پر تحقیقات کرنے
اگر معاملہ صرف تحقیقات کرانے کا تھا..... تو یہ بات وہی
راست کر سکتے تھے۔"

"بُس ہم نے یہ طریقہ پسند کیا۔"

"بھی نہیں..... آپ کچھ چھپا رہے ہیں" "انپکڑ جشید بول پڑے
ہمیں بارہ دل آپ کو بھی آیا ہو گا" "گودنے جیزاں ہو کر کما۔
"میں مطلب..... یہ کون ہو لا؟" "انشارجہ کے صدر نے چاہا کہ
"انپکڑ جشید" یہ یہیں موجود ہیں۔"

"اوہ اچھا..... تو پھر سنئے..... ہم کچھ نہیں چھپا رہے۔" "تمان
آپ کے پاس ہیں..... ان پر اگر آپ تحقیقات کر سکتے ہیں تو گریب
انہیں اور ہر بھی دیں..... خیال رہے۔" "ان کی حفاظت ضروری ہے۔"
"اچھی بات ہے..... آپ گھر نہ کریں..... ہم پسلے تحقیقات کیں
..... پھر ان تینوں کو آپ کی طرف رواد کر دیں گے۔"

"اوہ کے" دو سری طرف سے کہا گیا۔ اور فون بند ہو گیا
میں اس لئے دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی۔

جل چکا

الیات ہے۔ آپ خوف زدہ کیوں ہو گئے۔ یہ خیال تو ان پر درہ
ہمیں بارہ دل آپ کو بھی آیا ہو گا" "گودنے جیزاں ہو کر کما۔
"میں اپنی بات پر جیزان یا خوف زدہ نہیں ہوا۔" یہ بات
بے کہیں نے اکثر سوچا۔۔۔ میرے بھائی کو شاید کسی نے اخواز کیا ہے
اکٹل کر دیا ہے۔۔۔ لہذا آپ کے منہ سے یہ بات سن کر میں کیوں
خوف زدہ ہوئے کی ایک اور بات ہے۔"

"اور جیسا اتنی بات یہ ہے کہ یہ خیال مجھے آج ہی آیا ہے۔" ان
ہمیں ایک بار بھی نہیں آیا۔"

"اوہ..... جلدی جائیں..... وہ کیا خیال ہے۔"

"میرے بھائی یا خون نے ایک بلوچایا تھا۔۔۔ میں اپنا ایک تجویز دکھلوں
لے لیا تھا کہ لوگ دنیا کے سات بجا بہات کو بخوبی جائیں گے۔"

"اوہ..... پھر۔"

"اس بات کے کچھ عرصہ بعد وہ غائب ہو گئے۔" "کیا معلوم ہنس نے تواب شاہی صاحب کو فون کیا تھا کہ وہ اپنی

"اس کا مطلب ہے..... وہ کسی موضوع پر ریتیرج کر رہے تھے۔ اب تو اس کے ہاتھ پچ دیں..... انہوں نے اپنی تایا کہ وہ
کوئی عجیب ترین چیز ایجاد کرنا چاہتے تھے۔"

"ضروری بات ہے۔" "کیا کام ہے؟" "کام کی تھیں..... جس کے ہاتھ کتب فروخت کی گئی تھیں..... انہوں

"افسوس"۔ محمود نے سرد آہ بھری۔ "کام کی کہنا چاہتے ہیں۔"

"آپ نے بہت وقت صائع کر دیا..... جس وقت وہ غائب ہوا۔ لیکن اب ان کتب میں ہماری دلچسپی بڑھ چکی تھی۔ لذا ان
آپ کو اسی وقت عکس سرا فرشتی کو خبر کرنی چاہئے تھی۔" "اللہ میں چیک کرنے پر آپ کے بھائی کاظم نکلا۔ لیکن اس وقت ہمیں
بیس میں ڈر گیا۔"

"آپ..... ان کا سراج نگاہ کا کوئی آسان کام نہیں رہ گیا۔ اور آپ کے پاس بچنے کے..... اور قسم کی خوبی دیکھنے کے بیس
بہت امکانات تھے..... جمل سمجھ ہمارا خیال ہے..... وہ کسی ایجاد کے بغایہ ان کا سراج مل گیا..... یہ کوئی بہت ہی پر اسرار مفاظت ہے..... لذا
تھے..... اس ایجاد کے سلسلے میں انہیں کامیابی کے آہار نظر آ رہے تھے۔" "لذا آپ ہمیں وہ کتابیں دکھادیں۔"

لذا انہوں نے یہ بات آپ سے کہی..... ویسے کیا آپ وہ کتابیں لے گئے۔ "تھے..... وہ اور پر ایک کرے میں جوں کی تول موجود ہیں۔"
"مٹری" وہ ان کے بیچے چل پڑے۔

"ہاں کیوں نہیں..... وہ پندرہ سال سے اسی طرح پڑی ہیں۔" "ہاں نہیں" یہاں سے شاید آپ کا کام شروع ہونے والا
مطلوب کی نہیں تھیں..... لذا میں نے تو انہیں بھی کھول کر بھی نہیں کیا۔" "لذا مکاری مکاری۔"

"اوہ..... تب پھر ہمیں وہ کتابیں دیکھنے کا موقع دیں..... کیا کوئی کوئی بات نہیں..... اب میں بھی اس محاذ پر میں حد درجے دلچسپی
خیل اس وقت ان کتابوں سمجھنے کے لئے بری طرح بے تاب ہے۔" "اول اردا ہوں۔"

"کیا مطلب؟" خالد ان نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ اپر والی منزل پر آئے۔ ایک کمرے کا لامگھوا گیا۔" "اگر مغل سرف ان کتب کا تھا۔ تو پھر تواب شای کے قتل کا داخل ہو گئے۔۔۔ اندر کتابیں ہی کتابیں بھری پڑی تھیں۔۔۔ اس طبقے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

کاردنے شدید ابھن کے عالم میں کما۔۔۔ پر و فیرداود تو گمراگے۔

"ان کتابوں کا مطالعہ فوری طور پر تو پسیں ہو سکا۔۔۔" "سوال اس کیس کا شاید اہم ترین سوال ہے اور مشکل ترین۔۔۔" "تب پھر اگر خالد ان صاحب ہمیں یہ کتب لے جائے کی اباہان۔۔۔"

وہ سرا سوال۔۔۔ وہ کون ہے۔۔۔ جو کتب حاصل کرنا چاہتا ہے۔۔۔

"بجھے کوئی اعتراض نہیں" وہ بولے۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم یہ کتب لے جا رہے ہیں۔۔۔ ابھی گازی خاں ہیں۔۔۔ دو قوں سوال اہم ہیں۔۔۔ اب ہمارے سرچکڑا نے لگے ہیں۔۔۔" سرا خیال ہے۔۔۔ ہمیں اس معاملے میں ابا چان کو شامل کر لینا ہیں۔۔۔

محود نے دفتر قون کیا۔۔۔ توحید احمد کو ہدایات دیں اور پھر انہیں اور قوت اور قیادتی جلدی بولا۔۔۔

انتخار کرنے لگے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد توحید احمد گازی لے آیا۔۔۔ "اہمی نہیں۔۔۔ پسلے پر و فیرائل سرسری نظرؤں سے ان کتب کو دیکھ ساتھ چار ماتحت بھی تھے۔۔۔ ان سب نے مل کر کتب کو گازی نہیں لے لیا۔۔۔ براہات کریں گے ان سے۔۔۔ دیے وہ پچھوڑ زیادہ ہی مصروف ہیں۔۔۔

محود نے توحید احمد سے کہا۔۔۔ "فراز انہی فحیہت ضرور دریافت کرتے۔۔۔ فرازان نے کہا۔۔۔

"آپ ان کتابوں کو پر و فیرائل کی تحریر گاہ میں پہنچاؤں۔۔۔" "اہمی بات ہے۔۔۔ وہ نہیں سی۔۔۔"

جا رہے ہیں۔۔۔

اور پھر وہ تحریر گاہ کی طرف پل پڑے۔۔۔ پل پر و فیرائل ان کو فون کیا۔۔۔ انہوں نے جیسا کہ کتابوں کی گازی تو جتنی کے ان کا بر احوال تھا۔۔۔ اس معاملے کا سرحد اب تک الاماں کیں۔۔۔ اہل بھلی ہے۔۔۔ اب ان کی بے جتنی اور جھگٹی۔۔۔ اور پھر تو وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

"اتی دیر نہیں لگ سکتی تھی اٹکل۔۔۔ ہمیں خود چل کر دیکھا ہوئی
دیے آپ اور اٹکل بیس غصہ رہیں۔۔۔ ہم گزیدہ محسوس کر رہے ہیں۔۔۔
سری طرف سے اٹکل کر ہمارے سروں پر وار کر دیا۔۔۔ پھر شاید انہوں نے
گلہڑ کے سینے پر یہاں لا پھیجنگا اور خود کتابوں کی گاڑی لے کر فرار
کر دی۔۔۔"

"خیک ہے اٹکل۔۔۔"

"یہ بت براہوا۔۔۔ وہ کتابیں بت اہم تھیں۔۔۔"

روانہ ہوئے۔۔۔ ان کی کوئی ٹھہر سے ہبھت کر واقع تھی۔۔۔ اور ان اور
میں آبدوی مبتکم تھی۔۔۔ کوئی سے کچھی پسلے وہ نکل کر رک گئے
تو حید احمد اور دس کے چاروں ساتھی سڑک سے پہنچ دیکھ لے۔۔۔
در میان بے لینے نظر آئے۔۔۔

"اللہ اپنارحم فرمائے۔۔۔"

انہوں نے گاڑی روک دی اور چلا عکس لگا کر ان کے نزدیک نظر
یہ دیکھ کر ان کی جان میں جان آئی کہ وہ پانچوں زندہ تھے۔۔۔ اب ان
نے اور ہر اور حد تکھا۔۔۔ کتابوں کی گاڑی عائب تھی۔۔۔ انہیں ہوشی نہ
گیا۔۔۔
انہیں اخدا تو دوسری طرف سے ایک کھرد ری آواز سنائی وی۔۔۔
"مگر وہ صاحب سے بات کر دیں۔۔۔"
"مگر وہ۔۔۔ تمہارا فون" خان رحمان بولے۔۔۔
مگر وہ فون کا رسیجور لے لیا۔۔۔ اور کان سے لگانے کے بعد بولا۔۔۔
"کی فرمائیے۔۔۔ محمود بہات کر رہا ہوں۔۔۔"

"ہمیں افسوس ہے۔۔۔ ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا۔۔۔"

"اس کا مطلب ہے۔۔۔ وہ شخص کتابوں کی ہاک میں تھا۔۔۔"

"ایسا یعنی محسوس ہوتا ہے۔۔۔ جو نہیں ہم اس جگہ پہنچے۔۔۔ ہمارے
در میان میں ایک بڑی گاڑی کھڑی نظر آئی۔۔۔ گاڑی میں کوئی نہیں تھا۔۔۔
"میں کہا تھیں۔۔۔ آپ کی کہنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"کلکاتا کے لئے کہ کتابوں کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت
کہ اب بھرے پاس ہیں۔ رہی گاڑی۔ اس کا مجھے اچار بھیں ڈالنے
کے کنارے مل جائے گی۔ خدا حافظ۔"

"اوہ؟ محمود بولا۔

"اس لئے میں نے کہا تھا۔ کیسی روی۔"

"تو وہ آپ تھے۔ جنہوں نے نواب شاہی صاحب کو فون کیا تھا؟"

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ وہ بتا۔

"تب پھر پوچھنے کی بات کون سی ہے۔"

"یہ کہ میں کتابوں کا کیا کروں گا۔"

"اوہ ہاں تھاں۔ آپ کیا کریں گے ان کا۔"

"اگر یہ بات تھا نے والی ہوتی تو میں کتابیں ہی کیوں اڑاتا۔"

"تب پھر کہوں رہے چیز محمود جل گیا۔

"آپ کو جلانے کے لئے۔"

"میں جل چکا۔ آگے جلنے۔"

"آپ جلنے کے لئے چاہیا ہے۔ آپ کے لئے۔ وہ بتا۔

"لبیک فون بو جھو سے۔"

"جسے ہمارے لئے میں پچا۔ آپ کے لئے تو پچا ہے۔ دیے۔

"اک کام، ہی ہڑا نا بھی، محمود جھٹا تھا۔

چکر کیا ہے۔"

"چکر جانے کے قتل میں ہے۔"

"تب پھر فون کیوں کیا۔"

فون کا رسیور رکھا ی تھا کہ فون کی محنتی اٹھی۔

"کلکاتا کے لئے کہ کتابوں کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت
کہ اب بھرے پاس ہیں۔ رہی گاڑی۔ اس کا مجھے اچار بھیں ڈالنے
کے کنارے مل جائے گی۔ خدا حافظ۔"

اس اے۔ بات تو نہیں "محمود گھبرا کیا۔

"اوہ آپ تھے۔

"تو وہ آپ تھے۔

"اوہ ہاں تھاں۔

"آپ کا زبردست نام تو تھا دیں۔"

"اوہ اب آپ نام کا کیا کریں گے۔ اچھا میرا نام ہے۔

سلی وکی طینکان۔ اب اس سخن پر کو جھاش کرنے لئے آپ کو

نہیں پہنچا سکتے گا۔ خدا حافظ۔"

"اوہ ریس کے۔ آپ ہمارے لئے غفرانہ نہ ہوں۔"

لے لے سری طرف فون بند کیا جا پکا تھا۔ انہوں نے فوراً اپنے چکر کو

کھینچ کر کے دیا۔

"اوہ گی۔ کہاں سے فون ہو رہا تھا۔"

لبیک فون بو جھو سے۔

"جسے ہمارے لئے میں پچا۔ آپ کے لئے تو پچا ہے۔ دیے۔

"اک کام، ہی ہڑا نا بھی، محمود جھٹا تھا۔

چکر کیا ہے۔"

"چکر جانے کے قتل میں ہے۔"

"تب پھر فون کیوں کیا۔"

"لکھیں آپ سے پوچھنے والا تھا۔۔۔ آپ کون ہیں اور یہاں کیا

کہا ہے ہیں۔۔۔ یہ ایوان صدر کا ایک مدرس ہے۔۔۔"

"لطخ۔۔۔ بالکل لطخ۔۔۔ یہ میرا ہے۔۔۔"

"ارے بیک اپ رے۔۔۔" پکڑ جسید گھبرا گئے۔

"آپ امیراں سے بینہ کر بات کریں اور حاتمیں۔۔۔ آپ کون ہیں
بھرے میک اپ میں کیوں آئے ہیں۔۔۔"

عجیب خیال

انہوں نے دیکھا۔۔۔ دوڑ کر آتے والا ایوان صدر کا ایک مدرس ہے۔۔۔ یہ ہو گئی۔۔۔ میں حسیں۔۔۔ آپ میرے میک اپ میں ہیں۔۔۔"

اس کے چہرے پر ہوا نیا اثر ہی تھا۔۔۔

"تم ابھی میک اپ کے ماہر بن کو بلا تے ہیں۔۔۔ آپ دونوں تشریف
کیا ہاتھے بھی۔۔۔ خیر تو ہے "صدر نے اسے گھورا۔

"جی وہ۔۔۔ وہ دو سرے صدر ہے۔۔۔"

"دوسرا سرے صدر۔۔۔ کیا طلب ہے۔۔۔"

اور پھر وہ ماہر بن آگئے۔۔۔ انہوں نے اپنا کام شروع کیا، اس وقت

"دو سرے صدر پڑھے آرہے ہیں۔۔۔ بالکل آپ پڑھے آرہے ہیں۔۔۔ ایوان صدر میں یہ خبر پھیل چکی تھی کہ وہاں دو صدر موجود ہیں

"کیا ایک رہے ہو" صدر پڑھا۔۔۔

"اوہ سخاف کیجئے گا۔۔۔ آپ خود ہی دیکھ لیں" اس نے اپنا ٹوپڑہ ہر بھی ریکھ گئی۔۔۔ اوہ ماہر بن کو پیسے آرہے تھے۔۔۔ آخر انہوں

اشارة کیا۔۔۔

انہوں نے دیکھا۔۔۔ ایک اور صدر پڑھے آرہے تھے۔۔۔ نزدیک اس دو لوگوں میں سے کوئی بھی نقل نہیں ہیں۔۔۔ کسی کے چہرے پر میک

تی وہ بولے۔۔۔

"ہمیں ایسے کیا۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ کون ہیں اور میرے ایوان صدر کی کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ارے ہیں انہیوں کے نشانات لے

لیں" پکڑ جسید چونکہ کر بولے۔۔۔

نہاتے لئے گئے وہ بھی بالکل ایک جیسے نظر آئے۔

"یہ..... پر کسے ہو سکتا ہے "صدر چالائے۔

"سرایہ بالکل اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح تم ذکر کیں ابھیوں گا۔ آپ میں جس نے وہ بات چادی وہ اصل صدر

نہاتے بالکل ایک پائے گئے ہیں"۔ اپنکو جو شید پہلی بار سُکرائے۔ "اگرے لعلی"۔

"بالکل نیک جو شید کیا اب تم مجھے ان کی صفت میں کلاں

"کیا کہ رہے ہو جو شید کیا اب تم مجھے ان کی صفت میں کلاں
میں بھی کسی کہتا ہوں بالکل نیک جو شید"۔

"حد ہو گئی ذرا دیر رک نہیں سکتے آپ" پہلے صدر نے جلا کر

"اس میں میرا کوئی تصور نہیں سر"۔

"پکھو سوچ جو شید فوراً سے نعلیٰ ثابت کرو مجھے بت کمیراں
اور آپ نہیں ذرا دیر کے لئے رک سکتے" دوسرے نے جملہ اکر کیا۔
ہوری ہے پہلے سے موجود صدر نے کہا۔

"اوہ بھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا"۔

"ہاں جو شید میں بھی بہت بے عین ہوں یہ سب کیا ہے
میں ابھی اسیں پہنچا ہوں یہ حضرت مجھے سے پہلے کہاں نے آکی"

"کہاں کی سلاخوں کے پیچے جانا ہو گا اصلی ایوان صدر میں رہے گا"
میں پہلے سے یہاں موجود تھا اور اپنے کام میں معروف تھا" پہلے

"اپنے جلدی جلدی کر کیا۔

"آپ دونوں ذرا اصریر کریں میں کچھ سوچا ہوں" اپنکو جو شید نے پہلے صدر سے کہا۔

"خود جو شید کیوں نہیں پچھے کو بھلا کیا ذور" یہ کہ کر دوڑاٹھے اور
بوجھا اکر کیا۔

"وہ واقعی سوچ میں ذوب گئے آئی تھی صاحب کی پیشانی پر اسے اپنے ساتھ ایک کر کے میں پہلے گئے

پہنچا اسے آخر اپنکو جو شید نے چکلی بجاتے ہوئے کہا۔

"اپنے اپنے تائیں"۔

"اوہ جو شید مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں میں تو پہلے سے
اپنے صدر میں تھا جسیں جو پوچھتا ہے اس سے پوچھو"۔

"کیا مطلب کیا مارا"۔

"اگر انہوں نے بتا دی وہ پات..... پھر بھی تو آپ سے ہے"

گی"۔

"حد ہو گئی۔ بھلا فعلی صدر کیسے تباہ کے گا"۔

"تب پھر آپ کو یہ شان ہونے کی کیا ضرورت ہے"۔

"اوہ ہاں..... نحیک ہے اچھا پوچھو"۔

"9 تاریخ کی شام میری ہو ر آپ کی کہاں ہوئی تھی بھلا؟"۔

"نیس..... اسی کرے میں"۔

دوں والیں پہلے کرے میں آئے..... سب کی سوالیہ نظریں ان کی
لیں نہ گئیں۔

"جھاں میں کوئی تک نہیں کہ یہ بالکل اصلی صدر ہیں"۔

جب تک تم مجھ سے بات نہیں کر لیتے..... یہ فیصلہ کرنے کا تھیں کوئی

لیں ہے"۔

"بہت خوب! آپ نے مجھ سے کیا کہا تھا..... میں نے کہا ہاں "اوہ ہاں؟ آپ کی یہ پات درست ہے..... خیر آپ بھی آئیے" وہ

تراس اور انہیں بھی وہ سرے کرے میں نے آئے۔

"میں نے کہا تھا..... اشارچ ہماری قائل 111 کے پکد میں سے "9 تاریخ کی شام کو میری اور آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی"۔

اس کی حفاظت میں تھیں سوچتا ہوں..... اس پر تم نے کہا تھا..... بالکل "یہیں..... اتنی کرے میں وہ ہے"۔

..... میں وہ قائل اپنے گھر میں رکھوں گا..... وہاں حفظ ہو گی"۔

بالکل نحیک سر..... آپ ہی اصلی ہیں..... کیونکہ اس بات فتنہ کی تھی کہ کوئی دشمن کسی

ابھی تک کسی اور کو نہیں ہے"۔

"تو پھر وہ فراؤ ثابت ہو گیا" صدر خوش ہو گے۔

"ہاں بالکل..... آئیے چلیں"۔

"لیکن اب تم اس کا کرو گے کیا"۔

"پہلے تو یہ معلوم کروں گا کہ یہ پکڑ کیا ہے..... وہ کون ہے....."۔

"پہلا سے جیل بھیج دیں گے"۔

"میں نے کہا تھا..... انتارچہ ہماری قائل 111 کے پچھر میں ہے
اس کی حفاظت میں تمہیں سوچتا ہوں اس پر تم نے کہا تھا..... نبی
میں وہ قائل اپنے گھر میں رکھوں گا..... وہ وہاں محفوظ ہوگی"۔
ان پکڑ جشید و حک سے رہ گئے۔

"کیا ہوا جشید کیا یہ جواب غلط ہے" صدر نے پوچھا۔
"نہیں جواب بالکل درست ہے اب چند سوال اور"
"ضرور کیوں نہیں"۔

انہوں نے چند خاص راز کی باتیں ان سے پوچھیں وہ سما
نے فوراً بتادیں اب وہ انہیں واپس پہنچ کرے میں لے لے گئے۔
دوسرے کو لے آئے۔

"کیا بات ہے جشید تم پھر مجھے یہاں لے آئے"۔
"ایک عجیب بات ہو گئی سر"۔
"اور وہ کیا؟"۔

"انہوں نے بھی بالکل وہی کہا ہے جو آپ نے بول کلا کر کہا۔
یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے" صدر چالائے۔
"کوئی بھی میں نہیں آرہا خیر ہم کچھ اور ماہرین کو ہمیں بلاتے ہیں
اس پر میں آپ سے کم حیران نہیں ہوں بھر میں نے اتنا آپ تشریف رکھیں"۔
بہت اپنے راز کی باتیں پوچھیں جو صرف آپ کو اور مجھے معلوم
اپ انہوں نے نواب شاہی کو فون کیا۔
وہ بھی انہوں نے بتادیں"۔
"عن نہیں" وہ چلائے۔

"میں اب وہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں"۔
"اود ضرور کیوں نہیں کیا تم مجھے نقل کھو رہے ہو"۔
"تھی نہیں آپ پہلے ان سوالات کے جوابات دیں"۔
یہ کہ کر انہوں نے بالکل وہی باتیں ان سے پوچھیں اور وہ بتاتے چلے۔

"اٹھیرے مالک یہ کیسے ہو سکتا ہے" ان پکڑ جشید نے اپنے بال
کاں بخٹک لیے۔
"جشید فوراً پر دیسراڈ کو جلا د محمود، قادر و ق اور فرزانہ کو
انہوں نے تھہر تھہر اہم ہو رہی ہے"۔

"تم میں بلاتا ہوں سر آپ فکر نہ کریں" ان پکڑ جشید گبرا

اور پھر وہ انہیں اسی کرے میں آگئے۔
"انہوں نے بھی وہ تمام راز کی باتیں بتادیں" ان پکڑ جشید بے بُی کی
انگلی پوٹے۔

"یہ یہ کیسے ہو سکتا ہے" دوسرے صدر نے بول کلا کر کہا۔
"کوئی بھی میں نہیں آرہا خیر ہم کچھ اور ماہرین کو ہمیں بلاتے ہیں
اس پر میں آپ سے کم حیران نہیں ہوں بھر میں نے اتنا آپ تشریف رکھیں"۔
بہت اپنے راز کی باتیں پوچھیں جو صرف آپ کو اور مجھے معلوم
اپ انہوں نے نواب شاہی کو فون کیا۔
وہ بھی انہوں نے بتادیں"۔

"سلام علیکم تواب صاحب..... مجھے افسوس ہے..... میں آن آپ دیور صاحب اور خان رحمان کو بھی ساتھ لے کر آتا..... اور جس قدر جلد دھوت میں شریک نہیں ہو سکا..... ذرا محمود کو تو فون پر بنا دیں"۔
"وہ یہاں کہاں "توباب صاحب یوں لے۔
"تیکوں..... وہ کہاں پڑے گئے؟"۔

"میں انہوں نے ابھی تک آپ کو حالات نہیں بتائے"۔

"حالات..... کیسے حالات"۔ وہ حیران ہو کر بولے۔

"یہاں تو بہت زیادہ بیجیب و غریب حالات پیش آئے تھے....."

جان لینے کی کوشش کی گئی تھی..... میری جیب میں بم رکھ دیا گیا تھا"۔

"تن نہیں۔۔۔ خیریہ حالات تو میں ان سے سن لوں گا۔۔۔ آپ"

بتائیں۔۔۔ وہ اس وقت کہاں ہیں"۔

"میں کچھ نہیں کر سکتا"۔

"وہ تھی..... میں سوپاٹل پر بات کرتا ہوں"۔

آپ انہوں نے سوپاٹل نمبر ڈائل کئے۔۔۔ فوراً ہی محمود کی آواز

دی۔

"تم لوگ کہاں ہو۔۔۔ پر دیور صاحب کہاں ہیں"۔

"ہم تھرے گاہ میں ہیں"۔

"وہاں جانے کی کیا ضرورت پیش آگئی"۔

"حالات انتہائی خوفناک ہیں"۔

"یہ..... یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں دو دو صدر کیا اب ہمارے
ملک کے دو صدر ہوں گے" فاروق نے پوچھ لائے ہوئے انداز میں کہا۔
مالات کی عکسی کے باوجود وہ سب نہیں پڑے۔

"قدرا کا شکر ہے..... ہم ہنسنے تو..... اور یہ کارناں فاروق کا ہے"۔

"تی کارناں..... لگ..... کون سا کارناں" فاروق بھرگا کیا۔

"اچھا بخوبی..... پسلے ساری بات سن لو" پروفیسر صاحب۔ اُپ اس
طرف آجائیں..... ان دونوں کے چہروں کا چاندہ اپنے آلات کے ذریعے
لئے۔ آیاں میں سے اصلی کون سا ہے اور نعلیٰ کون سا"۔

"اوکے..... یہ کیا مشکل ہے" پروفیسر مکرا۔

"یہ تکمیل افکل" محمود بول اخوا۔

"کیا مطلب..... کیانہ کوں"۔

"یہ کہ یہ کیا مشکل ہے..... اُکر یہ کوئی مشکل مسئلہ نہ ہوتا تو اس وقت
ہال نہ اس قدر عکسیں نہ ہوتی" محمود نے جلدی جلدی کہا۔
"چلتا ہو گا..... وہاں ت جانے کیا محالہ در پیش ہے..... افکل..... اُن
مکروہ کا خیال ہاں افکل درست ہے" اُپکر جمیڈ نے سر بلایا۔

"اُپ کا مطلب ہے..... نعلیٰ صدر کے چہرے پر میک اپ ثابت کرنا
اسان کام نہیں"۔

"بانی افکل"۔

"اوو..... خیر..... ٹھٹھے افکل"۔

کس کی لاش

"لچھے..... ایوان صدر میں بھی کوئی بڑی گز بد ہو گئی..... ہم سا
وہاں فوراً بدلایا گیا ہے"۔

"فون پر کون تھا؟"۔

"باجان" اس نے جایا۔

"اوہ..... تو پھر چلو"۔

"اس طرح ہمارا معاملہ کشمکشی میں پڑ جائے گا" فرزانہ بڑا ای۔

"اب ہم اسے مٹھائی میں کس طرح ڈالیں" فاروق نے منہ بیلا۔

"چلتا ہو گا..... وہاں ت جانے کیا محالہ در پیش ہے..... افکل..... اُن

اپنی ضروری جیزوں والا بیک ساتھ لے لیں"۔

"اُچھی بات ہے"۔

دو اسی وقت روانہ ہوئے..... ایوان صدر پہنچے تو وہاں بیجے سا

ساتھ سو ٹکھا ہوا تھا..... اور اندر دا خل ہوئے پر تو وہ بہت زور سے اٹا

..... کیوں نکل کرے میں ایک کے بجائے دو صدر موجود تھے۔

اور پھر انہوں نے اپنا کام شروع کیا..... آدھ کھٹکا گزگز کیا..... یہ تینوں بالکل ایک ہیں۔۔۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔۔۔ نہ ان کے کچھے پر بھی بیسہ آکیا۔۔۔ وہ کافی آواز میں بو لے۔۔۔
نالات میں فرق ہے ”یہ میک اپ میں ہرگز نہیں ہیں“۔۔۔
”نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے۔۔۔“
”ل۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“۔۔۔ پروفیسر کھوئے کھوئے اندراز دو قوتوں صدر روزہ سے اچھے۔۔۔ ان کی آنکھوں میں بلاکی حرث تکڑا گزگز کیا۔۔۔

”اس سے آگے بڑھ کر کھتھا ہوں۔۔۔ ان کی انگلیوں کے نشانات بھی اچھے اور تموری دیے پسلے انہیں جو خیال آیا تھا۔۔۔ اس میں اور مضمون میں بالکل ایک ہے۔۔۔ یعنی دونوں صدر روزوں کے اور تینوں ذو گیوں کے نیلیں انگلیوں کے نشانات ایک ہیں۔۔۔ ان میں بال رابر بھی فرق نہیں۔۔۔“
”بیک کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ دنیا میں ایسے دو آدمی ہرگز نہیں مل سکتے۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“۔۔۔ پروفیسر داؤڈ ان کی طرف مڑے۔۔۔
”میں کیسے ہو سکتا ہے“۔۔۔ پروفیسر داؤڈ اپنے مالک۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“۔۔۔ وہ بڑا تھے۔۔۔
”یہ دو قوتوں تو ایک ہیں۔۔۔ بالکل ایک ہیں۔۔۔“
”لیا مطلب۔۔۔ دو آدمی کس طرح ایک ہو سکتے ہیں“۔۔۔
”جس طرح تین آدمی ایک ہو سکتے ہیں“۔۔۔
”لیا کہا۔۔۔ تین آدمی۔۔۔ ایک ہو سکتے ہیں“۔۔۔ خان رحمن چلا۔۔۔

”ہاں خان رحمن اور پروفیسر صاحب۔۔۔ ہمارے ساتھ یہ ہے۔۔۔“
”میں ابھی انہیں بلاتا ہوں۔۔۔ لیکن معاملہ اب اور الجھ گیا ہے۔۔۔“
”یہ کہ کر انہوں نے آکرام کو قون پر ہدایات دیں۔۔۔ جلد یہ نہیں ڈوگی ان کے سامنے موجود تھے۔۔۔ اور وہ انہیں پھٹی پھٹی آنکھوں سے رہے تھے۔۔۔“
”میری محل دنگ کے۔۔۔“
”وہ بہر سوچ میں ڈوب گئے۔۔۔ آخر اسکلر جمیڈ نے سراخایا۔۔۔“

"آپ سب آرام کریں صدر صاحب آپ اپسیں اپنے تب ہر کمیں وہ لاش رائے کالیاکی تو نہیں"۔
رکھیں دو توں ایک ہی کمرے میں رہیں تینوں ڈو گیوں کوں الائے تیق تی کیا مطلب لل لاش"۔
حوالات میں رکھا جائے گا اور پھر گھر پر اس محاطے پر فور کریں اپ انہوں نے اپنی طرف کی کمالی شانی ان کی حرمت بھی بڑھ گئی انشاء اللہ کوئی نہ کوئی بات بھجوں میں آجائے گی"۔
"پھر رائے کالیاکے گھر فون کیا گیا انہوں نے تیار رائے کالیا صیں پہنچے اسکل جشید نے اکرام کو فون کیا بدایات دیں کہ رائے کالیا کے گھر دلوں کے قدر یہ اس لاش کو شناخت کرایا جائے"۔
"وہ پھر اجازت دیں"۔

"اچھی بات ہے" دو توں صدر ایک ساتھ بولے "ساتھ ہی دوں یہ بدایات دے کر انہوں نے فون رکھ دیا۔
ایک دوسرے کو گھورا بھی اور وہ باہر نکل آئے وہاں سے سیدھے گاہ پہنچے اور سر جوڑ کر بیٹھ گئے "اپ پہلے ہم ذرا اکرام کی روپرث کا منتظر کریں گے"۔
وہ منتظر کرنے لگے اسیں اپنے دماغ گھوٹھ محسوس ہو رہے تھے "اڑے ہاں وہ نواب شاہی کے ساتھ کیا ہوا؟"۔
محود نے اپنی طرف کی کمالی شادی اسکل جشید کے پھرے پر ہے "لاش رائے کالیاکی ثابت ہو گئی"۔
اور ابھسن اور بڑھ گئی۔

"اس کا مطلب ہے وہ ہا ہجری ہم کھو چکے ہیں"۔
"تی ہاں! تی اخال سی کما جا سکا ہے"۔
"یہ ہوا تم نے کیا تھا رائے کالیا کے میک اپ میں خدا ناہی آدمی"۔
"نواب صاحب آپ نے تی اطلاع من لی ہے یا نہیں"۔
"کون سی تی اطلاع"۔

"آپ کی دعوت میں لا رڈ ناہی آدمی نے رائے کالیا کے میک اپ میں
ٹرکل گئی یہ بات نواب آپ کو معلوم ہے نا"۔
"بل بکل تو پھر"۔
"صیں وہ لایا گیں"۔

"رائے کالیاں کی لاش ملی ہے۔"

"مکیا..... نہیں" تو اب صاحب چلا گئے۔

"آپ بھی خطرے میں ہیں..... میں حافظت کے لیے پکھ کارکن ہیں۔ طرف روانہ ہو گئے، وہ دہان بخج گئے، لیکن لاہوری ہی نہ بخجی ہوں آپ ان کے ساتھ ہے۔ مارے پاس آ جائیں۔"

"او..... اوہ" دو بولے۔

اوہ رہنماؤں نے فون رکھ دیا۔

"محمود..... تم مجھے شروع سے آخر تک حالات پھر سے نہادا۔" اور اس طرح اس نے اپنے

اوہ بھائی کے ذریعے توحید احمد اور اس کے ساتھیوں کو زخمی کر دیا اور

"جی بھڑا" اس نے کما اور حالات سنائے لگا۔

وہ سب خور سے سن رہے تھے..... پھر محمود کے خاموش ہوئے۔

"یہ کمالی بھی کم حرمت اگزیز نہیں..... اور ہماری کمالی تو ہے یہ.....

بولا۔

"جب یہ ایک ہی چکر کی کڑیاں ہیں..... پروفیسر خالد ان کے بوجنا گیز ترین..... کاش ہم وہ کتب نہ گتو اتے" اس سے ضرور بست کام کی

غاغنوں نے کوئی بست حرمت اگزیز چیز معلوم کی تھی..... یا ایجاد کی تھی..... ایسا محسوس ہوتا ہے..... تو اپ شای کو اس لاہوری کی

عاب کر دیا گیا..... یا وہ خود غائب ہو گئے..... لیکن پکھ لوگوں کو اس لہذا ہے یہ ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔"

بھک پڑھی تھی..... انسوں نے پروفیسر غاغنوں کی تلاش شروع کی۔ "تی۔ کیا تباہیا..... لاہوری کی وجہ سے؟" محمود چوک اٹھا۔

تلاش انہیں پروفیسر خالد ان تک لے گئی..... پسلے تو وہ چھپاتے رہے۔ "ہاں! اس لاہوری کی کی وجہ سے..... کوئی یہ چاہتا تھا..... تو اب

آخر نہیں لے جاتا کہ غاغنوں ان کے بھائی ہیں، لیکن وہ پڑھ رہا تھا۔ اساتھی سی بات بھی کسی کو نہ تھا سمجھ کہ ان کے پاس ایک پرانی لاہوری

عاب ہو گئے تھے..... عاب ہونے سے پسلے وہ اس پرانی لاہوری کی تھی۔ اور ان سے وہ لاہوری کوئی لے گیا تھا..... گویا وہ نارڈ نائی آدمی

کھپایا کرتے تھے جو انہیں نے تو اپ شای سے حاصل کی تھی..... اس لہذا تھا۔ پروفیسر غاغنوں کا کام سانتے نہ آئے۔ لیکن اپنی اس کوشش

ہیں اس لاہوری میں دلچسپی محسوس ہوئی اور ہم نے قیصلہ کیا کہ پرانی دنکام ہو گیا۔ ادھر کوئی دوسراؤہ لاہوری لے ازا۔"

اہل اس لاہوری کی کتب کو دیکھ لیں۔ چنانچہ ہم نے لاہوری محتل کرنے

کے لئے توحید احمد کے ذریعے گاڑی مکواٹی..... اور خود کار میں تجوہ گاہ کی

"آپ بھی خطرے میں ہیں..... میں حافظت کے لیے پکھ کارکن ہیں۔ طرف روانہ ہو گئے، وہ دہان بخج گئے، لیکن لاہوری نہ بخجی ہوں آپ ان کے ساتھ ہے۔ مارے پاس آ جائیں۔"

اپ شای کو لیکن شاید وہ ہماری گمراہی کر رہا تھا..... لہذا ہمارے

لذت بھی وہ پروفیسر خالد ان تک بخج گیا..... اور اس طرح اس نے اپنے

لذت بھی وہ پروفیسر خالد ان تک بخج گیا..... اور اس طرح اس نے اپنے

اوہ بھائی کے ذریعے توحید احمد اور اس کے ساتھیوں کو زخمی کر دیا اور

"جی بھڑا" اس نے کما اور حالات سنائے لگا۔

وہ سب خور سے سن رہے تھے..... پھر محمود کے خاموش ہوئے۔

"یہ کمالی بھی کم حرمت اگزیز نہیں..... اور ہماری کمالی تو ہے یہ.....

بولا۔

"کوئی دوسرا..... آپ کام مطلب ہے..... لارڈ کے لادو۔"۔
 "ہاں، کوئی اور بھی اس پچھر میں تھا۔ اور وہ لا بیری ۔"۔
 "اویگوں کا اس سحابے سے تعلق بھلاکس طرح ہو سکتا ہے۔"
 "یا پھر لارڈ کی کوشش یہ تھی کہ نہ تو کسی کو اس لا بیری کے پارے ملی۔
 "میں لیکن تو اب دیکھنا پڑے گا۔۔۔ اگر لا بیری وہ نہ لے اڑتے تو
 نہ لا بیری پر و فسر خالدان کے پاس رہے۔۔۔ اس لیے یہ دوں والام آسان قضا۔۔۔
 اس کے ہیں۔"

"اویگوں جیشید۔۔۔ تم پسلے لا بیری کا سرانغ لگاؤ۔۔۔ پر و فسر بول اٹھے۔

"اگ۔۔۔ کیا فرمایا۔۔۔ لا بیری کا سرانغ" فاروق بولے بغیر نہ رہ

"یہ بات زیادہ دل کو لگتی ہے" فرزانہ بول انھی۔

"اڑتے تو پھر لگاؤ۔۔۔ روکاں نے ہے" فاروق نے منہلہ۔

"لیاں کاں" فرزانہ نے جھلاؤ کر کہا۔

"یہ بات دل کو لگاؤ۔"

"حد ہو گئی۔۔۔ ہے کوئی تھک" اس نے تملا کر کہا۔

"خاموش۔۔۔ بست مجید و گھنٹو ہو رہی ہے۔"

"میں اس کی مجیدگی ہی کو تو تم کرنے چلا تھا" فاروق سکرایا۔

"کوئی ضرورت نہیں" اس پسلے جیشید بولے۔

"تو آپ کو زیادہ مجیدگی کی ضرورت ہے" فاروق سکرایا۔

"یاں ہے۔۔۔ بس تم چپ بیٹھو۔"

"تھی بہت بات۔۔۔ اب میں نہیں بولوں گا" فاروق بد امانت کہا۔

"وہ سکرایا ہے۔۔۔ پھر خان رحمان نے پوچھ کر کہا۔

"یک بات بھی نہیں آئی۔"

"جی۔۔۔ یہ چپ ہوئے ہیں" محمود جل گیا۔

"جب بات ناول کے نام کی آجائے تو میں چپ کیسے رہ سکتا ہوں۔"

"آپ نے نیک فرمایا۔۔۔ ہمیں اس لا بیری کا سرانغ لگانا ہو گا

"اللہ یا حمید کے وہ اس کو۔"

"آپ بڑے پسلے یہی سی۔"

"پھر من تو تھرنا ہو گا۔۔۔ ابھی اکرام کافون ہیں آیا۔"

"اوہ بال ایاد آیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ فرزانہ بولی۔

میں اس لئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔۔۔ اس پسلے جیشید نے فون کا بیش دبا

"اللہ یا حمید۔"

"یا ہر۔۔۔ وہ لاش رائے کالیا کی ثابت ہو گئی ہے۔"

"یا ہاں کے منزے ایک ساتھ لکا۔"

انہوں نے قورا نواب شاہی کے تبر ملاٹے..... سلسلہ ملٹے پر اسکلز
بیشید نے اپنی ساری بات ہاتھی..... یہ سن کر وہ سکتے ہیں آگئے کہ ان کے
است رائے کالیا کو قتل کیا جا دیکھا۔

"اور ہمارے خیال میں رائے کالیا کا قتل صرف اس بنا پر نہیں ہوا کہ اداہی آؤی دعوت میں ان کے میک اپ میں شرک ہونا چاہتا تھا..... اتنے سے ہم کے لیے تو وہ رات کالیا کو رسیوں سے باہر کر دعوت میں آئی۔

چلدی کرو

ڈیپرٹمنٹ اف شامی حجج ان رہ گے۔

"لیکن کوں وہ اسے وہی قید کر سکا تھا..... موت کے" "اب یاد آیا..... پر ویسرغا خون رائے کالیا کوہی میرے پاس سفارشی اگار نے کیا ضرورت تھی..... اگر بات صرف اس کے میکاپ میں اگرائے تھے..... کہ وہ لاپھری ہی میں اُسیں دے دوں"۔

میں شرک ہونے کی تھی "فرزاد نے جلدی جلدی کہا۔ "لیا" وہ چلاتے۔

"بات صرف اس کے میک اپ میں دھوٹ میں شرکت کی تھی..... رائے کالایا بھی اس لا جگیری کے بارے میں جانتا تھا۔ اور اس تصدیق ہم تو اب شایی سے کر سکتے ہیں۔" - "اوہ ہاں ضرور۔" -

"میں اور تم کا سائز وان ہوں..... ان کتب میں یہ مردی دیکھا کوئی چیز میں تھی۔"

"آخر دہ کتابیں کس قسم کی تھیں" پروفیسر داؤڈ بے چین ہو کر بولے۔

"یوں لگتا تھا ہے کہ کوئی بات دلست ہوئی ہو..... دروازے کی سختی بجاں گئی..... آخر طلازم باہر آیا اور

"تیچکا ہوں شاید..... کائنات کے موضوع پر تھی۔"

"اچھی بات ہے..... میں اتنی سی بات کے لیے کوئی آپ کو کیوں ہمارے لگ..... کیا بات ہے جناب۔"

"اکر رگڑید ہے..... تو اب صاحب ہم سے فون پر بات کر رہے تھے اس لا یہریری کے پارے میں کچھ معلوم ہے..... رائے کالیا کو بھی ضرور

بات معلوم تھی..... لذدار ڈنے ایک تیر سے دشکار کئے..... یعنی رائے کالیا کو اخواز کر کے پہلے ان کامیک اپ کیا..... آپ کی جان لینے کے لیے آپ سک..... وحک سے رہ گئے۔

کے ہاں آیا..... اور اس سے پہلے رائے کالیا کو ختم کیا۔ اب میں آپ تو اب شایقی قرش پر سرہ پڑے تھے..... میں ان کے جسم پر زخم کا کوئی

ایک سیدھا سوال کرتا ہوں..... کیا آپ کچھ چھپا رہے ہیں۔"

جان ٹھیں تھا..... فون شینڈز سے چھپے لکھ رہا تھا..... اور اس لئے ہوئے ہوا ب میں کئی سینڈ تک خاموشی رہی..... جب تو اب شایقی کے ان کے پاس ہی ان کی لاش پڑی تھی..... کر کے کی کھڑکی ہو پائیں بلغ کی بوالے..... تو انہوں نے پھر کہا۔

"تو اب صاحب..... میں نے آپ سے پوچھا ہے..... کیا آپ آئے..... ان کا مطلب یہ تھا کہ قاتل بلغ کی طرف سے آیا تھا۔

رہے ہیں۔"

"تو اس محمود فاروق اور فرزانہ..... تم تینوں سے زندگی کی بہت بھی لطفی سرزد ہو گئی..... تمیں ان کی حفاظت کے انتظامات کر کے ہیں اسے پہنچاہئے تھا۔"

"تو اب صاحب! اُنپلر جیسید زور سے بولے۔"

لیکن اب بھی انہوں نے جواب نہ دیا..... اب تو وہ پریشان ہو گئے۔

"خخ..... خطرہ..... دوڑو! اُنپلر جیسید چلائے۔"

کے بعد ہم نے یہ خیال کر لیا کہ اب انہیں کوئی خطرہ نہیں رہ گیا..... جب کہ

الکیوں کے نشانات مل گئے..... لاش کا معانکر کرنے کے بعد پاپت
وہ صرف کرانے کے قاتل ہیں..... اصل مجرم تو آزاد نہیں۔ اور جو اس کے لیے بیچ دیا گیا۔۔۔ صرف معانکر سے یہ بات معلوم نہ ہو سکی کہ
نے دیکھا۔ لارڈ اور اس کے ساتھی کرتار ہو چکے ہیں۔۔۔ تو خود میران اسکی طرف لاک ہوئے۔۔۔ ایسے میں فرزانہ نے خوف زدہ انداز میں کہا۔
”لکھ۔۔۔ کیس پر وفسر خالدان بھی خطرے میں نہ ہوں۔۔۔“

”ہوں۔۔۔ یہی بات ہے۔۔۔ خیر۔۔۔ یہ ہوتا تھا۔۔۔ میں غلط کر گئے۔۔۔“ ”اوہاں۔۔۔ واقعی۔۔۔ فون کرو انسیں۔۔۔“

واب شای کا وقت آچکا تھا۔۔۔ اس وقت کو کوئی نہیں میں ملا سکتا تھا۔۔۔ پروفیسر خالدان کے غیر ملائے گئے۔۔۔ اوہ رکھنی بھیتی رہی۔۔۔ لیکن
خانقی انتظامات کر لیتے۔۔۔ تب بھی انسیں اس وقت مرنا تھا۔۔۔

”لیکن لارڈ اور اس کے ساتھی ہمارے قبضے میں ہیں۔۔۔ انسیں بیخ رکھنی کیا تھا۔۔۔“ ”وہاں بھی گزر بول گئی ہے۔۔۔ اف مالک۔۔۔“

کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس آدمی کا نام بتادیں ”محمودے کمال۔۔۔“

اور وہ ایک بار پھر دوڑ پڑے۔۔۔ ان کے رنگ اب اڑ چکے تھے۔۔۔

”لارڈ جیسے لوگ یہی بات نہیں تھاتے۔۔۔ ان پر چاہے ہی کیا تھا۔۔۔ ان سے کیس زیادہ چالاک ثابت ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے پارے میں
چاہے۔۔۔ نہیں تھا۔۔۔“ اول تو امکان اس بات کا ہے کہ قاتل اپنی کوئی رائے قائم کر رہ تھے۔۔۔ اور وہ اس سے پہلے عمل کر دیا تھا۔۔۔

سانتے آئے بخیر ان سے بات کی ہو گئی۔۔۔ اسکے بعد جیسیدے کے کام۔۔۔“

”خیر کوئی بات نہیں۔۔۔ کھڑکی پر اس کی الکیوں کے نشانات نہ ہو دیا ہے۔۔۔“ پروفیسر خالدان کی کوئی خیالی کے دروازے پر دستک دی گئی۔۔۔ کافی دیر
ہوں گے۔۔۔“

”اپنی پر تھا۔۔۔“

”بشرطیکہ اس نے دستانے نہیں رکھے ہوں۔۔۔ اسکے بعد جیسا۔۔۔“ ”ایا جناب! کیا بات ہے۔۔۔“

پھر اکرام کو فون کیا گیا۔۔۔ وہ جلد دہان ماہرین کے ساتھ آپ کے
کوئی کے ایک حصے سے اب رائے کی آواز آرہی تھی۔۔۔ نواب مثلاً اپنی کھلی کھٹکی رکھی۔۔۔ لیکن انہوں نے رسیور میں انخیاں
یہی اور پچھے رو رہے تھے۔۔۔ انہیں جگا کر اس حادثے کے پارے میں۔۔۔“ ”اگری نیند میں ہوں گے۔۔۔ اس میں عجیب بات کیا ہے۔۔۔“

”کیا تھا۔۔۔“

”جب بات یہ ہے کہ اس وقت تک دو قتل ہو چکے ہیں۔۔۔“

"کیا مطلب؟" وہ چوٹا۔

"پسلے تو آپ فوراً پر وفیر صاحب کو دیکھ آئیں۔" / ہم بھیں تو... تین پاکیں باعث میں آئے.... باعث میں بلب روشن تھا۔۔۔ قاروقے ہیں۔۔۔ اگر وہ خیرت سے ہیں تو اُنکیں جگادیں اور بتائیں۔۔۔ اپکار مدنظر بہتے مارچ نکال لی۔۔۔ تینوں کھڑکی کے نزدیک پہنچے۔۔۔ "اُرے۔۔۔ قدسون کے پاکل واضح نشانات موجود ہیں یہاں تو" چاہتے ہیں۔"

"اوہ اچھا" اس نے بوکھلا کر کہا اور اندر کی طرف پلکا۔ اور ان پر چوٹا۔

چھراں کی داہی میں دیر نہ گلی۔۔۔ مارے خوف کے اس کی "ہم توب امرا آگیا۔۔۔ ان نشانات کی تصاویری جائیں گی" محمود نے پاہر کو اعلیٰ آئی تھیں۔

"وہ۔۔۔ وہ مر پھکے ہیں۔۔۔ کوئی جواب نہیں دے رہے۔۔۔ مگر" / "مکروہ۔۔۔ قاروق۔۔۔ تم نے داکیں طرف کے نشانات پر غور کیا۔" تو جسم اگر چکا ہے۔۔۔ شاید اُنھیں مرے بنت دیر ہو چکی ہے۔"

"داکیں پر کائنات کم واضح ہے۔۔۔ اور ہائیں پر کائنات واضح۔۔۔ اس اف مالک۔۔۔ وہی ہوا جس کا ذر تھا"۔

اب وہ اندر داخل ہوئے۔۔۔ پروفیسر خالد ان بھی فرش پر بالا بھٹک ہے۔۔۔ قاتل داکیں پر کائنات پر اور ہائیں پر کائنات ڈال سکتا۔" طرح پرے نظر آئے۔۔۔ جس طرح توہب شامی نظر آئے تھے۔۔۔ "ہوں۔۔۔ شاید ایسا ہی ہے۔۔۔ ارے ہاں۔۔۔ نواب اکل مرحوم کی ایک حق آدمی کا کام تھا۔۔۔ یہاں بھی باعث والی کھڑکی کھلی جی۔

ماہرین کو فون کیا گیا۔۔۔ یہاں اکرام تو آئیں سکتا تھا۔۔۔ کیون" / "اکل اکرام کو فون کرو۔" دوسری طرف مصروف تھا۔۔۔ اس نے ان کے ساتھ محمد حسین آزاد انسوں نے اسی وقت اکرام کے قبرۂ ائمہ کے۔۔۔ اس کے پاس بھی گیا۔۔۔ انسوں نے اگر اپنا کام شروع کیا۔

"ہم ذرا پاکیں باعث کا جائزہ لے آئیں اپاہجان۔۔۔ آخر قاتل اس" / "اکرام بات کر رہا ہوں۔"

سے اندر آیا ہے۔" ایسے میں فرزانہ نے کہا۔

"ایسا کافل؟"۔

"کس سلسلے میں بھی؟" وہ بولے۔

"ہاں ضرور۔۔۔ کیوں نہیں" وہ بولے۔

"غیرت، کمال تک پہنچی۔۔۔ کوئی سراغ طلب ایسا نہیں۔"

"کھڑکی کے نیچے بجروں کے نشانات ملے ہیں..... بولاںکل ساں نہ میں نشانات کے قریب بیٹھ گیا ہوں..... دونوں نشانات ایک جیسے مطلب یہ کہ جو توں کے تھے اس حرم کے ہیں کہ نشانات بالکل ساں نہیں۔"

"زیر فور کریں..... کیا دائیں پھر کاشان کم واضح نہیں ہے۔" - آرے ہے ہیں۔"

"بہت خوب انکل..... کیا آپ اس وقت ان نشانات کے آں پاں..... بیٹھ اور اچھا..... یہ دیکھنا ہے..... ایک منٹ..... ارے باپ رے ہیں۔" -

"انکل کی بات ہے..... دائیں پھر کاشان واقعی دائیں کی نسبت بلکہ ہے۔" -

"خسی تو..... کیوں؟" -

"وزرا وہاں جائیں..... اور دیکھیں..... دونوں نشانات ایک ہیں ہیں اُن کردوں کہ اسی قاتل نے پروفیسر خالد ان کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔" -

ان میں کوئی فرق ہے۔"

"نہیں..... ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔" اس نے فوراً کہا۔

"یہیں تھیں انکل..... آپ وہاں جا کر غور سے دیکھیں۔"

اب انہوں نے وہیں فونگر افراد کو بیایا اور ان نشانات کی تصادیری لی "چھی بات ہے..... دیے تم بھیش بال کی کھال اتارنے کے پھر بن جائیں..... وہ اندر آئے تو انپکڑ جشید نے سوالیہ انداز میں ان کی رہتے ہو۔" اس نے جمل کر کہا۔

"اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ بال کی کھال ہی ہمیں اکٹھ کاہیں۔" کھڑکی کے نیچے جو توں کے واضح نشانات موجود ہیں۔..... لیکن دائیں انکشار کرتی ہے۔"

"اوہ..... تو یہ تم اکرام کو فون کر چکے ہو؟" وہ پوچھ گئے۔

"بھکری انکل..... آپ بہت اچھے ہیں۔"

"لیکن..... وہاں کی روپورت بھی لی ہے۔"

"بہت خوب..... یہ چیز ہمارے کام آئے گی۔"

"آپ جانتے ہیں..... ہم جھوٹ نہیں بولتے۔"

"سلیں ایا جان..... آپ نے غور کیا۔۔۔ اس کیس۔۔۔ مجھوں انہاں کو قتل کیا کیا جاچکا ہے..... پسلے رائے کالیا، پھر نواب اکلن اور اب ہر دن خالد ان..... بیچھے کون رہ گیا؟"۔

"پروفیسر غاغنوں" اپنے جمیلہ مکارائے
"کیا مطلب؟"۔

"سوال یہ ہے۔۔۔ پروفیسر غاغنوں کماں ہے"۔

"پندرہ سال پسلے عاتیہ ہوا تھا۔۔۔ تم کیسے بتا سکتے ہیں۔۔۔ وہ کمر "محمود" فاروق اور فرزانہ نے ان کے بیچھے دوڑ لگادی۔۔۔ اپنے
لٹپٹی گازی میں بینڈ کر اجنبی شارت کر چکے تھے۔۔۔ وہ افرانفری کے عالم میں
"سراغ تو لگانا ہو گا۔۔۔ درستہ ہم اس کیس کی تک میں بھائی تھے اور میں داخل ہو سکے
گے"۔

"آخر کمال کا پروگرام بن گیا" محمود نے گھبرا کر کہا۔

"اور ڈو گیوں کے بائے میں آپ کیا کہتے ہیں"۔

"اوہ بھی۔۔۔ سمجھا کرو" اپنے جمیلہ مکارائے کے یہ گئی۔۔۔ چلدی دوڑ ہوا سے باقی کرنے کی۔
"مم۔۔۔ میرا خیال ہے۔۔۔ ہم نے دی کر دی" اپنے جمیلہ مکارائے کے یہ گئی۔۔۔ چلدی دوڑ ہوا سے باقی کرنے کی۔
"تی بہت بہتر"! فاروق نے کسی صورت بھائی۔

"کی مطلب۔۔۔ دی کر دی۔۔۔ کس سلسلے میں دی کر دی"۔

"آؤ جلدی کرو"۔

یہ کہتے ہی دوہا ہر کی طرف دوڑ پڑے۔

"یہ کہ بھیں چاہئے۔۔۔ سمجھا کریں"۔

"حد ہو گئی" انسوں نے بھنا کر کہا۔

"چلنے تھیک ہے" محمود نے بوکھلا کر کہا۔

"ایسا تھیک ہے"۔

"یہ کہ حد ہو گئی" محمود بولا۔

"شاید جیسیں کوئی زندگی کی بات نہیں سوچ رہی..... ترازوں تھے۔
ہم کہاں جا رہے ہیں"۔

"تی..... تی..... میں تھاں..... یعنی کر"۔

"ہم! تم تھاں" انسوں نے آنکھیں کھلیں۔

"تی بھر..... آپ جیکی لین کے ہاں جا رہے ہیں..... کیونکہ اب دے کے سی ایک آدمی رہ گیا ہے..... جس سے اس سارے پکڑ کے ہاں میں کچھ معلوم ہو سکتا ہے" فرزان نے جلدی جلدی کہا۔

"رہنے کو تو خرا بھی انشارچ کا سفیر اشو بھی رہ گیا ہے"۔

"ہم وہ بھی ہے..... لیکن ہم اس پر دباؤ نہیں دال سکتے۔ انشارچ دخل اندازی کرے گا"۔

"اوہ جیکی لین کے معاملے میں انشارچ دخل اندازی نہیں کر سکتے۔

"اسی لیے تو دوڑنگا رہے ہیں"۔

"تی..... کیا مطلب؟"۔

"اس سے پہلے کہ دو دن اندازی کرے..... ہم اس سے کچھ میں کر لیں"۔

"اوہ اچھا"۔

اور پھر اسکندر جیسید نے وہاں بیچ کر ہی بریک لگائے..... سکنی کا ہوا۔ ایسا ہوا۔ ایسا لگا۔
لیکن انسوں نے یہی کہا تھا کہ جب ہم لوگ آئیں تو کہ دینا۔ ایسا لگا۔
جیا۔ فور آئی طازم نے دروازہ کھولا۔

"میں ستر جیک سے ملتا ہے"۔

"آگر اس کے" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"نیچوری ہے"۔

"میں اپنیں جانتا ہوں..... اگر انہوں نے مٹا پسند کیا تو" اس نے کہا۔
"اپنیں تھاںیں..... اسکندر جیسید ملتا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی
ہیں..... معاملہ دو گیوں کا ہے"۔

"تی..... ڈو گیوں کا" طازم کے لیے میں حیرت ہی۔

"اک بھج جائیں گے..... آپ بس اتنا کہ دیں"۔

"اچھا" اس نے کہا اور اندر چلا گیا۔

حمدی دوہ بوكھلایا ہوا واپس آیا۔ اس کے چہرے پر دھوکے کے

لگتے۔

"وہ اپنے کمرے میں ہیں ہیں ہیں جتاب..... کمرے کا دروازہ کھلا ہے

اونچ کمزی بھی کھلی ہوتی ہے..... ایسا لگتا ہے..... جیسے اپنی انخوا کر لیا گیا

"لیکن انسوں نے یہی کہا تھا"۔ اسکندر جیسید مسکرائے۔

"تی کیا مطلب؟" وہ پوچھا۔

اوہ پھر اسکندر جیسید نے وہاں بیچ کر ہی بریک لگائے..... سکنی کا ہوا۔ ایسا ہوا۔ ایسا لگا۔
لیکن انسوں نے یہی کہا تھا کہ جب ہم لوگ آئیں تو کہ دینا۔ ایسا لگا۔
جیا۔ فور آئی طازم نے دروازہ کھولا۔

"جن میں..... آپ غلط کر رہے ہیں"۔

"تب پھر..... تم نے کیسے چان لیا کہ اپنی انخوا کیا گیا ہے کام کا
سراغر ساں ہو۔" -
"جی نہیں یہ تو میرا اندرا زد عطا۔"

اب وہ اس کے بیچھے اندر داخل ہوئے اور جیکی لینے کے
بڑت ہوا زندہ بھی خلاط تھا لذاد وہ سب اندر اس طرح پہنچ گئے کہ
میزیں الٹ پلٹ پڑی تھیں اس مختصر کو دیکھ کر صاف یہ خیال کیا ہاں کہ
اکلا اس کرنے کی طرف بڑھے اور کان لگادیئے۔
کہ جیکی لین کو انخوا کیا گیا ہے لیکن یہ ذرا بھی ہو سکتا تھا انہوں
بیخور جائزہ لیا اور سمجھ گئے کہ انخوا کا ذرا رامائی کیا گیا ہے اور جیکی لین کیسی وہی
کرنے کا ہو تھا ہیا تھا اس سے انہیں ذرا بھی شک نہیں ہوا کہ یہ
کل آئے۔

"لیکن یہ لوگ بھی کم چالاک نہیں ہیں ان کی شہرت پلاوچہ نہیں
ہے پھر آنکتے ہیں لذاد میں چلتے ہوں = غلنے میں اور تم لوگ
اپنے کرنے میں جاگر سو جاؤ اب جب تک یہ محلہ وہ نہیں جاتا،
ہوں۔"

وہ کارکی طرف بڑھ گئے جب تک وہ کار میں بیٹھ کر نہیں کل لے میرا کھانا پیدا ہیں پہنچاتے رہتا۔"

"اوکے آپ فکر نہ کریں ہم چلتے ہیں طازم دروازے پر ہی کھڑا رہا۔

"ہمارے نظروں سے او جھل ہوئے پر ہی میرا خیال ہے دواز کام خنہی تھمت کارخ کر بھل چکی اندر جیسے سکتے طاری ہو گیا
گیا ہے "فرزانہ بولی۔"

"ہوں یہاں سے تھارا کام شروع خیر طور پر اندر والی بات کھانا پچا آیا۔
تو جلاسا اور دیکھو اندر جیکی لین سے یا نہیں اگر وہ اندر ہو تو تھمت
بیوی یہ دستک کس نے دی "ایک بولا۔"

"وہ بھی اس کرے کے دروازے پر ہے کسی دوسرے لئے
اسی وقت ہیروئی دروازے پر دستک ہوئی۔

"شاید ہمارے کان پیچے تھے..... دستک ہیروئی دروازے پر ہے۔"

اوہ دروازہ کھلا؟ اوہ را پکڑ جشید وغیرہ بھی وہاں پہنچ گئے..... وہ جیکل
نہ کو دیکھ کر مکرا دیئے۔

"تو پھر دستک ایک بار پھر ہونے دیتے ہیں" ملازم نے دل آواز
"یہ ہوئی بات مشرب جیکی لین۔ آپ نے دیکھا..... ہم نے آپ کا
کہا۔

اب فاروق ہیروئی دروازے کی طرف پکا۔ اسی وقت ہاہر ہے
آپ چاہئے کیا ہیں" اس نے بھرا تی ہوتی آواز میں کہا۔

"بان ایہ سوال آپ نے اچھا کیا۔ ہم چاہئے کیا ہیں۔ آپ نہیں
دیکھا..... دستک باہر دی جا رہی ہے..... تھ کہ اس کرہتے
دروازے پر..... بھلا اندر کون ہو سکتا ہے..... ہم سب تو یہیں ہیں" ایک ایسی

"اچھی بات ہے..... تم باہر چاکر دروازہ کھولو۔ میں خانے
کرتا ہوں"۔

"ٹکار ج کے پاس ایسے تین آدمی کہاں سے آگئے..... جو بالکل ایک
ساتھ ہی محمود نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارا۔ اندر سے ہے ایسے تین
اکیک ہیں۔ جب کہ ایسا ہونا محکن نہیں ہمہ

"ہم اس کرے کے دروازہ پر موجود ہیں..... ہم نے مشرب جیکی
ہاتھ کرتے سن لیا ہے۔ اب اگر وہ خانے میں چھپ گے۔۔۔ نہ لازم بلکن مدد کرنا ہے۔۔۔ اگر وہ کسی ابھسن میں پھنس جائیں تو فوراً دروازے
کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔ کیا کہے"۔

"نہ..... نہیں" جیکی لین خوف زده آواز میں بولا۔

اس سے زیادہ میں کچھ نہیں چاہتا۔"

"یعنی..... اس سلطے میں اب تک تین افراد قتل کئے جا پچکے ہیں۔"

"ارے بات رہے..... بھلا میرا ان سے کیا تعلق"۔

" بت گرا..... پہلی لاش تو غلی ہی آپ کے پانی کے نیک سے۔"

اس لاش کا تعلق بھی آپ سے نہیں ہتا" اسکے جو شید لے طریقہ ادا کرنے والے سطلہ؟ وہ پوچھتا۔

کہا۔

" نہیں..... اس لیے کہ میں اس وقت یہوی بچوں کے ساتھ شاہزادی، ان نشانات کے ساتھ ہی آپ کی انکیوں کے نشانات بھی ملے ہیں..... شرکت کے لیے گیا ہوا تھا..... اور یہرے طازم سروٹ کو اڑاؤز ملائیں اور آپ کو معلوم ہی ہے کہ لارڈ ساحب بھی گرفتار ہیں..... ان حالات میں انہیں بھی نہیں معلوم..... لاش نیک میں کس طرح پہنچی"۔ آپ جھوٹ بول کر کیا کریں گے..... کیا فائدہ ہو گا آپ کو..... جب "آپ دعوت پھوڑ کر ادھر آئے تھے" اسکے جو شید نے سکرا کر ان کے نشانات ساری کمائی خود نہادیں گے" انہوں نے طریقہ اداز میں "گک..... کیا کہا آپ نے"۔

"ہاں جاتا ہے..... آپ وہاں سے اوھر آئے تھے..... اور اپنا کام پھر پڑھے گئے"۔

"اب کی اگلی دیں..... آپ کو فائدہ ہو گا مجھ کا"۔

"مگر..... کیا فائدہ ہو گا"۔

"ہم زرم سزا کی سفارش کریں گے"۔

"اچھی بات ہے..... میں سب کچھ تابنے کے لیے تیار ہوں"۔

"بہت خوب! یہ ہوئی بات..... سب لوگ اٹھیناں سے بیٹھ جائیں

لارڈ نے اس کامیک اپ یہاں اپنے چہرے پر کیا" اس کا دعوت کا"۔ ارے ہاں..... وہ خانہ کہاں ہے..... جس میں آپ چھپے تھے"۔

جب میں رکھا اور اسے سوت کے گھات اتار کر نیک میں ڈال دیا گی۔

"میں..... اسی کمرے کے پیچے..... آتش دان کے پیچے راستا ہے"۔

"اواچھا..... ہاں تو شروع ہو جائیں"۔

"میں خسی..... یہ..... یہ غلط ہے"۔

" تو پھر مجھ کیا ہے"۔

"میں کہ مجھے نہیں معلوم..... لاش یہاں کس طرح پہنچی"۔

"رائے کالیا کو سروک سے اغوا کر کے پہلے یہاں لایا گیا۔ اب

لارڈ نے اس کامیک اپ یہاں اپنے چہرے پر کیا" اس کا دعوت کا"۔ ارے ہاں..... وہ خانہ کہاں ہے..... جس میں آپ چھپے تھے"۔

کسی کو اس کا پہانہ چلتے..... کیا میں غلط کہ رہا ہوں"۔

"رائے کالیا" نواب شاہی اور پروفیسر خالد ان..... ان تینوں کی

کا حکم انشارج سے آیا تھا۔

"یا!!!!"۔

"وہ ایک ساتھ چلائے۔

فون

وہ کبھی سیکھنے تک کلر بکر اسے دیکھتے رہے۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں..... براؤ راست انشارج کی حکومت نے حکم
رانچھ کہ ان تینوں کو ختم کر دیا جائے" انگلز جمیڈ سر سراتی آواز میں
ہے۔

"ہاں جناب ایسی ہات ہے"۔

"یعنی کیوں" وہ چلاتے۔

"ہمیں یہ پوچھنے کا حق نہیں دیا گیا کہ کیوں میں نے منہ بیایا۔

"ایسا مطلب؟"۔

"اشارج کی حکومت کسی کیوں کا ہو اپ نہیں دیتی..... صرف حکم دیتی
ہے..... یہ کرو اور وہ کر دیا جاتا ہے..... یہ کرو کے جواب میں کوئی یہ نہیں
پوچھتا کہ ایسا کیوں کیا جائے..... جو نہیں حکم طلا..... پروگرام ترتیب دے دیا
گیا..... اور اس کے مقابلے عمل بھی ہو گیا..... رائے کالیا کو ان غواصیاں گیا.....
اہل کے سیک اپ میں لارڈ نواب شاہی کے ہاں چلا گیا..... اور میں رائے

کالیا کے بعد پر فیض خالد ان کے ہاں پہنچ گیا..... اس طرح ایک رات میں تین آدمی سوت کے گھات اتر گئے "۔

"اور تین ڈوگی" ۔

"ہاں! تین ڈوگی انشارج سے ادھر آئے ہیں انہیں بلکہ چلے جرائم کرنے کا حکم دیا گیا تھا تاکہ وہ گرفتار ہوں تو ان کی ٹھانٹ ہو جائے اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں" اس نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب تم بھی بول رہے ہو اپنے جو تک ۲۴ ڈکھانہ اڑا" اسکے بعد یہ بولے۔

اس نے جو تک لکھا یا یہ وہی ٹھانٹ جس کے نشانات کھڑکیوں کے پیغمبیر کے تھے۔

"وزرا چل کر دکھانا" وہ بولے۔

"کیا مطلب چل کر دکھاؤں" ۔

"ہاں" وہ بولے۔

اس نے انہیں کرے میں چل کر دکھایا وہ دوسری پاؤں پر کمر دیا تھا۔

"ٹھابت ہو گیا قاتل تم ہی ہو تو اب شامی کے بھی اور خالد ان کے بھی اور رائے کالیا کے بھی لارڈ والادا ر جو بم سے کیا جانا تھا وہ تو ان لوگوں کی وجہ سے ناکام ہو گیا تھا اس کے بعد تم حرکت میں آئے یہی بات ہے نا" ۔

"ہاں بالکل" ۔

"اور خالد چانپازی؟" ۔

"اے دوست ایسے ہی موقعوں کے لیے بنا لیا تھا میں اس کی دوست میں موجود ضرور رہا ہوں لیکن کچھ وقت کے لیے عادی بھی ہوا تھا میں اسے پہاڑیں چلنے دیا گیا لہذا اس نے بھی بیان دیا کہ میں تمام وقت دعوت میں موجود رہا ہوں" اس نے جلدی جلدی کہا۔

"اس کا مطلب ہے اس کا جرم سے کوئی تعلق نہیں" ۔

"نہیں" وہ بولا۔

"لیکن مشرب جلی لیں ہمارے لیے تو تم بیکار ثابت ہوئے" اسکے بعد یہ بھی مدد بھایا۔

"کیا مطلب؟" وہ بول کا۔

"ہمارا اصل مسئلہ تین ڈوگی ہیں ہم ان کا کیا کریں ان کا مطلب کیسے سمجھائیں آخر انشارج نے یہ تین ڈوگی ہمارے ملک میں کیوں بھیجی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کی ٹھنڈی صورت بالکل ایک ایک ہو الگیوں کے نشانات تک ایک ہوں یہ ایسے سوالات ہیں جنہوں نے ہمیں پریشان کر دیا ہے آخر انشارج چاہتا ہے" ۔

"میں تھا پکا ہوں مجھے کچھ معلوم نہیں" ۔

"اوکے فی الحال ہم تمہیں بیتل بیٹھ جائیں گے پھر دیکھیں

"لیکن کادوست سکول کے زمانے کا..... لیکن سکول سے پچھنے کے
دوں نے آج ہی فون آئی ہے..... درمیان میں ہماری ملاقات میں ہوئی
بہادر" اسے میری بھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی ہوگی۔"

"لیکن..... یہ راضی خان صاحب..... کہ کیا رہے تھے۔"

"یہ کہ ایک عجیب میبیت میں پھنس گیا ہوں..... دراصل یہ بہت
دلت مدد ہے..... انکا کہ ہم شاید سوچ بھی نہیں سکتے..... بے تحاشہ زینیں
بہادر کے نامے کی اسے ملی ہیں۔"

"اور یہ..... راضی خان..... تم پارکماں ہو اتنی دست سے۔"

"لیکن آپ کو یہ بات کیسے معلوم..... جب کہ ان کی آپ سے بھی
میں پھنس گیا ہوں۔"

"غیرات میں اس کی دولت کے چھپے ہوتے رہتے ہیں۔"

"اوہ اچھا..... تو پھر آپ ہو آئیں..... اور اگر دہائی ہماری دلچسپی کا کوئی
حد ہو تو ہمیں بھی بدل بھجے گا۔"

انہوں نے ہمراں کر کما۔

"ہم مصروف کہ جلد ہوتے میرے دوست..... تھرٹھ نہ
ہوں۔"

کوئی بھائیک طوفان آنے والا..... اتنا خوفناک کہ ہم اندازہ نہیں

یہ کہ کراہیوں نے ریسیور رکھ دیا۔

"تم لوگ یہیں ٹھرو..... اکرام کو جلاکر مسٹر جیکی لین کو اس نے
حوالے کر دو..... میں جلد لوٹ آؤں گا۔"

یہ راضی خان کون ہیں۔"

اور ہو چکے گے..... تیتوں پسلے تو ایک دوسرے کو گھورتے رہے پھر
کوئی نہ کہ۔

میں اس لمحے فون کی سمجھنی بھی..... محمود نے ریسیور اٹھایا، پھر انہوں
جہشید کی طرف پڑھاتے ہوئے بولا۔

"آپ کافون ہے۔"

انہوں نے فون لے لیا اور بولے۔

"میکن جشید بات کر رہا ہوں..... فرمائیے۔"

"جم..... شید..... میں راضی خان ہوں۔"

"اور یہ..... راضی خان..... تم پارکماں ہو اتنی دست سے۔"

"میں پھر جتاوں گا..... بس تم آجائو..... میں ایک دلپپ ڈکل
انکا نہیں ہوئی۔"

"کیا فون پر نہیں ہاتھ کتے۔"

"اگر زیادہ مصروفیت ہے اور آئیں سکتے تو پھر فون پر ہی جتاں گا۔"

انہوں نے ہمراں کر کما۔

"ہم مصروف کہ جلد ہوتے میرے دوست..... تھرٹھ نہ

ہوں۔"

"تم لوگ یہیں ٹھرو..... اکرام کو جلاکر مسٹر جیکی لین کو اس نے

حوالے کر دو..... میں جلد لوٹ آؤں گا۔"

یہ راضی خان کون ہیں۔"

"آخر ہم کب تک ایک دوسرے کو گھورتے رہیں گے....." گھر پروفیسر داؤڈ نے اپنیں محمود کا جملہ تھا یا..... وہ بھی ہنسنے لگے پھر یہ مقابلہ قائم کر کے تین ڈوگیوں پر گھور کر ناہی ہو گا..... ورنہ اماں پر ڈھنپ رہے "میں مزید گھور کر ہا ہوں تم گلرنے کرو۔" - خوب خبریں گے" -

"سوال یہ ہے کہ ہم ان کے بارے میں کیا سوچیں" - محمود نے سوالے گلر کرنے کے اور کوئی کام سوجھی نہیں رہا۔"

"سوچنے کے لئے تو خیر ہمارے پاس بہت کچھ ہے..... وہ اس مل اور وہ بھرپنے لگے..... ساتھ ہی انہوں نے ریسیور رکھ دیا۔ اگر یہ ساری شرارت اشارجہ کی ہے..... تو پھر اس محاطے کا تلقین ہو جو دو ہم بھی سوچنے لگے..... اچانک فرزانہ نے کہا۔ شاہی کی لا جبری سے کیوں ہے..... پھر نواب شاہی کے ساتھ رائے کیا۔" اس سارے مسئلے کا حل اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہمیں پروفیسر نافون کو تلاش کرنا ہو گا..... یا پھر لا جبری کے چور کو تلاش کرنا ہو گا۔"

"ایک منٹ..... ذرا ہم پروفیسر انکل سے روپورٹ لے لیں....." "ہاں یہ ہے کام کی بات" -

کسی متینے پر پہنچے؟" محمود نے کہا اور ان کے نمبر ملانے لگا..... جلد ان کی ۱۰۰۰ بیان کا پیور..... نزدیک کی بات ہے اور پروفیسر غافغون پندرہ سال آواز شاہی دی۔

"ہاں محمود کی بات ہے؟" -

"تین ڈوگیوں کے بارے میں کیا اندازہ لگایا آپ نے۔" محمود نے اکرام کو فون کیا۔ اس کی آواز سن کر وہ بولتا۔

"اوڈیار..... ان کے بارے میں تو میں بتتا سوچتا چتا ہوں۔" "پہلی بات تو یہ کہ ایک عدد مجرم کو آگر لے جائیں..... اور دوسری بڑی جاتی ہے۔" -

"لیکن انکل..... یہ بڑی ہوئی حرمت ہمارے کس کام کی" - محمود۔ "ابھی ابھی اطلاع طی ہے..... راجہن روڈ پر ایک گاڑی کھڑی ہے..... مخصوصاً انداز میں کہا۔"

پروفیسر داؤڈ کو ہنسی آئی..... محمود نے خان رحمان کی آواز سی۔

"کیا ہوا..... کیوں نہ رہا تھا۔" -

"یکن انکل ... گازی کولانے سے پسلے اس پر سے الکیوں نہ ہوگی..... جال کی کھال نہ اتارو اور یہاں آ جاؤ..... بلکہ خان نشانات اٹھانا بہت ضروری ہیں..... اس لئے کہ ہمیں ہر طالب میں کتابیں لے کر جانے کیلئے آ جاؤ۔" - حور کو پکڑنا ہے۔

"اچھی بات ہے..... لیکن ساف ظاہر ہے..... اس نے نیٹ ہات مددوہ کیا گی آتے ہیں"۔

ہوں کے..... اس کے پاس اس قام میے ہے۔ بت وہت ھا -
 "ضرور مناویعے ہوں گے..... کین ہو سکتا ہے کمیں کوئی نہان" گودنے والے صورت حال پر ویسرداڑہ اور خان رحمان کو جیائی۔
 "لیکھ ہے..... تم رواثت ہو رہے ہیں..... تم بھی چل پڑو"۔
 گیا ہو، اگر ایک آدھہ نشان مل جائے تو یا ہی بات ہے "۔

"شکریہ الکل..... آپ بہت اچھے ہیں"۔

"میں نہیں..... میرے ماتحت..... یہ بھترن کام کرنے والے ہیں۔" الادعی پر دیکھ رہا اور خان رحمان پہنچتے تھے..... باہر ہاوردی ملازم موجود

میں میں..... یہ رسمیتی رہی۔
.....الموں لے دو توں کاروں کو اندر رہی لے جانے کا اشارہ کیا تھا۔.....
”اجھا تو پھر شروع کریں کام“۔

انہوں نے فون ٹنڈ کر دیا..... اسی وقت گفتگی جی..... محمود از زیمیں راضی خان کی طرف سے ہدایات مل چکی تھیں..... انہیں ایک

اسوں نے کون بن رہا تھا..... اسی وقت میں بڑے دشمن کی آمد کا خبر ہوا۔ ملک کا شہر کیا کیا۔ وہاں انقلاب جشید دو آدمیوں کے ساتھ ہٹتے تھے۔

.....لود سری طرف سے اپنے بھی خدیدی بھراں ہوئی اور ساری دنیا اس طرح خاموش تھے..... جیسے کچھ آکیا ہو..... ایسے میں فون کی لکھنی

"اے ہمسر کیا معلوم اپا چان..... کہ آپ کس سے ڈر رہے ہیں

دیے تو ہم پر سمجھتے ہیں..... آپ کسی چیز یا معاملے سے شیشی نہ رکھتے۔

湘湖游记

"اُس کی صرف گرانی شروع کراؤ.....ابھی گرفتار نہ کرو.....لیکن
اُن سے او جملہ ہوئے نہ پائے "انہوں نے جلدی جلدی کہا۔
"لی بھت تھر" اکرام نے کہا اور فون بند کر دیا۔
ایسا ہال ہے.....کیا ہم اس شخص کی طرف نہ روانہ ہو جائیں "۔
"اُس سے تو اکرام بھی سمجھاں لے گا.....تم نہیں جانتے.....میں نے
بھل کر ہوں بلکہ اے "۔
"وہ کہتا ہے؟" محمد بولا۔

فائل

دو نوں میں سے ایک نے جو بڑا انظر آتا تھا ریسیور اٹھایا۔
"جب میرے دوست راضی خان ہیں.....میں بتا پکا ہوںیہ تجھن
"جی.....جی ہاں.....یہیں ہیں" یہ کہ کہ اس نے ریسیور محدودیت ہیں "۔
پڑھادیا.....محمد نے فون لے لیا.....دو سری طرف اکرام فتنہ کیا ایسے آپ بتاچکے ہیں "۔
پڑھوں اندراز میں کہ رہا تھا۔
"گماڑی میں سے ایک نشان مل گیا ہے.....دیسے اس نے اکٹھا پہنچے.....یہ بات بھی معلوم ہو گئی "۔
ہست کوشش کی گئی تھی "۔
"اُہ چوری خان ان سے چھوٹے ہیں.....پھر وہ دن پسلے ان کا اعتقال
کیا آپ کو چاہل گیا ہے.....وہ نشان کس کا ہے"۔ "لطف" یہ مرگ کے تھے۔ انہوں نے پر سکون اندراز میں کہا۔
"ہاں اریکارڈ میں اس آدمی کا نام اور قصیر و فیرہ موجود ہے۔" یہی.....کیا فرمایا آپ نے یہ مرگ کے تھے۔ کیا آپ جانتے ہیں
نے پسلے کہ فون کیا تھا.....وہاں سے پتا چلا۔ آپ اور آئندہ ہیں۔ یہ کیا ہے"۔ وہ دھک سے رو گئے۔
میں کیا کروں "۔
"ایک منٹ" اس نے کہا اور اپنے والد کی طرف ہوا۔ "بے بارز دیکھے ہو گئے.....کیا مرکر بھی کوئی زندہ ہو سکتا ہے"۔
صورت حال بتائی۔ تو وہ بولے۔

"بھی کی کہتے ہو اور یہ بھی کہ یہ وہی ہیں..... یہ تو مر پکھے ہیں....."
 سے پہلے فون کیا تھا..... فون پر اس نے کہا تھا..... اس نے ان سے
 "اپنے کہتے ہیں" - پرد فیروز اور دھوئے کھوئے انداز میں بولے۔
 بھائی کو زندہ کر دیا ہے..... ان کی سمجھ میں پچھہ نہ آیا کہ وہ کیا کر رہا
 "آپ تین دو گیوں کو کیوں بھول رہے ہیں" -
 بھائی کو زندہ کر دیا ہے..... ان کی سمجھ میں پچھہ نہ آیا کہ وہ کیا کر رہا
 "کیا ایسا مطلب؟" وہ ایک ساتھ چلائے۔
 مزید وضاحت طلب کی تو بھی اس نے صرف یہ بتایا..... کہ کیا اپنی
 مارے جیرت اور خوف کے ان کے مت ٹھلے کے کھلے اور آنکھیں بھی
 آپ یہ چاہتے ہیں ان کا بھائی زندہ ہو جائے..... جواب میں انہوں
 نہیں دیکھیں..... کتنے ہی سینڈگزر گئے..... کوئی پچھہ نہ بولا..... آخر اپنے
 کماکر یہ کیے ہو سکتا ہے..... اس پر اس نے کہا کہ اچھا نہیں ہے۔
 بھائی کو اواز بھری۔
 کے بھائی کو بھیج رہا ہوں" اور یہ بھال بھیج گئے۔ اتوں لے
 "شاید ہم اپنی زندگی کے انوکھے ترین کیس سے دوچار ہیں اس مرتبہ
 طرف اشارہ کیا۔
 "یہ ہوئی نہیں سکتا..... اس میں ضرور کوئی چکر ہے" ہمارا
 بقا اور ان کے بھائی کو بھیجا تھا..... ان کا کہنا ہے اگر وہ اپنے بھائی کو
 بولے۔
 "یہی تو مشکل ہے"۔ اپنے جھیٹی مکارے۔
 "یہ مشکل ہے..... جیشید تم کیا کہنا چاہیے ہو؟" -
 "یہ کہ اس میں کوئی چکر نہیں ہے"۔ وہ مکارے۔
 "ہم سمجھے نہیں..... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟" "محود نے پوچھا
 "تم ازکم یہ میک اپ میں نہیں ہیں..... نہ ان کا کوئی بھار
 "ہاں! اس کا کہنا یہی ہے کہ جس طرح وہ انہیں بھیج سکتا ہے..... وہ اپنے
 لہذا ہم سی کہ سکتے ہیں..... یہ وہی ہیں"۔
 "غلط بالکل غلط جیشید مرکر آن تک کوئی
 "آپ نے ان سے بات کی..... یعنی جاری خان سے..... یہ خود کی کتنے
 لہاٹکا ہے"۔
 "میں بھی بھی کہتا ہوں"۔ وہ بولے۔

"میں اپنا مرنا بالکل یاد نہیں..... ان کا بیان ہے۔۔۔۔۔" "اہ! فرض کیا..... بخار ہونے سے بھی کوئی روز پلے آپ کے بھائی کی
والے بالکل نہیں..... زندہ سلامت ہیں۔۔۔" "بلکہ اور لے چکا تھا..... اور دراصل وہی مرا تھا۔۔۔ تو؟۔۔۔"
"تب پھر..... جسے بالکل راضی خان نے دفتایا..... وہ کوئی اور ہوا۔۔۔" "یہ..... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ راضی خان نے حیران ہو کر کہا۔
قاروق نے مند بنا یا۔۔۔" "اسی قاتم غور کریں گے..... یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

"کیا بات کرتے ہیں۔۔۔ میرا بھائی کسی حادثے میں ہلاک نہیں ہوا۔۔۔" اگر بخار ہونے سے کوئی روز پلے میرے بھائی کی جگہ کوئی اور لے چکا
بھاگا جائے۔۔۔ کہ حادثے میں ان کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔۔۔ اس لے چکا تھا۔۔۔ میں اس کے میک اپ میں۔۔۔ تب یہ ضرور میرا بھائی ہے۔۔۔ راضی
پاسکتا۔۔۔ مرنے والا کون تھا۔۔۔ میرا بھائی تھا بھی یا نہیں۔۔۔ جی نہیں اسکا اعلان نہ پڑھوں اور ازیں لکھ۔۔۔
کوئی بات نہیں۔۔۔ پدرہ دن پلے میرا بھائی میری آنکھوں کے سامنے نہ۔۔۔" "بھائی تو تھیں ہوں۔۔۔ لیکن مانیں تب تھا۔۔۔" جاری خان نے مند بنا یا۔
ہوا ہے۔۔۔ اس سے چار پانچ روز پلے اسے شدید بخار ہوا تھا۔۔۔" "اچھا آپ کیا کہتے ہیں۔۔۔" پسکر جھیڈ بولے۔
زور سرکی طرف تھا۔۔۔ ڈاکٹر صاحب جان نے فیصلہ دیا تھا کہ اسیں گروپ "میں کیا کوئی۔۔۔ میرا تو دل اس دنیا سے اچھات ہو گیا ہے۔۔۔ میرا
بخار ہے۔۔۔ انہوں نے اسے بچانے کی سرتوڑ کو شش کی۔۔۔ شرکا۔۔۔ ال مجھے اپنا بھائی نہیں مان رہا۔۔۔ اور اس کی وجہ صرف اور صرف یہ
بھرمن ڈاکٹر دن رات اس کے پاس موجود رہے۔۔۔ لیکن سب کے ساتھ ہے۔۔۔"

کر بھی میرے بھائی کو نہیں بچا سکے۔۔۔ لندن یہ کسی طرح نہیں کہا ہے۔۔۔" تم بالکل لفاظ سوچ رہے ہو۔۔۔ اگر تم جاری خان ہو۔۔۔ تو میرے
میرے بھائی کی جگہ کوئی اور مرا تھا۔۔۔ سب گھر والے۔۔۔ آئی ہا۔۔۔ اس سے یہ کہ خوشی کی خبر کیا ہو گی۔۔۔ لیکن یہ محلہ صاف بھی تو
وائے اعززی رشتہ دار سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں۔۔۔" ہبھے کسی طرح۔۔۔ بغیر کسی تصدیق کے میں اس ہامعلوم آدمی کو اپنی
"ان لوگوں کے ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔" ایکلا بھائی مددی دوست کس طرح دے دوں۔۔۔" مکرا ہے۔۔۔
"کیا مطلب؟" وہ چونکہ کر بولے۔۔۔" اوات کے وارث رہ جائیں گے۔۔۔"

"اف جاری یہ تم کیا کر گئے مجھے تم سے ایسے اللالکیں۔" "تباہ چیزیں ہیں اور مسٹر جاری خان امید نہیں تھی"۔

اور جو میں دیکھ رہا ہوں مجھے اس کی امید نہیں تھی"۔

"اف جمیل میرے دماغ کی ریکیں پجھت جائیں گی میں یہ حلہ "نہیں ایکوں نہیں" اس نے فور آکھا۔

تمہارے حوالے کرتا ہوں اگر یہ واقعی ہیرا بھائی ہے تو میں اس کی ایکھا اس کے چہرے پر ذرا بھی گمراہت کے آثار نہیں خاطر ہرجیز اپنی تمام دولت اس کا معلوم آؤ کو دینے کے لیے ہاتھ اسکے جمیل نے اکرام کو فون کیا۔

"اکرام ہم قبرستان پنج رہے ہیں تم بھی عملے کے ساتھ پنج جاؤ ہوں لیکن جمیل اگر وہ کوئی فراڈ ہوا تو؟"۔

اور جس کی الگیوں کے نشانات کاڑی سے ملے ہیں اس کا ریکارڈ "مجھے خور کرنے دیں" اسکے جمیل نے پوچھا کر کہا۔

"اچھی بات ہے"۔

اور پھر وہ سب سوچ میں ڈوب گئے وہ بہت برمی طرح ادا "اوکے سر" اس نے کہا۔

جب وہ قبرستان پہنچے اکرام اور عملہ وہاں موجود تھا راضی ہوئے تھے

اگر اسکے جمیل نے سراو پر اٹھایا اور بولے۔

"میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے ہم قبر سے آپ کے ہولے "یہی قبر ہے"۔

"اوکے اکرام اس قبر کی کھدائی کراؤ نعش تکال جائے گی"۔

"اوے پاپ رے" ایک ماحتوت نے پوچھا کر کہا۔

"آپ کو اس پر کوئی اعتراض تو نہیں" اس نے پوچھا۔

"اگر قانون کو ایسا کرنے پر کوئی اعتراض نہیں تو مجھے ہیں" "قبر سے کسی مردے کو تکالنا کوئی آسان کام نہیں ہے جناب نہیں

اعتراض نہیں"۔

"نہیں قانون ایسی اجازت دیتا ہے"۔

"اوہ بھی تم شروع کرو"۔

قیری کھدائی شروع ہوئی..... اپنے جشید نے ایسے اپنے اکرام سے اور مکمل اجرا ہی تھی۔ اچانک کھدائی کرنے والے رک کے.....
”ہاں..... وہ قائل دکھلو بھی..... کہا نام ہے..... کتابوں کے چور لارڈ انگلی سے ایک ان کی طرف آیا۔
اکرام نے قائل کھول کر ان کے سامنے کر دی۔ انسوں لے جائی۔ ”میلی ہٹادی گئی ہے..... یمنٹ کی سلمیجن اب آپ لوگ خود
قابل میں ایک نوجوان آدمی کی تصویر گئی تھی۔ اس کا نام تھوڑا غائب۔ ہم یہ کام نہیں کریں گے جتنا..... چاہے آپ ہمیں معطل
تھے..... چوری کی کمی وارد اتوں میں سزا یافت تھا۔

”تو لا بھر بھری اس نے چراکی ہے۔“
”جی ہاں! پہا بھی قائل میں درج ہے..... اور یہ وہاں موجود ہے۔ اور پہر وہ خود اکرام کے ساتھ آگے بڑھے۔ ان سب نے خوف
و راصل اس نے سوچا تھا۔ نشانات مٹانے کے بعد اس کا سرناہ، ٹکریوں سے ان کی طرف دکھا۔ جیسے کہ رہے ہوں۔
لگاسکتا ہے..... اس لئے بے فکر تھا۔ اب ہم ہمارے قارئوں کو کہاں۔ ”یہ آپ کیا بے دوقینی کرنے چاہے ہیں۔۔۔ مردہ کمیں چوتھے
دو دو پاٹیں کریں گے۔“

”باکل نجیک اکرام۔۔۔ ویسے میرا خیال ہے۔۔۔ یہ مدت اپنے اپنے جشید خود ہی اتر گئے اور سلمیجن انہا تھا کہ اکرام کو دینے لگے
ثابت نہیں ہو گا۔“ اپنے جشید مکارے۔
”اس طرح قبر کا گز حاصل نہیں نظر آنے لگا۔۔۔ مردہ اس میں موجود تھا۔۔۔
”جی وہ کیسے؟“ اکرام نے جیران ہو کر کہا۔

”یہ میرا اندازہ ہے۔۔۔ جو لکھا بھی ہو سکا ہے۔۔۔ تمہارے اسے اٹھانے۔۔۔ پھر خیال آیا اور اکرام سے پوچھے۔
چونکس ہیں نا۔۔۔ کہیں وہ انہیں دھو کا دے کر نکل نہ جائے۔“ ”اکرام۔۔۔ مردے کی بے حرمتی نہیں ہوئی چاہئے۔۔۔ تم بھی آجائو
”جی نہیں۔۔۔ اگر وہ دھو کا دے کر ادھر اور ہر نکل جانے کی اڑائی گو۔۔۔ قاروں تھم بھی آؤ۔۔۔ ہم چاروں مل کر اسے باہر نکالیں گے۔“
کرے گا۔۔۔ تب بھی کہیں نہیں جاسکے گا کیونکہ آلات لگادیے گئے ہیں۔“ ”تی بھڑا!“ وہ ایک ساتھ بولے اور قیریں اتر گئے۔
”نہ کریں۔۔۔ ایسا نہ کریں“ ایک ساتھ چلا یا۔
”بہت خوب ایسے ہوئی نہایات۔“

"بھی پریشان نہ کرو..... ہمیں حقیقی کے سلسلے میں ایسا کہنا
سچے کا بازہ لیا اور پھر بول اٹھے۔
ہے۔" اکرام جھلا اٹھا۔

"آخر مردہ باہر نکال لیا گیا..... انہوں نے دیکھا..... وہ سو فتحہ

"خان ہی کا مردہ تھا۔ خود زندہ چاری خان اس کو دیکھ کر وحک سے رکھ
"اس محلے کا فیصلہ یہاں نہیں ہو سکا..... مردے کو پھر قبر میں رکھ
"یہ..... نہیں..... یہ تو بالکل میں ہوں"۔

"یہی بات تو اس وقت ہم کہ رہے تھے..... آپ کو چھین ڈیتے ہیں..... آپ دونوں گھر پہنچیں" ہم ایک ضروری کام سے قارئ ہو کر
"آپ کے پاس آئیں گے اور یہاں کے یہ کیا پچھلے ہے..... فی الحال اس
"لل..... لیکن..... یہ کیسے ہو سکا ہے..... میں نے تو بھی اپنالیکھا ہے..... ہمیں اس محلے پر غور ہو رہا
ھلک نہیں دیکھا"۔ اس نے لرا تی آواز میں کہا۔

"آپ دیکھ لیں"۔ فاروق مکرا یا۔

"اُرے ہاپ رے..... یہ..... یہ تو مردہ ہے..... اسے کس طرح
لوں"۔ چاری خان نے بوکھا کر کہا۔

"اب آپ کیا کہتے ہیں چشمید..... اگر میرا بھائی مردہ ہے میں مواد میں کہا۔
تو یہ زندہ کون ہے"۔

"میں چاری خان ہوں" چاری خان نے بر اسانتہ بتایا۔

"اور یہ..... یہ کون ہے"۔

"میں نہیں چاہتا..... میں کچھ نہیں چاہتا" وہ جھلا اٹھا۔ پانگوں

طرح۔

"اگر..... تو کیا ب انسپکٹر جہید اور ان کے ماتحت بھی رشوت میں

لیارج سے "وہ تسلی

"بکھی تھیں..... سید گھی طرح بتاؤ..... کتنا بیس کھاں ہے۔"

"وہ لوگوں کے پیٹ میں "اس نے کہا۔

پا مطلب ۲۹ و ۳۰ کے۔

"اسف غاہر ہے..... وہ کتابیں میرے کس کام کی تھیں..... میر نے تو اس کی کئے پڑھائی تھیں..... اس نے ان کے بدلتے میں مجھے ایک بڑی رقم دی تھی..... جو نبی میں نے اسے کتب پہنچائیں..... اس نے وہ بڑی رقم

بھرے جو اے کر دی..... آپ کو بھی اس میں سے نصف دے سکتا ہوں۔

"پھر وہی..... بالگوں جیکے اپنے تجھے کرنے کے لئے آؤ گی۔ تکہ ہم سے نہ

مکتبہ ملیوجس

"لے چتا ہوں..... میہا جرم معاف کرنا ہو گا۔"

تَمَثِّلُونَ كَمَا يَرَوْنَ

الكتاب المقدس

ایکن سر..... سے اقرار تو سے ملے بھی کوئی بار کہ دکا سے۔

لکاہ انسکو ملے۔ لکھ لے سکو۔

پرست ب..... یک پارک اور بھی دوست

یہ اپنے ریادہ میں براہم دعاؤی لہا ہے۔ عان رحمان

سائنسی معاملہ

"آپ..... ایکٹھے صاحبان! مجھ سے کہا کام آرڈر آئے کو۔"

"کلیک کے خود رہت فرم۔ تم نے، جو اسے دیا۔"

مکالمہ

"تمنے پریاک لائی ریج ایڈن سے۔"

کاشش ک تھم ک کو نہیں بات۔

بے ایک دل کے لئے بے ایک دل کے لئے.....

146

—S. —L. —G. —S.

"چلو ہم تمہارا یہ جرم معاف کر دیں گے..... تم بس اُسیں اس توڑے میں۔" "اس طرف آجئیں ایک کھڑکی کھلی ہے ہم اندر جائے سک لے چلو۔"

دو اندر دا خل ہونے اور پھر دھک سے رہ گئے اندر ایک اور الپڑی تھی۔

"اُر سے باپ رے" تھوڑے عباس چلا اٹھا اور قمر تھر کا پنے لگا۔ لاش وہ اس کے ساتھ ایک گھٹتے تک سرکرنے کے بعد شرے باہر ہوا۔ ایک دو ان آدمی کی تھی اس کے پڑے پر بڑی بڑی موچیں تھیں۔ میں ایک حوصلی تک پہنچے۔

"ایم تم نے کتابیں اس شخص کے حوالے کی تھیں"۔

"ہاں اُس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"وزرا تفصیل سے سناؤ۔ یہ معاملہ کیسے ٹھہر اٹھا۔"

"فون پر بات ہوئی تھی مجھے تباہی گیا تھا کہ ۹۰ رائے ۹۰ ڈاؤن کے باہر

"یہ کہ وہ سب جگلوں میں رہتے والوں کے لئے نہیں ہیں۔

"اب گاڑی میں کتابیں لوڈ کی جا رہی ہیں اگر میں وہ کتابیں گاڑی سیت

"اُوں تو ایک لاکھ روپے کا سکتا ہوں میں ایسے کام کرنے کا ماہر ہوں

"ایمیں بات ہے" محمود نے کہا اور دستک دی۔

اسنے اپنے چار شاگرد ساتھ لے اور راستے میں گاڑی روک لی۔

ایک منٹ بعد دوسری اور پھر تیسری دستک دی لیکن درود

بکے تو میں کوئے ہوش کیا اور گاڑی اپنے گھر لے آیا اس کافون

نہ کھلا۔

"زیکھو بھتی اندر دا خل ہونے کا کوئی دروازہ کھڑکی دیں۔"

دستک دی تو یہ آدمی باہر نکلا اس نے اور میں نے مل کر کتابیں

اتھوں نے جھلا کر کہا۔

گھوڑا فاروق اور فرزانہ نے دوڑ لگادی پھر محمود کی آواز میں

اس اساتھ تھے جو بھی میرے گھر میں موجود ہیں ابھی تو میں نے

دی۔

"کتابیوں کو ان میں سے حصہ بھی نہیں دیا افسوس"۔

"جب تم کتابیں اندر لارہے تھے..... اس شخص کے علاوہ بھائیں کتابیں نہ پہنچان سکتے۔ اس نے بتایا کہ اس شخص کو ان اطراف میں کبھی نہیں اور نظر آیا تھا"۔

"کتابیں حوصلی کے باہر ہی رکھ دی گئی تھیں۔ مجھے اندر نہیں بالآخر دلکھا کیا۔ " ختم کرو بھی..... وہ اس جگہ صرف کتابیں حاصل کرنے کے لیے قماں..... رقم بھی اس نے باہر ہی ادا کی تھی۔

"اچھی بات ہے..... ہم ذرا اس حوصلی کا جائزہ لے لیں۔" سچتے۔ کتابیں ملتے ہی وہ چلے گئے۔ اس شخص کو صرف اس نے قتل انسوں نے حوصلی کو دیکھا بھالا۔ ہر جیز پر گردھی گردھی۔ صرف یا ایسا۔ کہ یہ ہمیں ان کے ٹھنڈے نہ چاہئے۔ اپنے جمیش نے بر اس اندھے بنا کر کرو قدرے صاف تھا جس میں لاش پڑی تھی۔ شاید لاش کے احرام میں لے لا رہا بڑہ شرکی طرف چل پڑے۔ تیور کو اس وعدے پر کہ آئندہ وہ س کمرے کی صفائی کی گئی تھی۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے..... جیسے یہ حوصلی مت سے بند پڑی ہے۔ اس نے۔ وہ ایک لاکھ روپے کی فناہی ادارے کو دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کو تو صرف حوصلی دیجے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ تیور عباس کو بار بار دیکھا دیا گئے۔ جنم جمیش کا پھرہ اٹھیں دیکھ کر حمل انجام

بلایا گیا۔ اور اس کے ذریعے کتب تیور عباس سے لی گئیں۔ پھر اس نے "یوں لگاتا ہے۔۔۔ جیسے آپ لوگ کتنی ہنتوں بعد آئے ہیں۔۔۔ حالانکہ کر دیا گیا۔۔۔ یہ کون تھا۔۔۔ یہاں شاید کوئی نہ چاہئے۔۔۔ محمود تم کسی درست نہیں۔ اف ایک رات گمراہ سے عکب رہے ہیں۔۔۔ لہذا کیوں نہ کھانا کھالیا تو بلالا تو۔۔۔"

جلد ہی ایک دیساتھ وہاں آگیا۔۔۔ اس نے بتایا کہ حوصلی غالی ہے۔۔۔ اگرچہ ایک عدد لاش دیکھ کر آرہے ہیں۔۔۔ جنم اور تین لاثوں سے اس کا مالک مر چکا ہے۔۔۔ بلق لوگ حوصلی پھوڑ کر شرپے گئے تھے۔۔۔ کیونکہ اسات پسٹے ہو چکی ہے۔۔۔ اس نے بالکل بھوک محسوس نہیں ہو رہی۔

ان کا خیال تھا۔۔۔ حوصلی میں اس کے مالک کی روح بھکتی رہتی ہے۔۔۔ اس کا جمیش نہیں کھاتے۔۔۔ وہ سے کسی اور نے بھی حوصلی پر بقدر نہیں کیا۔۔۔ سب اس سے خوف ایسا یا یا کرتے ہو جمیش۔۔۔ جمیں نہیں محسوس ہو رہی ہو گی بھوک کھاتے ہیں۔۔۔ اور ہر ہوں کافہ خیال کرو۔۔۔ پروفیسر داؤڈ نے بر اس امنہ بتایا۔

"اوہ معاف کرنا پرو فیسر صاحب..... میں تو بھول ہی آیا..... آپ کو "لئور کرد بھی..... پروفیسر خالد ان اور عانفون سائنس دان ہیں..... ہمیں بھرنا فون نواب شاہی کی پرانی لاہوری انجمناکر لے گے..... انہوں نے ساتھ ہیں۔"

"حد ہو گئی..... یہ بھی کوئی بھولنے کی بات ہے" وہ بر امان گئے۔ ان کتابوں کا مطالعہ شروع کیا..... اور پھر عائب ہو گئے..... اور یہ بات ہے "معاف کر دیجئے..... واقعی یہ بات بھولنے کی نہیں ہے" انہیں۔ پہنچوہ سال پستے کی..... پہنچوہ سال بعد نواب شاہی کو قتل کرنے کی قوت آکتا۔

"اوکے..... معاف کیا..... اور بھالی صاحب..... آپ کہاں ہائیں"۔ خالد ان کو قتل کیا گیا اور نواب شاہی کو بھی ہلاک کروایا گیا..... پھر وہ کتابیں "بہت خوب! یہ ہوئی نبات" انہوں نے ان کے جاتے قدموں اور کارائے گے تو ان کتب کو اڑا لیا گیا اور اڑائے والے کوہلاک کر دیا گیا آواز سنی۔

"ہم تمام سڑاکھوپکے ہیں پروفیسر صاحب..... آپ کیا کریں"۔ پہنچوہ سال بعد کسی کو خیال آیا..... وہ کتابیں عائب کر دی چاہیں۔ آخر "ایسا مطلب جشید یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو..... محمود قادری خالد۔ اس سوال کا جواب تم تینوں میں سے کون دے گا"۔

فرزانہ سے پوچھو۔

"میں دوں گی" فرزانہ فور آبُولی۔

"جی نہیں..... آپ سے اور صرف آپ سے پوچھیں کے" انہیں "جی نہیں..... میں دوں گا" محمود نے کہا۔

نے آنکھیں نکالیں۔

"ایسا مطلب..... مجھ سے اور صرف مجھ سے کیوں..... میں سائنسی ہوں..... کوئی چاوس نہیں" انہوں نے بوکھلا کر کہا۔

الہوں تے جواب لکھ دیا..... ایک جشید نے تینوں کے جوابات

"اس کی وجہ ہے..... یہ خالص سائنسی معاملہ نظر آتا ہے"۔

"سائنسی معاملہ؟"۔

"ہاں! سائنسی معاملہ" وہ بولے۔

"کیسے" وہ ایک ساتھ بولے۔

کوٹل نہیں ہے..... بھلاکیوں۔"

"اُس لیے کہ انکل راضی خان کو مجرم کی طرف سے اٹھی تھیں مل پکا۔" "مد ہو گئی..... ویسے مجھے پڑتے ہی اندازہ تھا..... کہ آپ نہیں کھا پائیں کہ وہ اپنا بھائی زندہ حالت میں وصول کر لے..... اور جائیداد اس سنگے حوالے کر دے..... یہ کام پوری چھپے تو ہو نہیں سکتا..... اس طرح گرم فلم سب پھر تم نے کھانا کیوں لگایا؟" اسکے جیشید مکار ہے۔
"اس لیے کہ شاید میرا اندازہ اس پار غلط ہو جائے..... لیکن کم بخت تھا..... غلط ہوتا ہی نہیں" انہوں نے جملے کئے انداز میں کہا۔
"ہاںکل غیریک" وہ بولے۔

انسکے جیشید نے اب راضی خان کے غیر ملا تھے۔
"اپنے کھانے پات کر رہا ہوں"۔
"اُوہ جیشید" یہ تم ہو..... اس کافون پھر آیا تھا۔
"پھر تم نے کیا کہا"۔

"یہ کہ..... وہ نہیں صلت دے"۔
"پھر اس نے کیا جواب دیا"۔
"یہ کہ وہ صلت نہیں دے سکتا..... فوری فیصلہ کیا جائے..... لیکن ان کی ٹکل صورت بالکل آپ کے بھائی جیسی کیوں ہے..... اور ان کی نشانات تک آپ کے بھائی کی الگیوں سے کیوں بالکل مطہر ہیں
"اُوہ اچھا..... ہم آرہے ہیں..... آدھہ کھٹے سے پسلے جائیں"۔ اس سوال کے جواب کی تلاش میں ہیں..... اور اب اس نامعلوم کے"۔

اور پھر وہ اسی وقت انہ کھڑے ہوئے..... اوحر سے یکم جیشید "ابن اس کافون آئے ہی والا ہے..... لیکن اب جب کہ میں نے ٹکل کا مردہ جسم دیکھ لیا ہے، میں کیوں یہ سو دا کروں گا"۔
آواز سنائی دی۔

"یہ کیا..... میں کھانا لگا بھیل ہوں"۔
"نہیں یکم..... نہیں افسوس ہے"۔

"میں میں..... یہ میں ہو سکتا" راضی خان نے چاکر کھا۔

"سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں ہو سکتا..... آپ بھو سے وہ باتیں پڑھ کر سو دا کرو"۔

جو آپ کے اور میرے علاوہ کسی کو معلوم نہیں چاہے دس پر "پروج لیں جائید ساری دولت دے کر اگر میں نے ایک نعل سال پر انی باتیں پڑھیں"۔

خال کو حاصل کیا تو میں نے موت مارا جاؤں گا"۔

"ہاں! ایسا کریں ذرا..... کیا حرج ہے" "انسپکٹر جیشید بول اشے۔

میں ان وقت فون کی حکمتی تکنائے گی۔

"اچھی بات ہے" راضی خان نے کہا اور پر انی باتیں اس سے پڑھے۔

لگے..... وہ ہر سوال کا فرقہ جواب دیتا چلا گیا..... یہ میں تک کہ راضی خان سوالات کرتے کرتے حکم کیا۔

"آپ میں اور کتنے سوالات کروں اس کے پاس تو ہر سوال جواب تیار ہے"۔

"بس تو پھر..... اسیں اپنا بھائی مان لیں"۔

"تب پھر وہ کون تھا..... جو مرا"۔

"وہ ابھی کام ہو گا..... تم جلد معلوم کر لیں گے"۔

"تب پھر جب آپ معلوم کر لیں گے میں اسے اپنا بھائی مان لیں گا"۔

"لیکن سو دا کرنے والا اس وقت سو دا کرنا چاہتا ہے" "انسپکٹر جیشید

منہجا ہے۔

"تو کیا..... آپ چاہتے ہیں میں یہ سو دا کر لوں اس لئے

اپنا بھائی مان لوں"۔

وہ کیا؟

"یہ لیں..... آجیا اس کافون "فاروق بول اٹھا۔

"آپ..... اپ میں اس سے کیا بات کروں"۔

"آپ کو بات کرنے کی ضرورت نہیں..... بات میں خود کروں گا..... اسکلز جشید مکارے۔

لیکن وہ کہ پکا ہے..... بات صرف اور صرف مجھ سے کرے گا۔

"کوئی بات نہیں..... بس دیکھتے جائیں"۔

اور پھر اسکلز جشید نے رسیور انٹلیا..... وہ راضی خان کی آواز نہیں بولے۔

"راضی خان بات کر رہا ہوں..... آپ کون ہیں؟"۔

"میں وہی ہوں اسکلز جشید جس کے فون کا آپ کو انتشار تھا"۔

"اڑے! آپ نے کیسے جان لیا..... کہ میں کون بات کر رہا ہوں"۔

"معمولی بات ہے..... آپ فون راضی خان کو دیں"۔

"اچھی بات ہے" یہ کہ انہوں نے سیٹ کامیں دباؤ دیا..... اپ وہ بات سن سکتے تھے..... انہوں نے راضی خان کو اشارہ کیا کہ وہ بات کریں۔

"راضی خان بات کر رہا ہوں"۔

"ہاں! اب تھیک ہے..... تم نے اس معانٹے کو حل کرنے کے لئے اسکلز جشید کو بلالیا..... کوئی اعتراض نہیں..... لیکن یہ مسئلے کو حل نہیں کریں گے اور الجھادیں گے..... صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ ماری خان تصاریخ کا بھائی ہے"۔

"آخر کیسے..... جو حرا، وہ کون تھا"۔

"وہ بھی اصلی تھا..... لیکن یہ بھی اصلی ہے..... میری بات پر یقین کرو"۔

"میں تو مشکل ہے..... یقین نہیں ہو رہا"۔

"تو پھر تھیک ہے..... میں اسے واپس بلالیتا ہوں"۔

"ایسا کرنے کے لئے بھی دل نہیں ملت..... چندوں کی مدت دینے کے لئے میں کیا خیال ہے"۔

"نہیں..... فیصلہ ابھی ہو گا"۔

"آخر مدت دینے میں کیا حرج ہے"۔

"بہت بڑھ طحرج ہے..... تم سوچ بھی نہیں سکتے"۔

"اچھا..... ایک منٹ....." یہ کہ اسکلز جشید کی طرف مڑے۔

اپ میں کیا کروں۔"

"میں کچھ نہیں کر سکتا..... کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا" اسکے بعد۔ لیکن آپ تجھے جائے گا..... نصف حصہ اس کے حوالے کر دیں۔..... آپ چارگی کے عالم میں یوں لے۔

"چھی بات ہے..... میں پھر اس بے یقینی کے عالم میں اپنی سماں بدلنی کوں۔

"تباہی اور کس طرح دے دوں۔"

"بھائی جان کیا کہ رہے ہیں..... آپ دولت کی خاطر سے بھال کوہم "اس کا ہم فکل۔"

"ہی!!!" وہ سب چلا گئے۔ رہے ہیں..... یاد رکھیں..... اس ساری چائیداد میں سے نصف حصہ میرا

ہے..... چلے آپ اتنیں نصف دینے کی بات کر لیں..... میرے بدلتے" "ہاں! وہ اس کا ہم زاد تھا اس کا ہم فکل..... کچھ بھی سمجھ لیں..... میرا حصہ تو دے ہی سکتے ہیں آپ۔"

"ہی!!!" راضی خان دھک سے رہ گئے..... باقی لوگ بھی سکتے کہ، اسے کر سخت مندی کا کام کیا ہے۔"

میں چاری خان کو سکھنے لگے..... عجیب صورت حال تھی..... کسی کی کچھ کہدا "لیکن جو شخص چائیداد لینے آئے گا..... ہم کیسے جان سکیں گے کہ وہ
میں آرہا تھا۔

"میں زیادہ دیر فون پکڑے ہیں بیٹھ سکتا..... جلدی بات کرن۔"

ورنہ میں فون بند کرتا ہوں اور اسے واپس بلاتا ہوں۔"

"آپ..... اپ میں کیا کروں۔"

"چھی بات ہے۔"

"جو آپ کامی چاہتا ہے..... وہ کریں..... ان حالات میں ہم مدد دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں..... کیونکہ معاملہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔"

"آپ یہاں ہمارا کوئی کام نہیں..... ہمیں افسوس ہے راضی خان.....

آن آپ کے کسی کام نہیں آسکے۔"

"لیکن اس میں آپ کا کیا قصور۔"

"اوکے..... سودا مخلور ہے..... نصف چائیداد کاوارث چند روز

"میں کچھ نہیں کر سکتا..... کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا" اسکے بعد۔

بخاری خان آپ کا ہوا ہے یہ آپ کا ہی سکا بھائی ہے۔" اس نے جلدی

"چھی بات ہے..... میں پھر اس بے یقینی کے عالم میں اپنی سماں بدلنی کوں۔

"تباہی اور کس طرح دے دوں۔"

"بھائی جان کیا کہ رہے ہیں..... آپ دولت کی خاطر سے بھال کوہم

"ہی!!!" وہ سب چلا گئے۔ رہے ہیں..... یاد رکھیں..... اس ساری چائیداد میں سے نصف حصہ میرا

ہے..... چلے آپ اتنیں نصف دینے کی بات کر لیں..... میرے بدلتے" "ہاں! وہ اس کا ہم زاد تھا اس کا ہم فکل..... کچھ بھی سمجھ لیں..... میرا حصہ تو دے ہی سکتے ہیں آپ۔"

"ہی!!!" راضی خان دھک سے رہ گئے..... باقی لوگ بھی سکتے کہ، اسے کر سخت مندی کا کام کیا ہے۔"

میں چاری خان کو سکھنے لگے..... عجیب صورت حال تھی..... کسی کی کچھ کہدا "لیکن جو شخص چائیداد لینے آئے گا..... ہم کیسے جان سکیں گے کہ وہ
میں آرہا تھا۔

"میں زیادہ دیر فون پکڑے ہیں بیٹھ سکتا..... جلدی بات کرن۔"

ورنہ میں فون بند کرتا ہوں اور اسے واپس بلاتا ہوں۔"

"آپ..... اپ میں کیا کروں۔"

"چھی بات ہے۔"

"جو آپ کامی چاہتا ہے..... وہ کریں..... ان حالات میں ہم مدد دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں..... کیونکہ معاملہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔"

"آپ یہاں ہمارا کوئی کام نہیں..... ہمیں افسوس ہے راضی خان.....

آن آپ کے کسی کام نہیں آسکے۔"

"لیکن اس میں آپ کا کیا قصور۔"

"لیکن ابھی تھوڑا سا کام ہم کل کریں گے..... جب فریاد آئے..... تم دیکھنا چاہیں گے..... وہ کون ہے..... اور اس نے رقم کی اوائل کی ہے..... اس طرح شاید تم اس نامعلوم آدمی کا سراغ لگالیں۔"

"ضرور..... جب وہ آئے گا..... میں آپ کو فون کر دوں گا" خان نے کہا۔

اور وہ اٹھنے لگے..... اسی وقت فون کی تھنی بیج اٹھی..... راتھی
تے رسیور اٹھایا، پھر اپکٹر جشید کی طرف ہو جاتے ہوئے اس نے کہا
"آپ کافون ہے"۔

"اوہ اچھا" انہوں نے قدرے جیران ہو کر کہا۔
پھر رسیور کا ان سے لگاتے ہوئے ہوا۔

"جی فرمائیے..... اپکٹر جشید بات کر رہا ہوں"۔

"اوہ یہ میں ہوں..... تھوڑی خالد..... گور نز..... کیا آپ ابھی ادا
وقت میری کوٹھی پر آئتے ہیں"۔

"خیریت تو ہے سر" وہ فوراً بولے۔

"میں خیریت نہیں ہے..... آپ بس آجائیں..... میں آپ کا زندگی بھر نہیں بھولوں گا"۔

"اچھی بات ہے"۔

اسی وقت وہاں سے روانتہ ہو گئے اور گور نز تھوڑی خالد کے ہاں بیٹھ گئے۔ وہاں سوت کا ستائیا طاری تھا..... یوں لگتا تھا جیسے گھر کا کوئی فرد فوت ہو گیا ہے..... تھوڑی خالد پک کر ان کی طرف بڑھے۔

"آئیے جتاب..... آئیے..... میں شکر گزار ہوں کہ آپ فوراً آگئے بہت دراصل یہ ہے کہ میرا چھوٹا بھائی گم ہے..... تین دن سے اس کا اب تک کوئی سراغ نہیں لگ سکا..... پولیس اپنی سی کوشش کر کے تھک چکی ہے..... آپ..... آپ اس سلطے میں میری کوئی مدد کر سکتے ہیں"۔

"جی ہاں! کیوں نہیں..... یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے..... ہمارا تو کام ہی لگا ہے..... آپ گھبرا نہیں نہیں..... اطمینان سے بتائیں..... وہ کس طرح پہنچ ہوئے..... ان کی تصاویر بھی دکھائیں..... ہم ابھی اور اسی وقت اس کیس پر کام شروع کر رہے ہیں"! انہوں نے روائی کے عالم میں کہا۔

"لیکن جشید..... وہ..... یعنی کہ وہ" پور فیسر داؤڈ نے گھبرا کر کہا۔
"کیا کہنا چاہتے ہیں پروفیسر صاحب"۔

"میرا مطلب ہے..... وہ بھابی والا کام"۔

اور وہ مسکرا دیئے..... اس نے کہ سمجھ گئے تھے..... وہ کیا کہنا چاہدے تھے..... دراصل انہیں بہت بھوک گئی تھی۔

"اوہ ہاں..... آپ مگر تھے کریں..... ہم وہ کام بھی ابھی کرتے ہیں"۔
"کیا کوئی اور خاص کام یاد آگیا آپ کو"۔

"جی..... جی ہاں..... لیکن آپ فخر نہ کریں۔۔۔ آپ کے کام میں کوئی دو اندھے کھڑے ہوئے اور باہر کل کل آئے۔۔۔ پہلے وہ سیدھے گرفتار ہیں پڑے گا"۔

ای وقت ملازم بہت سی تصاویر اخبار لے آیا۔۔۔ گورنر صاحب اپنے چھوٹے بھائی کی تصاویر انہیں دکھانے لگے۔۔۔ ان کے تفصیلات ہیتاں پر یہ معلومات سامنے آئیں۔

"مکھانا کھایا۔۔۔ پھر ارشاد خالد کی تلاش میں لگلے۔۔۔ انہوں نے بھی ان کے تمام دوستوں اور رشتہ داروں سے بات کی۔۔۔ انہیں مٹلا۔۔۔ لیکن کوئی بات معلوم نہ ہو سکی۔۔۔ اب تک گورنر صاحب کو کوئی فون ہومول ہوا تھا۔۔۔ کہ یہ خیال کر لیا جاتا۔۔۔ دولت حاصل کرنے کے لیے یہ میں گرفتار کیے گئے۔۔۔ اور پھر واپس فیض آیا۔۔۔ اس کی گاڑی ایک دارودات کی گئی ہے۔

سروک کے کنارے کھڑی پائی گئی۔۔۔ لیکن وہاں کسی کی بھی انگلیوں کے نکات دیکھنے میں مل نہیں۔۔۔ گاڑی پاکل دوست حالت میں ملی۔۔۔ کسی زبردستی۔۔۔ جہاں ان کی کارپائی گئی تھی "فرزان" نے مشورہ دیا۔

"ہاکل نحیک۔۔۔ آؤ چلیں"۔

آٹاوار نہیں تھے۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے ارشاد خالد نے کسی ضرورت کے لئے وہاں گاڑی روکی۔۔۔ گاڑی سے نیچے اترے۔۔۔ لیکن پھر واپس فیض آئی۔۔۔ کارڈ کماں ملی تھی۔۔۔ لہذا وہ وہاں بیٹھ گئے۔۔۔ کاررواب وہاں سے بھائی گئی۔۔۔ گورنر صاحب ان کے تمام دوستوں سے معلوم کر پکے تھے۔۔۔ رشتہ داروں سے پوچھ پکے تھے۔۔۔ جہاں کہیں ان کے جاتے کامکان تھے۔۔۔ لیکن نشان لگادیا گیا۔۔۔ اس کے مطابق وہ جگہ میں اتر گئے اور گوشن کر پکھنے تھے۔۔۔ پولیس بھی دوستوں اور رشتہ داروں کو نہیں اور ہزادھر دیکھنے۔۔۔ کافی تلاش کے بعد انہیں ایک جھاڑی میں الجھاہ ہوا ایک کرچکی تھی۔۔۔ لیکن ارشاد خالد کا کوئی سراغ بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔ سارا دہال نظر آیا۔

بات سن کر اسکے چشمیہ نے ان سے کہا۔

"خدا کا شکر ہے۔۔۔ رومال تو نظر آیا۔۔۔ یہ یقیناً ارشاد خالد کا ہے"۔

"میں سلطے میں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ یہ کسی اور کا بھی ہو سکتا ہے"۔

"جی۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ لیکن آپ فخر نہ کریں۔۔۔ آپ کے کام میں کوئی

"اوہ! بہت بہت شکر یہ"۔

ای وقت ملازم بہت سی تصاویر اخبار لے آیا۔۔۔ گورنر صاحب اپنے چھوٹے بھائی کی تصاویر انہیں دکھانے لگے۔۔۔ ان کے تفصیلات ہیتاں پر یہ معلومات سامنے آئیں۔

ان کے چھوٹے بھائی کا نام ارشاد خالد ہے۔۔۔ تمدن دن پہلے وہ گاڑی دارودات کی گئی ہے۔

سروک کے کنارے کھڑی پائی گئی۔۔۔ لیکن وہاں کسی کی بھی انگلیوں کے نکات دیکھنے میں مل نہیں۔۔۔ گاڑی پاکل دوست حالت میں ملی۔۔۔ کسی زبردستی۔۔۔ جہاں ان کی کارپائی گئی تھی "فرزان" نے مشورہ دیا۔

"ہاکل نحیک۔۔۔ آؤ چلیں"۔

آٹاوار نہیں تھے۔۔۔ یوں لگتا تھا جیسے ارشاد خالد نے کسی ضرورت کے لئے وہاں گاڑی روکی۔۔۔ گاڑی سے نیچے اترے۔۔۔ لیکن پھر واپس فیض آئی۔۔۔ کارڈ کماں ملی تھی۔۔۔ لہذا وہ وہاں بیٹھ گئے۔۔۔ کاررواب وہاں سے بھائی گئی۔۔۔ گورنر صاحب ان کے تمام دوستوں سے معلوم کر پکے تھے۔۔۔ رشتہ داروں سے پوچھ پکے تھے۔۔۔ جہاں کہیں ان کے جاتے کامکان تھے۔۔۔ لیکن نشان لگادیا گیا۔۔۔ اس کے مطابق وہ جگہ میں اتر گئے اور گوشن کر پکھنے تھے۔۔۔ پولیس بھی دوستوں اور رشتہ داروں کو نہیں اور ہزادھر دیکھنے۔۔۔ کافی تلاش کے بعد انہیں ایک جھاڑی میں الجھاہ ہوا ایک کرچکی تھی۔۔۔ لیکن ارشاد خالد کا کوئی سراغ بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔ سارا دہال نظر آیا۔

بات سن کر اسکے چشمیہ نے ان سے کہا۔

"خدا کا شکر ہے۔۔۔ رومال تو نظر آیا۔۔۔ یہ یقیناً ارشاد خالد کا ہے"۔

"میں سلطے میں ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ یہ کسی اور کا بھی ہو سکتا ہے"۔

"جب پھر ہمیں پسلے گور نے صاحب کو یہ رومال دکھانا ہے۔"

"لمحیک ہے..... ہم اپنیں میں بلا لیتے ہیں..... آخر یہ ان کے پر
محالہ ہے" یہ کہ کر اسکلر جشید نے اپنیں قون کیا..... وہ دوڑے آپ
رومال دکھیکھ کر زور سے چوکے۔

"یہ ارشاد کا ہی ہے..... آپ نے اتنا تو اکر ڈالا..... وہ بھی فوری
پلیس تو تین دن میں یہ رومال بھی علاش نہیں کر سکی۔"

"اپنا اپنا طریقہ ہے سر..... آپ فکر نہ کریں..... ہم بہت جلد اور
صاحب کو علاش کر لیں گے۔"

"اب مجھے یقین ہو چلا ہے..... کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ وہ ان سے کافی آگے ٹکل گئی تھی اور ایک جھاڑی کے پاس کھڑی
کا شہ میں تین دن پسلے ہی آپ کو فون کر دیتا" انہوں نے سرد آہ بھری۔ ان کے ۱۶ شارہ کر رہی تھی۔

"یا اللہ خیر..... مجھے ڈر لگ رہا ہے" اسکلر جشید بڑا ہے۔

"ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔"

"وہ ہو..... ارے..... وہ کیا۔"

انہوں نے فرزانہ کی خوف میں ڈوبی آواز سنی۔

"ہاں..... اس لیے کہ میں بھی آخر انسان ہوں"۔ انہوں نے بغیر

راہت کے یہ بات کی..... وہ اور بھی پریشان ہو گئے..... کیونکہ یہ جملہ وہ
ڈسکرائکت ہے۔

"آن تم..... ضرورت سے زیادہ سمجھدہ ہو جشید..... اور یہ اچھی بات

ہے" پروفیسر داؤڈ نے فکر مند ہو کر کہا۔

"آئیے..... پسلے تو یہ دیکھ لیں کہ فرزانہ نے کیا دیکھا ہے" وہ بولے۔

صرف موت

"لیا مطلب..... آپ کیا کہتا چاہتے ہیں"۔

"محفظ کجھے گا..... یہ قتل کی واردات ہے"۔

"نہیں" وہ پوری قوت سے چلائے۔

"پسلے ان کی کار کار استاروک کر اپسیں کار سے آندا گیا..... اس

ٹرک لایا گیا..... راستے میں ان کاروں وال گر گیا..... وہ لوگ اپسیں دریا کے

کارے لائے..... ان کے کپڑے اتروائے اور اپسیں دریا میں دھکادے دیا

..... اس لیے کہ وہ جانتے تھے..... اپسیں تمہارا نہیں آتا"۔

"نہیں نہیں" گورنر صاحب اور بھی زور سے چلائے۔

"لیکن..... جب تک لاش نہیں مل جاتی..... اس وقت تک سو فیصد

نہیں سے کوئی بات نہیں کی جاسکتی" فرزانہ نے کھونے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں فرزانہ! یہ بات ہے، لیکن تمہارا انداز آج بہت بحیب ہے.....

کہا کہتا ہوئی ہو"۔

"یہ دھو کا بھی ہو سکتا ہے..... لیکن ہم لوگ یہ خیال کر لیں اور ارشاد

صاحب کی تلاش پچھوڑ دیں"۔

"لیکن ہے..... دھو کا ہو سکتا ہے..... لیکن بھرم یہ دھو کا دے کر کیا

ناہو اخساکتا ہے بھلا" اسکلز جیش ابھسن کے عالم میں بولے۔

"اس سوال کا جواب میرا ذہن نہیں دے رہا" فرزانہ نے جھاکر کہ۔

"خود پر غصہ نہ آتا و..... یہ معاملات ایسے ہیں کہ صرف لحدے

دالا نے خور کرنا ہو گا..... سر آپ پھیں..... ابھی یہ بخیر گروہ والوں کو تھے

اضافہ وہ رومال کر رہا ہے"۔

"اب گورنر صاحب بھی ان کے ساتھ تھے..... وہ آگے بڑھے۔

چکہ آگے دریا تھا..... دریا کے کنارے ایک جھاڑی کے اوپر ایک فخر

کپڑے پڑے تھے۔

"نہ نہیں" گورنر صاحب زور سے چلائے۔

"یہ..... یہ تو ایسا لگتا ہے گورنر صاحب..... کہ آپ کے بھال

کپڑے اتار کر دریا میں نہانے کے لیے اترے اور..... اور" اسکلز جیش

کھتے رک گئے..... کیونکہ گورنر صاحب کے چہرے پر زلے کے آندر

آئے گئے تھے۔

"نہ..... نہیں..... نہیں..... تیجہ لکانے میں اتنی جلدی نہ کریں۔

وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے..... میرے بھائی ایسا ہرگز نہیں کر سکتے تھے"۔

"لیا مطلب..... وہ کیا نہیں کر سکتے تھے" فان رحمان نے جرانہ

کہا۔

"دریا میں نہیں اتر سکتے تھے"۔

"لیکوں..... آخر کیوں"۔

"لیکوں..... اس کا ذہن میں آتا تھا..... اسیں تو پانی دیکھ کر ہی خوف آتا تھا۔

لیکن یہ بات صرف گروہ والوں کو معلوم تھی..... وہ دو سروں پر اپنے خوف

نہیں کرتا تھا..... تاکہ دو سرے اس کا ذہن نہ اڑائیں"۔

"خود پر غصہ نہ آتا و..... یہ معاملات ایسے ہیں کہ صرف لحدے

دالا نے خور کرنا ہو گا..... سر آپ پھیں..... ابھی یہ بخیر گروہ والوں کو تھے

تائیں..... ہم پہلے پوری چھان میں کریں گے..... مانی کیروں سے رابط کریں گے..... دریا کو آگے ڈیم تک چیک کرائیں گے..... وہ لاش اگر پالیں مگر ابھی کی ہے..... تو ڈیم میں ضرور مل جائے گی۔

"چھ..... چھا..... میری ناگلوں سے جان نکلی محوس ہو رہی ہے۔

لگ..... کیا میں اپنا بھائی کھو چکا ہوں" انہوں نے روٹے ہوئے کہا۔

"حوالہ رکھیں..... ابھی بکھر نہیں کہا جاسکتا ہے" اپنکو جشید نہ کہا۔

"لیکن حالات بتار ہے ہیں..... میرا بھائی زندہ نہیں ہے"۔

"کبھی بکھر وہ نعلٹ مثبت ہو جاتا ہے..... جو حالات بتاتے ہیں" اپنکو جشید بولے۔

"چھا میں چلتا ہوں"۔

وہ جانے کے لیے مزگے..... وہ دیں ساکت کھڑے رہ گے..... ان کے دل بھی رو جھل ہو رہے تھے۔

"ہمیں اپنیں یہاں نہیں بانانا چاہئے تھا" پروفیسر داؤڈ بولے۔

"ہاں ہس..... غلطی ہو گئی..... ویسے ان کے بھائی اب اس دنیا میں نہیں ہیں" اپنکو جشید نہ کہا۔

"پھر دی ایجاداں..... کیا یہ مجرموں کا ذرا رامائیں ہو سکتا"۔

"اوہ فرزانہ..... آخر مجرم یہ ذرا ماکیوں کرے گا..... کیا اسے گورنمنٹ سے ہمدردی ہے اور وہ یہ چاہتا ہے..... گورنر صاحب کو اپنے بھائی

لیا ہے کہ اپنے آجائے..... اور رو دھو کر اپنے بھائی کو بھول جائیں..... آخر کمال..... وہ ایسا کیوں چاہے گا بھلا"۔

"میں نہیں جانتی ایجاداں..... لیکن میرا دماغ مجھ سے بار بار کہ رہا ہے۔ کہ کی بات ہے..... ارشاد خالد کو قتل نہیں کیا کیا..... ہاں انہوں ضرور کیا لیا ہے"۔

"اچھا آج چلیں..... ہم ابھی خوط خوروں کی خدمات حاصل کرتے ہیما"۔

"ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں..... وہ دریا میں نہیں گرائے گے۔ کسی جگہ انہیں قید میں رکھا گیا ہے"۔

"ہو سکتا ہے..... یہی بات ہو جشید"۔ پروفیسر داؤڈ بول اٹھے۔

"میں مانتا ہوں..... اسکی بھی کوئی بات ہو سکتی ہے"۔

"جب پھر میری ایک بات اور مائیں" فرزانہ بولی۔

"اور وہ کیا؟"۔

"دریا کے ساتھ ساتھ چلیں..... نہ جانے کیوں مجھے یہ گمان ہو رہا ہے۔ کہ ادھر کچھ ہے..... آخر مجرموں نے یہی جگہ کیوں منتخب کی"۔

"ابھی بات ہے فرزانہ..... آج ہم تسلیم ہاتھ ضرور مانیں گے۔ یعنی بھی چلیں..... ہو سکتا ہے..... اس طرف ارشاد خالد کی لاش ملے"۔

وہ دریا کے ساتھ ساتھ پڑنے لگے اسیں پڑتے ہوئے جب بتا ہو گئی تو محمود اور فاروق کے چہروں پر اکتاہٹ کے آہار نظر آئے گے۔
”میرا خیال ہے فرزان اب ہمیں لوٹ جانا چاہئے اور ہم کے
خیال میں ہے اس دیرائے میں آخر کوئی کیوں ذیرا جائے گا اسے ای
کرنے کی کیا ضرورت ہے۔“

”ہاں اب میں بھی سوچ رہی ہوں ”فرزان بڑا ہوئی۔

”مل لیکن اب اب میں یہ خیال میں سوچ رہا“ انہوں

پر فیسر وادی آواز سنی۔

”یقین کیا مطلب؟“ وہ چوک اٹھے۔

”جم جمیل اس طرف کوئی بہت ضرور ہے میرا بیبی رکھا ایک آلہ مجھے اشارہ دے رہا ہے۔“

”مارے باپ رے یہ تو آپ نے فرزانہ سے بھی زیادہ بیبی ان کو دی“ وہ بوکھلا اٹھے۔

”لیکن جمیل اس میں میرا کیا تصور؟“

وہ سکرا دیئے اب اسیں تیز تیز قدم اٹھتا پڑے اس لئے پر فیسر وادی ان سب سے آگے نکل گئے تھے ان کی رفتار پر اسیں جو ہو رہی تھی وہ اس قدر تیز آج تک نہیں پڑتے تھے یہاں تک کہ اسیں ان کی رفتار کا ساتھ دینا مشکل ہو رہا تھا۔

”پروفیسر صاحب یہ آج آپ کی رفتار کو ہو کیا گیا ہے“ غان رحمان نے پکار کر کہا۔

انہوں نے اس قدر بلند آواز سن کر بھی ان کی طرف نہ دیکھا بس آگے بڑھتے رہے۔

”اب شاید ہمیں ان کے ساتھ پڑنے کے لیے دوڑنا پڑے گا آج آج اسیں ہو کیا گیا ہے“ غان رحمان نے بوکھلا کر کہا۔

”پروفیسر صاحب خیر تھے“ پسکل جمیل چلا گئے۔

”چلے آؤ بھی نکلنے کرو۔“

انہوں نے تھنی تھنی آواز میں کہا رفتار اب بھی کم نہیں کی تھی یوں

لگتا ہے ان کے پر نکل آئے ہوں اور وہ اڑنے لگے ہوں ان کے پاؤں کو یاز میں پر نکل نہیں رہے تھے۔

”اوہ اس طرف تو اس طرف تو“ غان رحمان مارے خوف کے چلا گئے۔

”اس طرف تو کیا غان رحمان“ پسکل جمیل جلا کر بولے۔

”اس طرف تو ہمراہ ہے دریا کے اس طرف بت خداگ ہوا اس ہمراہ کارخ کرنے کی کوئی جرات نہیں کرتا یہ ہے ہمارے ٹک کا حص لیکن لگتا ایسا ہے جیسے ہمارے ٹک سے اس ٹک کی کوئی تعلیم نہ ہو اور اس کے دوسرا سرے پر ٹک کی صدود ختم ہو جاتی ہیں یہ ہمراہ ہمارے لئے سرحد کا کام دھاتا ہے باخیر فوج کی سرحد“ اس لئے

کہ کوئی فوج بھی اس صحرائے عبور نہیں کر سکتی..... اس میں اس قدر بندگوں کے چلتے ہیں رہت کے اس قدر خوناک جھلوکاتے ہیں کہ خدا کی یہ..... ہم فوبی ہوتے ہوئے کبھی اس صحرائے عبور نہیں کر سکتے میرا مطلب ہے جب میں فوج میں تھا..... ہم نے کتنی بار اس صحرائے عبور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس میں ذرا آگے جا کر دم کھٹنے لگتا ہے اور نسان واپس آنے پر مجبور ہو جاتا ہے "خان رحمان نے جلدی جلدی کہا۔

"تب پھر پروفیسر صاحب کو کیا ہو گیا ہے خان رحمان انہیں روکو" اسکلر جمیل چلاتے۔

"جیا کما روکو"۔

"ہاں روکو ان کا رخ اب دریا کے ساتھ ساتھ نہیں ہے بلکہ صحرائی طرف ہے اور لمحہ بھی ہم صحرائی طرف بڑھ رہے ہیں"۔

"اوکے" خان رحمان نے کہا اور دوڑنے لگے یہاں تک کہ پروفیسر داؤڈ نکل پہنچ گئے انہوں نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا پروفیسر داؤڈ کے جسم کو ایک زبردست جھکالا وہ چونکہ کران کی طرف ہڑتے انہیں یون لگا چیزیں وہ گمراہی نیند سے بیدار ہوئے ہوں اور اپنے سوتی حالت میں چلتے رہے ہوں"۔

"آپ کہاں چلتے چارہ ہے ہیں" خان رحمان بولے۔

"اس طرف نہیں اس طرف جانا ہو گا تم نہیں جانتے" انہوں نے پر جو شش انداز میں کہا۔

۳۷۳

کہی نہیں جانتے ہم "خان رحمان بولے۔

"میرے آلات مجھ سے کیا کہ رہے ہیں"۔

"تب پھر ہمیں تادیں آپ کے آلات کیا کہ رہے ہیں کیونکہ ان طرف موت ہے صرف موت"۔

"صرف موت تم خان رحمان موت سے کب سے ڈرنے لگے"۔

پروفیسر داؤڈ نے قدمہ لگایا۔

خان رحمان نے لا جواب ہو کر اسکلر جمیل کی طرف دیکھا۔

"تم جواب دو جمیل تم موت سے کب سے ڈرنے لگے"۔

"پروفیسر صاحب یہاں نہیں ہے اس طرف صحراء ہے"۔

"ہو گا میں اپنے آلات کا لیا کروں"۔

"آخر آپ کے آلات کیا کہ رہے ہیں"۔

"کہ رہے ہیں ہمیں اس طرف جانا ہے ہمیں اس طرف جانا ہو گا جاہے اس طرف موت ہو یا کچھ بھی کیوں نہ ہو؟"۔

"اچھی بات ہے اگر صحراء کا سفر کرنا ہی ضھرا تو پھر پہلے ہمیں اس کا نتام کرنا ہو گا صحراء میں داخل ہوتے ہی پیاس ستانے لگے گی پھر پھر ہم کیا کریں گے آپ کی بھوک کا ہم صحراء میں کیا کریں گے"۔

"اوہ نہ نہیں" وہ چلاتے۔

"ویکھا آپ نے آپ کو ہوش آگیا ہے" خان رحمان مکارے۔

"تم فلاٹ کچھے خان رحمان"۔

جواب میں پروفیسر داود بھی عجیب سے انداز میں مکرائے۔

"کیا غلط سمجھے تم؟"۔

"میں بھوک کی بات سن کر بھی رک نہیں سکتا..... سفر چاری رہے گا۔"

"اوہو..... آپ ہاتھ بھیں..... ہم قوری طور پر انتظام کر کے یہ سڑوں کریں گے"۔ پس پکڑ جشید چلا گے۔

"تم انتظام کر کے آتے رہنا..... مجھے جائے دو۔"

"پھر آپ کو ملاش کرنا ہمارے لئے ایک مسئلہ بن جائے گا..... یہ آخر صحرا ہے..... یہاں سوکیں نہیں ہیں..... تھوڑی راستا جانے والا ملے گا اور اگر آپ بھڑوں کی زد میں آگے تو اور مسئلہ بنے گا۔"

"تم کچھ بھی کو جشید..... اب مجھے آگے جانے سے کوئی نہیں روک سکے گا..... میں صرف اور صرف آگے جاؤں گا۔"

"اوکے..... تب پھر ہم بھی آپ کے ساتھ ہی جائیں گے۔"

"کیا مطلب جشید..... کیا تم جانتے ہو..... تم نے کیا کہا ہے" پروفیسر چوکے۔

"ہم ساتھ جائیں گے" وہ بولے۔

"سلامان سفر کے بغیر؟" انہوں نے آنکھیں نکالیں۔

"ہاں! سلامان سفر کے بغیر" انہوں نے بھی جواب میں آنکھیں نکالیں۔

"ت..... تم..... جشید تم..... بھوک سے ایسے لیج میں پائیں کرو رہے ہیں۔"

"تو میں اور کیا کروں..... آپ بھی تو اپنا نہ ازدیکھئے۔"
"میں تو خیر بجھوڑ ہوں۔"

"تو پھر تم آپ سے زیادہ بجھوڑ ہیں۔"

"اچھا بایا..... میں میں فخر تاہوں..... تم جا کر سلامان لے آؤ۔"

"آپ اکیلے یہاں نہیں نظریں گے..... یہاں آپ کے ساتھ خان دھان اور محمد رہیں گے..... میں فاروق اور فرزانہ کے ساتھ شر جاؤں گا۔"

"بہت..... بہت ضدی ہو جشید..... اچھا یونہی سی..... لیکن ایک بات یاد رکھنا..... یہاں رکنا میرے لیے بہت مشکل کام ثابت ہو گا..... اسکل کام میں نے پسلے بھی نہیں کیا ہو گا۔"

"میں سمجھتا ہوں..... آپ بلا وجہ آگے جانے کے لیے بے چین نہیں ہیں" وہ مکرائے۔

"اچھی بات ہے جشید..... تم جاؤ۔"

وہ فاروق اور فرزانہ کو ساتھ لے کر وہاں سے چلے گئے..... پروفیسر بازدھان رکھا اور محمد صحرا کے کنارے کھڑے رہ گئے۔

"اپ تم یہاں کب تک کھڑے رہ سکتے ہیں بھلا..... ہمیں بیٹھ جانا ہائے" محمد رے کہا۔

"ہم تینیں رہتے ہیں جاتے ہیں "خان رحمن بولے۔

وہ بیٹھ گئے..... محمود اور خان رحمن پر ویسر و اوڈ کے پرے ہے۔

زیادہ بے پیشی دیکھ رہے تھے۔

"آخر آپ اتنے بے پیشی کیوں ہیں..... یہ بات بخوبی میں نہیں آتی۔

"آخر آپ اتنے بے پیشی کیوں ہیں..... یہ بات بخوبی میں نہیں آتی۔

محمود سے رہا نہ کیا" پوچھ بیٹھا۔

"میں خود تینیں جاتا..... لیکن کوئی غیری طاقت مجھے اپنی طرف کھینچنا کچھ رک گئے۔

ہے"۔

"اور آپ کے آلات..... وہ کیا کہ رہے ہیں"۔

"وہ بھی اسی سمت میں اشارہ دے رہے ہیں..... آلات کا کہنا ہے۔

اس طرف پہنچ گئے..... کیا ہے..... یہ میں نہیں جانتا۔"

"عجیب محلہ ہے..... لیکن ہم صرف وہ جگہ دیکھنے آئے تھے.....

ارشاد خالد کی گاڑی کھڑی ملی تھی..... اس خیال سے شاید وہاں کوئی سرزناک ہے۔

مل جائے..... سرزک سے بیکھے ایک جھاڑی پر ان کا روکاں مل گیا..... اس

طرح ہمیں آگے آنا پڑ گیا..... لیکن آگے دریا تھا اور دریا کے کنارے ان

کے کپڑے پڑے تھے..... ہم نے کیا کیا..... دریا کے کنارے کنارے پلا

پڑے..... کہ شاید کوئی سراغ مل جائے گا..... آگے دریا کے اس طرف

صرعا شروع ہو گیا..... اور صرعا کیا شروع ہوا..... آپ تو انکل سے ف

ہو گئے"۔

"یہ خود ہونے سے پہلے میری جیب میں موجود آئے اشارات

رہئے تھے..... عجیب و غریب اشارات" وہ سکرائے۔

"پہلے تو آپ ہمیں اس آئے کے پارے میں تھائیں..... آخر یہ کیا ہے

زیادہ بے پیشی دیکھ رہے تھے۔

..... کس خیال پر اشارے دھاتے ہے"۔

"اگر کسی طرف سامنی آلات ہوں تو اس کی سوچیاں اس طرف کا رخ

لکھیں..... بھلی کی قدر تھراہت بھی ان میں پائی جاتی ہے..... لیکن "وہ کتنے

کچھ رک گئے۔

"لیکن کیا انکل" محمود بے پیشی ہو گیا۔

"لیکن محاملہ یہ ہے کہ سوچیوں میں بہت تھراہت ہے..... اور

ہوں ہوں ہم اس طرف پڑھتے ہیں اس میں اضافہ ہوتا جاتا ہے"۔

"اوہ..... ذرا دکھائیں تو ہمیں وہ انکل"۔

انہوں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جو تھی آنکھ ڈالا..... ان کے من سے

ایک تینچھی ٹکلی۔

واہ جشید واہ

دوں فون کرنے لگے..... خان رحمان حد لگاہ تک پھیلے صحرائے کو دیکھنے
کے اس میں جگ جگ جھڑاٹھتے دکھائی دے رہے تھے..... اور جگ جگ
سپکدار ہے تھے..... ان کو دیکھ کر ہی خوف محسوس ہوتا تھا..... یہ حالت
جی گھر کے شروع میں..... آگے چل کر صحرائی حالت کیا ہو سکتی تھی.....
لہنسیں کوئی اندازہ نہیں تھا۔

اور پھر اسکڑ جشید پارٹی تمام سلان وہاں لے آئی..... اپ پروفیر
"گک..... کیا ہوا انکل..... آپ تو ہمیں ڈرائے دے رہے ہیں" اور اس آلبے جیسا دوسرے سرانہ سلان سے ٹھلا..... اسے آن کیا تو اس
محود نے بوکھلا کر کہا۔
"آئی تھیں۔"

"مم..... میں خود ڈرا ہوا ہوں" وہ بولے۔
"لیکن اب کیا ہوا۔"

"آلبے کی سویاں ساکن ہو چکی ہیں۔"

"گک..... کیا مطلب..... کیا اب اس طرف آلات نہیں رہے۔" "پلے شکر ہے..... اب یہ خراب نہیں ہو گا۔"
"نہیں..... آلبے ہو گیا ہے..... بلکہ یون کہ لو..... یہ خراب ہو گا" "پروفیر مکراۓ پھر
کہاں جشید سے بولے۔"

"ارے باپ رے..... اب ہم سمت کا اندازہ کس طرح لائیں" "پلے تو ہم یاں بیٹھ کر خوب پیٹ بھر کر کھانا کھائیں گے..... پانی عین
کیونکہ آگے جا کر ہمارے ساتھ نہ جائے کیا حالات پیش آئیں..... میں

"جشید کو فون کرو..... وہ تجربہ گاہ سے کچھ آلات بھی لے کر آئیں..... خوف محسوس کر رہا ہوں..... اور کچھ در پلے جب آلبے کی سویاں
ناپے نائب کو بدایات دیتا ہوں۔"

"پلے خراب تو آپ کاؤ رکم ہو گیا ہے۔"

"اوکے انکل۔"

"ہاں! اب تم بھی تو آگئے ہو نا" وہ سکرائے۔

پھر انہوں نے کھانا کھایا..... پانی پیا اور آگے روانہ ہوئے..... لیکن "انپکڑ جشید کتے کتے رک گئے۔ وقت سورج ڈھل رہا تھا..... دھوپ میں تیزی کم ہو رہی تھی..... ایسے لیکن کی؟" -

"چلئے..... اس لیکن کو رہنے دیتے ہیں" انہوں نے بیگب سے اندراز پرو فیر پولے۔

"ہم..... ہم بے وقوف ہیں جشید" -

"اگلے کیا فرمایا آپ نے..... اور یہ آپ نے کیا ہم سب کے سلیں جشید..... تم ابھی بتا دو..... لیکن کے بعد کیا کہنا چاہیے ہو" - فرمایا" وہ بوجھلا اٹھے۔

"ہاں! اب کے لیے کہاے میں نے" -

"چلنے پھرتا ہیے..... ہم بے وقوف کس طرح ہیں" -

"آخر ہم اس صحرائی خاک کیوں چھانیں" -

"آپ کے اپنے آلات بتا رہے ہیں..... اس صحرائی میں ضرور پکھاں" -

.... اور ہماری تفتیش تماری ہے..... ہمارے اس بار کے حیرت انگیز "میں..... اب ہم دو طرح چلیں گے..... اور انشاء اللہ اب بہت ہی بہذکوارڑ اس صحرائی میں گے" -

"اوہو..... میں یہ نہیں کہ رہا کہ ہم صحرائیں کیوں جائیں" -

"تب پھر..... آپ کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے..... ہم صحرائی..... بیلی کا پھر..... بلکہ دو بیلی کا پھر ہمارے سروں پر ہوں گے..... اور ہم کیوں چھانیں" -

"ہاں! میں نے تھیک کہا ہے..... کیا ہم اس صحرائی کا نہ کرو کر باہر آ جائیں گے..... اور دو سری آسانی ساز و سلان کی ہوگی ذریعے میں لے کتے..... جملہ بہذکوارڑ کا شہر ہو گا..... ہم دبا ایک سلماں کندھوں پر اخبار نہیں چالا پڑے گا..... خوراک پانی

گے..... بہذکوارڑ وہاں تک ملا تو پھر اس پر سوار ہو کر جلاش کر سکیں گے" -

اور دوسری تمام ضروری مجنزیں بروقت ہیلی کاپڑوں کے ذریعے ۔
سکھیں گی ۔

"ہاں دن کی تسبیت کم جھوٹ پڑتے ہیں ۔"
"تب ہم رات کو بھی اپنا کام کر سکیں گے ۔"
"پاکل نمیک ۔"

وہ آگے پڑھتے رہے پڑھتے رہے ۔

"اکل آپ ذرا اپنے آگے کو بھی دیکھیں ۔"

"ہاں ضرور کیوں نہیں" انسوں نے کہا اور جیب سے آلہ نکالا ۔
جو نہیں انسوں نے اس کو آن کیا سوچاں ہلاکی رفتار سے تحریکیں اور
سماں ہو گئیں ۔

"اڑے باپ رے یہ بھی کیا" وہ کانپ کر بولے ۔

"آپ کا مطلب ہے یہ بھی خراب ہو گیا" فرزان نے بوکھا کر کہا ۔

"ہاں اب میں تیرے آگے کو آن کرنے کے ہارے میں سوچ بھی

سیں لکھا ویسے سوچوں کا رخ اسی طرف تھا جس طرف ہم چارے ہیں ۔

"تب پھر یہ کو اڑا اسی طرف ہے ۔"

"ہاں اس کا سو فھرہ امکان موجود ہے لیکن ہم یقین سے کچھ نہیں

کر سکتے تاہم غلر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہیلی کاپڑہ مارے ساختہ

ہیں ۔"

"ایک بہت اور آپ ہیلی کاپڑہ سوار ہو کر اس آگے کو آز

کر کے دیکھیں ۔"

"واہ جشید واہ اس سے بہتر ترکیب اور کوئی بھی نہیں ہو سکے ۔
وہ اپنے کنارے پر چلتے ہیں ہیلی کاپڑہ آنے پر ہی اب ہم اپنا سفر
کریں گے" پروفیسر داؤڈ نے خوش ہو کر کہا ۔

اب اس ترکیب پر عمل شروع ہوا دو عدد ہیلی کاپڑہ ملے
سیست آگئے پانچوں کو ہدایات دی گئیں پھر سلے ہیلی کاپڑوں
ہو کر محرا کا چکر لگایا گیا لیکن ریت کے طوفان ان کے راستے میں
تھے کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا بہت نیچے رہ کر بھی وہ محرا کا جاہ

لے سکتے تھے لہذا پہلی سفر کرنے کا پروگرام ملے کیا گیا ۔

کاپڑوں کو صرف مدد کے لئے اوپر پر واڑ کرنے کی ہدایات دی گئی

پڑھیے موبائل ان سے رابطہ جاری تھا اور وہ آگے پڑھ رہے تھے
آنکھوں پر ایسے جھٹتے تھے جن کی وجہ سے ریت آنکھوں میں نہیں
تھی ۔

"آن چاند کی کیا تاریخ ہے بھلا" اسکلر جشید بولے ۔

"لو" قان رحمان نے فوراً کہا ۔

"اس کا مطلب ہے رات کے وقت ہم محرا میں رکھ دیں ۔"

گے ۔

"اور سنائے رات کو محرا میں بہت سکون ہوتا ہے" ۔

"اوہ اچھا..... یہ بھی سی"۔
 انکلہ جشید نے ایک پانٹ کو بدایت دی..... وہ نجی ہو گیا رہی تھی دو لوگوں پار شکون کو بھی بلا جایا جائے..... ان کی موجودگی میں تھے سرے
 بیڑگی بندگی پر و فیر بیل کا پنڈر چڑھ گئے اب انہوں نے سفر کیا جائے اور پھر کوئی قدم اٹھایا جائے۔
 تمہرے آئے کو آن کیا لگن پھر ان کا پھر ابھجھ گیا..... وہ رہی کی بیڑگی کے آئے ترکیب سب نے پسند کی..... وہ مگر آگئے جو نہیں اندر داخل
 ذریعے نجی ہے آگئے۔
 "نیک ہوا اکل"۔

"سردار انداز خان کافون تین بار آپ کا ہے"۔

"اوہ اچھا" وہ پڑ گئے۔

"جی کیا مطلب"۔
 "تمہرے آئے کا بھی وہی انجام ہوا خراب ہو گیا اور اب اس اجتنے آدمی تھے لذتا انہوں نے فوراً انہیں فون کی ان کی
 ہمارے پاس پوچھا آدھر نہیں ہے" انہوں نے ذری ذری آواز میں کہا۔ "لذتا ہی وہ بوجے لے۔

"اڑے باپ رے حالات خوفناک ہیں" انکلہ جشید کھرا گئے۔

"بیساں تک تو مصیتیں مت کھو لے کھڑی ہیں میں بہت پریشان ہوں"۔

لیتا چاہئے اس وقت ہم ان بیل کا پنڈوں کے ذریعے واپس جا سکتے ہیں پر و گرام ترتیب دے سکتے ہیں اور میرا خیال تو یہ ہے جشید۔

انکلہ کامران مرزا اور شوکی برادر کو بھی بلا لیتے ہیں یہ مم کوئی پھول
 کرنے والی چیزوں میں نہیں۔

"جیک ہے لیکن ذرا جلد آنا" ایسا ہدہ ہو کہ ہم انتظار کرتے کرتے

ہو گئے ہو جائیں" پر و فیر بولے۔

"آپ تو پسلے ہی یور میں ہیں" محمود مکرا یا۔

پر و فیر داؤ نے اسے تیز نظروں سے گھورا اور اسکل جیش
مکراتے ہوئے گھر سے کل گئے سردار انداز خان کی کوئی پیچے نہ ہے
بے قراری کے عالم میں ادھر سے ادھر مل رہے تھے، اُنہیں دیکھتے ہی رک
گئے۔

"خدا کا شکر ہے جیشید بھائی آپ آئے تو مم میرا سماں بھال
تھا بھی ہے اور یار لوگ مجھ پر بھی تھک کر رہے ہیں"۔

"سرک کا نام؟"۔

"سرک کا نام معلوم نہیں راستا جا سکا ہوں"۔

"کیا مطلب کون لوگ یہ تھک کر رہے ہیں؟" وہ پوچھ گئے

"سیاسی لوگ ان کا خیال ہے میں نے عموم کی ہمدردیاں
تھیں"۔

حاصل کرنے کے لیے خود ہی اپنے بھائی کا اغوا کرایا ہے ایکشن کا نام
سرک جہاں فتح ہوگی وہاں جگل شروع ہو جاتا ہے اور جگل کے
آئے والا ہے نا"۔

"بہت بے ہودہ خیال ہے آپ تکرر نہ کریں ہم بہت جلد آپ اسی طرف دریا ہے اس دریا کے پاس سرک کے کنارے کارکھڑی
کے بھائی کو ٹلاش کر لیں گے آپ مجھے تفصیلات تھاویں"۔

"بس پر سوں صح کالج کیا اور لوٹ کر نہیں آیا بلکہ اس روز کا "ادھر اچھا آپ کو میرے ساتھ چلانا پڑے گا" وہ پوچھ کر اٹھے
بھی نہیں پہنچا تھا اس کی کار ایک سرک کے کنارے کھڑی ہی ہے دریا کا ذکر ایسا نہیں تھا کہ وہ اس کو نظر انداز کر دیتے اگر چہ وہ
پولیس ابھی تک ذرا سا بھی سراغ نہیں لگا سکی" انہوں نے جلدی جلدی اٹھتے تھے ان کے ساتھی بے چینی سے ان کا تقدیر کر رہے ہیں۔
وہ ذرا سیور کے ساتھ رواثت ہوئے اور اس جگہ پہنچے جہاں سردار
کیا۔

"ان کی کار کیا کھڑی ہی ہے؟"۔

"سرک کا نام میں نہیں جانتا میرا ذرا سیور آپ کو وہاں لے جائیں جہاں سے جاری خان کی گاڑی ہی ہے ایک دو
لائک کافی ضرور رہا ہو گا"۔

ہے"۔

"ذرا سیور کو جلا سکیں" وہ بولے۔

ذرا سیور فوراً حاضر ہو گیا۔

"آپ نے وہ جگہ دیکھی ہے جہاں کارکھڑی ہی ہے"۔

"تھی جہاں" اس نے کہا۔

"سرک کا نام؟"۔

"سرک کا نام معلوم نہیں راستا جا سکا ہوں"۔

"بہت بہتر"۔

"یہاں سے سیدھے شر سے باہر جانے والی سرک پر ٹھیک ہے جائیں"۔

"ایکشن کا نام کا اغوا کرایا ہے ایکشن کا نام"۔

سرک جہاں فتح ہوگی وہاں جگل شروع ہو جاتا ہے اور جگل کے

آئے والا ہے نا"۔

"بہت بے ہودہ خیال ہے آپ تکرر نہ کریں ہم بہت جلد آپ اسی طرف دریا ہے اس دریا کے پاس سرک کے کنارے کارکھڑی

کے بھائی کو ٹلاش کر لیں گے آپ مجھے تفصیلات تھاویں"۔

"بس پر سوں صح کالج کیا اور لوٹ کر نہیں آیا بلکہ اس روز کا "ادھر اچھا آپ کو میرے ساتھ چلانا پڑے گا" وہ پوچھ کر اٹھے

بھی نہیں پہنچا تھا اس کی کار ایک سرک کے کنارے کھڑی ہی ہے دریا کا ذکر ایسا نہیں تھا کہ وہ اس کو نظر انداز کر دیتے اگر چہ وہ

پولیس ابھی تک ذرا سا بھی سراغ نہیں لگا سکی" انہوں نے جلدی جلدی اٹھتے تھے ان کا تقدیر کر رہے ہیں۔

وہ ذرا سیور کے ساتھ رواثت ہوئے اور اس جگہ پہنچے جہاں سردار

انداز کے بھائی کی کار ہی ہے اس جگہ کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئے

"آپ کو کچھ دیے ہے انہر ناچے گا..... میں ذرا آس پاس کامیاب
لوں گا" انہوں نے ذرا سیور سے کہا۔

"کوئی بات نہیں جتاب" ذرا سیور بولا۔

اور پھر وہ گاڑی سے اتر کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگے زمین
محائے کرتے ہوئے وہ اس جگہ سے دور نکل گئے یہاں تک کہ دریافت
آنے لگا اور اس جگہ ایک جھاڑی پر کپڑے بھی پڑے ہیں گے۔

چند لمحے تک وہ کھڑے سوچتے رہے پھر کپڑے ان ٹھاکر کار کی طرف
آئے کپڑے دیکھ کر ذرا سیور بہت زور سے اچھلا۔

"یہ یہ آپ کو کہاں سے ملے؟"۔

"دریا کے کنارے"۔

"عن فیں نہیں" وہ چلا انجا۔

"آپ غلنہ کریں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ ذریعہ
گئے ہیں وہم بہت جلد ان کا سارا غنیمت کیاں گے آئیے چلیں"۔

میں اس وقت ان کے موبائل فون کی کھنچی آیی۔

موت پر فتح

"ان پہنچ جشید بات کر رہا ہوں"۔

"جشید یہ میں ہوں" صدر صاحب کی بوکھلائی ہوئی آواز سنلی

ہے۔

"آپ کو سر آپ کو کیا ہوا" وہ ان سے بھی زیادہ بوکھلائی

ہے۔

"میرے ایک دوست کا جوان بیٹا فوت ہو گیا ہے یہ آج سے تین

رون پہلے کی بات ہے ایک صاحب کا ہتا ہے وہ ان کے بیٹے کو زندہ

کر سکتا ہے"۔

"کیا کہا سر" وہ چلا گئے۔

"ہاں جشید میں اس وقت اس دوست کے گھر موجود ہوں تم

فوراً آ جاؤ"۔

"بھی بھتر پتا جاتیں"۔

"رانے بہادر علی ۹۱ پارا ٹاؤن"۔

"بہت بھر۔۔۔ ہم آرے ہیں"۔

"مکری جشید" انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

ان کا دماغ سائس سائس کرنے لگا۔۔۔ پھر انہوں نے مکر فون کیا۔

"غمود۔۔۔ تم سب فوراً ۹۱۱ پارا ٹاؤن پسچو۔۔۔ میں بھی ہیچ رہا ہو۔۔۔

..... رائے بہادر علی کے ہاں"۔

"خیر تو ہے اباچان۔۔۔ آپ تو سردار انداز"۔

"وچین ٹاؤں گا" یہ کہتے ہی انہوں نے فون بند کر دیا۔

اپ وہ آندھی اور ہلقان کی طرح روانہ ہوئے۔۔۔ ذرا بھر

راستے میں آتارا اور خود پارا ٹاؤن ہنچ گئے۔۔۔ میں اس وقت گمود ریز

دہل پہنچے۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا چکر ہے جشید" خان رحمان نے بوکھا کر کہا۔

"پا نہیں۔۔۔ تھن کوئی بہت تجزی سے حرکت میں آیا ہے۔۔۔

لوگوں نے اسکنڈ کامران مرزا کو فون کیا؟"۔

"ہاں! ار پکے ہیں۔۔۔ وہ اور شوی برادر زرات کی وقت ہنچ ہے۔۔۔

کے"۔

"پلوٹنیک ہے۔۔۔ آڈا ب اندرا چلتے ہیں"۔

وہ اندر داخل ہوئے۔۔۔ ملازم اشیں یہد حاڑ رانگ رومن میں۔

آیا۔۔۔ صدر صاحب کو دیکھ کر پروفیسر و غیرہ پچھلے اٹھے۔

.....

"آئیں بھئی آئیں۔۔۔ یہ میرے بہت قریبی دوست ہیں۔۔۔ رائے بہادر علی۔۔۔ ان کا بہانہ پیٹا آج سے تین دن پہلے فوت ہو گیا تھا۔۔۔ اب کوئی ہمعلوم شخص ان سے فون پر کہ رہا ہے۔۔۔ ان کا پیٹا زندہ ہو سکتا ہے۔۔۔ اس نے موت پر فوج پالی ہے"۔

"موت پر فوج؟" وہ ایک ساتھ بولے۔

"یہ! اس کا کہنا ہے۔۔۔ اس نے موت پر فوج پالی ہے۔۔۔ اب کوئی شخص فوت نہیں ہو گا۔۔۔ مطلب یہ کہ فوت تو ہو گا۔۔۔ مگر دو تین دن بعد وہ اسے زندہ کر سکتا ہے۔۔۔ جس کا جی چاہے آزمائے۔۔۔ تجھے کر لے"۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے" اسکنڈ جشید بڑھائے۔

"ہم نے بھی اس سے بھی کہا تھا۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ اس کا کہنا ہے۔۔۔ یہ بالکل ہو سکتا ہے۔۔۔ رائے بہادر علی اپنے بیٹے کو پھر سے زندہ سلامت حاصل کرنے کے لئے کتنی دولت خرچ کر سکتے ہیں۔۔۔ انہوں نے فوراً کہ دیا کہ اپنی ساری دولت دے سکتے ہیں" "اس نے یہ سودا فوراً منحور کر لیا۔۔۔ اب اس کا کہنا ہے۔۔۔ حموڑی دیر تک ان کا پیٹا ان کے گھر بھی جائے گا۔

"تین۔۔۔ تین۔۔۔ تین" وہ چلائے۔

میں اس وقت دروازے کی گھنٹی بج اٹھی۔۔۔ رائے بہادر بہت زور سے اچھلے۔۔۔ ان کی آنکھوں میں حیرت دوڑ گئی۔۔۔

"ڈھنی انداز۔۔۔ میرے بیٹے کا گھنٹی بجا نے کا انداز"۔

یہ کہ کروہا ہر کی طرف دوڑپڑے۔ اور جب وہ اندر آئے تو ان
میں پسلے ہمیں تصدیق تو کرنے دیں۔۔۔ یہ کوئی چکر بھی تو ہو سکا
ہے۔۔۔

"ضرور تصدیق کریں۔۔۔ میرا آدمی کل آجائے گا۔۔۔ مجھے جلدی
نہیں۔۔۔ اس لیے کہ جو آدمی اسے واپس لاسکا ہے۔۔۔ وہ اسے پھر سے
مردہ حالت میں دوسری دنیا کے سفر روانہ کر سکتا ہے۔۔۔"

"عنصیر۔۔۔ عنصیر۔۔۔ ایسی خوفناک پائیں نہ کریں۔۔۔"

"بس تو پھر۔۔۔ کل اپنی تمام دولت میرے آدمی کے حوالے کرنے
کے لیے تیار ہیں۔۔۔"

"آدمی کے۔۔۔ آپ اپنیں بھیج دیجئے گا۔۔۔ کل تک ہم چیک کرائیں
گے۔۔۔"

"ہاں! کل ٹھیک۔۔۔"

اور فون بند ہو گیا۔۔۔ یہ بات چیز سب نے سنی تھی۔۔۔ لذ اب
رائے بہادر نے سوالیں اداز میں ان کی طرف دیکھا۔

"ہم پسلے قبر کر کردوائیں گے۔۔۔"

"ہاں! کل ٹھیک" مدد روپے۔

"تو پھر ابھی چلتے ہیں۔۔۔ یہ معاملہ کسی طرح بھی سمجھنا نظر نہیں آ رہا"

السلام خیر نے الجھن کے عالم میں کہا۔

"کیا مطلب جیسی۔۔۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔"

"شہر میں یہ پسلاؤ اقصے نہیں ہے۔۔۔ ایک واقعہ ایسا اور ہو چکا ہے۔۔۔"

یہ کہ کروہا ہر کی طرف دوڑپڑے۔۔۔ اور جب وہ اندر آئے تو ان
میں پسلے ہمیں تصدیق نہ ہو گئے" انہوں نے تم تھر کانپتی آواز میں
کہا۔

"کیا ڈینی ہے۔۔۔ کیا میں مر گیا تھا" تو جوان نے چوک کر کہا۔۔۔ پھر
حیرت زده انداز میں بولانا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں اچانک گرا تھا۔۔۔ سرپل چوت گئی تھی۔۔۔ میں مجھے
باد ہے۔۔۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے سرپل چوت پھیرا۔۔۔ لیکن وہاں کو
چوت کے آثار نہیں تھے۔

"اگرے یہاں تو کوئی چوت نہیں ہے۔۔۔ تب پھر شاید نہیں نے خواب
دیکھا تھا۔۔۔"

"ہاں! میرے بیٹے۔۔۔ تم نے خواب دیکھا تھا۔۔۔"

میں اس وقت فون کی گھنٹی بھی۔۔۔ رائے بہادر نے فون کا رسیج
اخھیا۔۔۔

"رائے بہادر بات کر رہا ہوں۔۔۔"

"آپ کے بیٹے نے خواب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ یہ فوت ہو گیا تھا۔۔۔ کہ

جناب۔۔۔ اب آپ ساری دولت میرے حوالے کر دیں۔۔۔ میرا تمہارا

آرہا ہے۔۔۔"

"کیا!!!" وہ ایک ساتھ چلا گئے۔

"جی ہاں! ایک منٹ تھرس۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ وہاں کیا ہے؟"

"وہ ایک بار پھر قبرستان پہنچے۔۔۔ رائے بہادر کے بیٹے کی قبر کھولی گئی۔۔۔ اس میں مردہ موجود تھا۔۔۔ اس کو باہر نکالا گیا۔۔۔ رائے بہادر مردہ بیٹے کو پوچھ لے۔۔۔

"انپکڑ جو شیہ بات کر رہا ہوں کیسا رہا۔۔۔"

"یہ۔۔۔ یہ حق میرا بھائی ہے۔۔۔ میں تمام جانید اور اس کا معلوم آ رہا۔۔۔ فرف دیکھا۔۔۔

کے نمایدے کو سونپ دوں گا۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ اوہ" وہ پوچھ لے۔۔۔

"کیوں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔"

"رائے بہادر علی صاحب کا بہوں بیٹا فوت ہو گیا تھا۔۔۔ وہ تاں مخفض اپنی بھی زندہ کرنے کا دعویٰ کر رہا ہے۔۔۔"

"سر کے پچھے حصے پر۔۔۔ یہاں" اس نے باتھر رکھ کر بتایا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ یہ۔۔۔ کیسے ہو سکا ہے۔۔۔"

"ابھی تکہ میں بھی معلوم نہیں۔۔۔ یہ کیسے ہو سکا ہے۔۔۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی وہ زور سے چوکے۔۔۔ ان کی آنکھوں میں حیرت نظر آئے گی۔

"اب آپ کو کیا خیال آیا ہے۔۔۔"

"مجھے تین ڈوگیوں کا خیال آیا تھا۔۔۔ اگر ایک ٹھلل صورت اعلاء و اطوار کے تین آدمی ہو سکتے ہیں۔۔۔ تو دو گیوں نہیں ہو سکتے۔۔۔ مطلب یہ کہ تم تو تین تین دیکھے چکے ہیں۔۔۔ اب تو معاملہ دو رو کا پیش ا

ہے۔۔۔ یہ تو اس سے کم حیرت لی بات ہے۔۔۔ آئیے اب قبرستان جائیں۔۔۔

لیکن کہ اس معاملے میں سہنس پے کہ بروحتائی جا رہا ہے۔۔۔

"وہ ایک بار پھر قبرستان پہنچے۔۔۔ رائے بہادر کے بیٹے کی قبر کھولی گئی۔۔۔

اس میں مردہ موجود تھا۔۔۔ اس کو باہر نکالا گیا۔۔۔ رائے بہادر مردہ بیٹے کو

روک کر پکڑ کھا گئے۔۔۔ اور لگے گرنے۔۔۔ انپکڑ جو شیہ لے اپنیں سنبھالا۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ تب پھر یہ کون ہے۔۔۔ انوں نے زندہ نہ بہوان کی

مرف دیکھا۔۔۔

"میں۔۔۔ میں آپ کا بیٹا ہوں" اس نے فور آکھا۔

"ایک منٹ۔۔۔ مجھے ایک خیال آیا ہے۔۔۔ آپ کے سر پر چوت کھل

کی تھی۔۔۔ انوں نے ان کے بیٹے سے پوچھا۔۔۔

"سر کے پچھے حصے پر۔۔۔ یہاں" اس نے باتھر رکھ کر بتایا۔

اب انپکڑ جو شیہ مردے پر بھکے اور اس کے سر کو ٹوٹا۔۔۔ دوسرے

لئے دو بست زور سے اچھلے۔۔۔

ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔۔۔

"جواب معقول ہے" محمود مکرا یا۔

"اچھا تو پھر میں..... سب کے سامنے ایسی باتیں پوچھوں گا اور تھیں
کرے رہ کر پوچھوں گا" رائے بہادر نے جھلا کر کہا۔
"ضرور..... کیوں نہیں" زندہ بیٹھے نے فوراً کہا۔

رائے بہادر نے تایپر توڑ انداز میں سوالات شروع کئے..... بھی وہ
اٹھے۔ "اپ مالک ایو..... یہ سب کیا ہے..... کیوں ہے اور کیسے ہے" دوپھر کی کوئی بات پوچھتے تو بھی جوانی کی اور بھی ٹرکپن کی اس
میں بہت دیر تک سوالات ہوئے..... زندہ بیٹھے نے بے گلری کے عالم میں

"لگ..... کیا ہوا" رائے بہادر کا تپ گئے۔
"اس فرش کے سر پر چوت کا نشان موجود ہے سر کی پڑی تازیہ پر جانی پڑی گئی سماں تک کہ وہ چلا اٹھے۔
اُس سب کے فرفر جواب دیئے رائے بہادر کی حیرت پڑھی چلی گئی۔

ہوئی ہے جب کہ اس وقت جو آپ کے ساتھ موجود ہیں وہ بال
بیٹھیے بھائی یہ یہ تو حق بخیرے بیٹھے ہیں"۔
درست حالت میں ہیں"۔

"چلتے پھر تھا کاشکر کریں آپ کے بیٹھے پھر سے زندہ ہو گے"
پکڑ لیا۔ مکرا یا۔

"تب تو پھر یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ نعلیٰ ہیں"۔
"ہرگز نہیں میں آپ کا سو نیمدا اصلی پیٹا ہوں یہ نعلیٰ ہو گا۔
نعلیٰ کو جوہت لگی ہو گی" زندہ بیٹھا ہو انجام۔

"اس پر تحقیق ہو گی آپ گلرنہ کریں"۔
پکڑو ہے قبرستان سے لوٹ آئے۔

"آپ اپنے بیٹے کے لئے اگر اپنی تمام دولت دے سکتے ہیں تو
لیں جو صرف آپ کے اور میرے درمیان ہوئی ہیں آخر میں وہ آٹھ
ہاتھیں کس طرح ہتا سکتا ہوں"۔

"اچھی بات ہے" وہ خوش ہو گئے۔

کم شدگی کے واقعات ہو رہے ہوں اور مردے زندہ ہو رہے ہوں..... اور

زندہ ہونے والوں سے بڑی بڑی جائیدادیں طلب کی جا رہی ہوں تو وہ

آخروری طور پر سب کے لیے کیا کر سکتے تھے وہ سر جو ذکر یعنیہ کے اور

غور کرنے لگے آخر طبقے ہوا صحراء کا سفر کرنا ہو گا لہذا اس کی

نیادیاں شروع کر دی گئیں دوسرے دن اپنیں رائے بہادر علی کا خیال

"بس کیا جائیں اس کیس نے تم سب کو سخن پکڑ بنا لایا ہے لیکن انہوں نے فون بند

کر دیئے تھے لہذا انہوں نے خود اپنیں فون کیا آواز سنتے ہی رائے

بہادر علی چلا گئے بھیں بھی بہادریں پھر سخن پکڑ" اپنکے کامراں

مرزا مکرا نے "اپنے اپنے اس فرمائے آپ کے فون بند کیوں

کیا اپنے اپنے اس فرمائے آپ کے فون بند کیوں

کیا وہ دوست و صول کرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں میں نے اپنیں

آپ کی پھولی سے پچھوٹی پاٹ بھی کیا وہ منہ کو دے سنتے ہی

آپ کی وجہ سے روک رکھا ہے ورنہ وہ تو نہ اپنے ہو کر جا رہے تھے" -

"ہم آتے ہیں قرار دیجی اور اختخار کر لیں" -

"اچھا" وہ بولے۔

فون بند کر کے اپنکے جشید ان کی طرف مڑے۔

"ایسا خیال ہے تم ان لوگوں سے مل لیں جو رائے بہادر علی

سے رقم وصول کرنے آئے ہیں" -

"لمحیک ہے چلے" -

وہ اتنے ہی تھے کہ اخبار والے نے اخبارات دروازے پر لاحیکے

اور اپنے مخصوص انداز میں آواز لگائی۔

اب وہ گھر پہنچے اور خوشی سے کھل اٹھے دونوں پارٹیاں پہنچ گئیں سب گلے ٹلے ملیک سلیک ہوتی پھر آتا ب تھا ملکیت بھر اندماز میں کمال۔

"یہ آپ ہمیں بلا کر خود کماں نا سب ہو گئے تھے" -

"بس کیا جائیں اس کیس نے تم سب کو سخن پکڑ بنا لایا ہے ایسے حالات زندگی میں بھی دیکھے نہ سترے" -

"اللہ اپنارحم فرمائے ہمیں بھی بہادریں پھر سخن پکڑ" اپنکے کامراں مرزا مکرا نے

اپنیں پوری کمائی شروع سے آخر تک پوری تفصیل سے سنائی گئی وہی پھولی سے پچھوٹی پاٹ بھی کیا وہ منہ کو دے سنتے ہی

اوہ جب اپنکے جشید خاموش ہوئے مادرے حیرت کے ان کا برا عالم تھا۔

"یہ یہ کیسے ہو سکا ہے" -

"چاہیں یہ کیسے ہو سکا ہے لیکن یہ ہو رہا ہے" -

میں اس وقت فون کی سخنی بھی فون سن کر انہوں نے اپنے سرفاہ پا پھر تو ایسے فونوں کا سلسہ ہی شروع ہو گیا اب وہ کس کس

پاس جا سکتے تھے ان کے سر گھوم گئے انہوں نے فون بند کر دیئے پھر کوہاہر سے تلا لگادیا گیا سخنی کا ہم آف کرو یا گیا کیونکہ اس سارے

مسئلے پر غور کرنے کا اور کوئی طریقہ نہیں رہ گیا تھا جب شہر میں ہر طرز

"آپ اپنی وضاحت کریں..... وہ کون ہے جس نے آپ کو یہاں
لے لیا ہے۔"

"میں نہیں جانتا..... نہیں جانتا..... آپ کو کیسے لے چکا دلا دیں..... بس
اُن کا مجھے پیغام ملا کہ فوراً رائے بہادر صاحب سے ملوں..... اور ان سے
کوں..... مجھے اس نامعلوم آدمی نے بھیجا ہے..... جس نے آپ کے بیٹے کو
زندہ کیا ہے..... لذدا یہ ساری دولت میرے حوالے کر دو..... لیکن آپ
لے چکا ہیں..... میں اس آدمی کو ہرگز نہیں جانتا..... اور نہ مجھے ان کی ساری
دولت چاہئے..... اگر یہ مجھے دنیا پسند کرتے ہیں تو پندرہ میں ہزار
روپے دے دیں..... جن سے کہ میں اپنی جوان بیٹی کی شادی کر سکوں اور
بن۔"

"آپ آپ کیا کہتے ہیں رائے صاحب؟" اپنے جھشید بولے۔
"میں..... میں کیا کہوں جھشید بھائی..... میرے پلے تو کچھ بھی نہیں پڑ رہا
..... اچھا ہے کہ یہ ہے اس کا بھیجا ہوا..... کیونکہ اس نے تھوڑی دیر پلے فون
کیا تھا..... کہ وہ اس آدمی کو بھیج رہا ہے..... اس نے ان کا حلیہ بھی بتایا تھا
اور وہ سری نشانیاں بھی بتائی تھیں..... اور ایک حرمت انگیز ہات اس نے کی
ہے۔"

"اور وہ کیا؟"

"اخبار حاضر ہیں۔"

"محود..... اخبارات اخلاقو دراں کی سرخیاں ہی دیکھ لیں۔"
اخبارات کی سرخیاں حد درجے خوفناک، ہولناک اور لرزہ خیز تھیں
..... ان کے اوسان خطا ہو گئے..... ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے..... اور وہ مجھ
معنوں میں حواس بافتہ ہو گئے..... کسی کا بھائی، بینا یا عزیز غائب ہو گیا تھا تو کسی
کا مرنے کے بعد پھر زندہ ہو گیا تھا..... اگرچہ زندہ رشتہ دار حاصل کر لے
کے لیے انہیں اپنی زندگی بھر کی کلائی ادا کرنا پڑی تھی..... یہ سننی خیز تھیں
ان کے ہوش اڑنے کے لیے کافی تھیں..... وہ افرانقی کے عالم میں رائے
بہادر کے ہاں پہنچے..... وہاں ایک ادھیز عمر آدمی بھیجا تھا..... اس کا لباس بھی
پھٹا پڑا تھا..... انہوں نے سوالیہ انداز میں رائے بہادر کی طرف دیکھا۔

"یہی وہ صاحب ہیں جن کے حوالے مجھے اپنی تمام دولت کرنا
ہے" رائے بہادر نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔

"اوہ اچھا..... آپ کی تعریف؟" اب وہ اس سے بولے۔
"وہی مجھے جتنا! مجھے لٹاٹ دیکھتے..... میرا اس محالے سے کوئی دور کا
بھی تعلق نہیں..... آپ میرے گھر چل کر دیکھ لیجئے..... دو وقت کی روئی تک
توہیں مشکل سے میرا آتی ہے..... اور کروں گا میں ایسے کام..... مجھے ان
کی دولت کی کوئی خواہش نہیں ہے..... نہ میں جائیداد کا خواہش مند ہوں
..... میں تو اس نامعلوم آدمی کا بھیجا ہوا ہوں" میساں تک کہ کرو دخا موش
ہو گیا۔

"اس نے فون پر کہا ہے ہر جیز ان صاحب کو نہ دی تو میں سے ہاتھ

دکھانا ہو گا۔"

"اے مالک! آخر وہ کیا چاہتا ہے؟"۔

"کچھ بھجوں نہیں آ رہا اللہ اپنارحم فرمائے۔"

"اور اگر نہیں دیں گے تو ہینا تاب ہو جائے گا۔"

"ہم! کی بات ہے اس سے آگے اس نے ایک اور بات کی

"یہ کہ اگر میں نے اپنی ساری دولت دینے کے سلسلے میں ذرا سی بھی
بے ایمانی کی کچھ دولت چھانے کی کوشش کی وہ میرے میں کو ناہب
کر دے گا..... ان حالات میں میں کیا کروں جشید بھائی۔"

"آپ غفرتہ کریں اس نے آپ کو اپنے پاس کیا کچھ رکھ کی
اچازت دی ہے؟"۔

"مجھے صرف میں ہزار روپے لے جانے کی اچازت دی ہے اور
یہ کوئی سک چھوڑ کر جانا ہو گا میرے پاس ایک اور چھوٹا سامان میں
..... مجھے اس میں جانا ہو گا۔"

"آج دہ زندگی بھر میں ان صاحب کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں

"کیا اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کوئی سے لکھنا ہو گا۔"

"اس سے کوئی چیز واپس وصول کرنے کی کوشش نہ کروں۔"

"ہم! بالکل اسے تو اس کرائے کے مکان کے بارے میں بھی معلوم

"ہوں پھر آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے آپ میٹا پسند کرتے ہیں
ہے؟"۔

دولت۔"

"ضیں! ایسا کام مرزا پکارا اٹھے۔

"تن نہیں ضیں "وہ ادھیز عمر آدمی چلا اٹھا۔

"آپ کو کیا ہوا؟" ایسا کمیز جشید اس کی طرف مڑے۔

"میں یہ نہیں کر سکتا ایسا کام میں کیسے کروں گا مجھے یہ دولت نہیں

چاہئے دن ہا ہو تو بس پندرہ بیس ہزار دے دیں۔"

اویٰ تاب کر دیں گے کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ ان کا پینا دوبارہ

رکھائے؟"۔

"میں تو مشکل ہے" رائے بہادر نے جمل کر کما۔

"کیا مشکل ہے؟"۔

"تن نہیں..... میں کیوں پسند کروں گا۔۔۔ میں کون ہوتا ہوں؟ پسند

نہ پسند کرنے والا"۔

"بُن تو پھر خاموشی سے یہ دولت لے لیں..... اور عیش کریں"۔

"وہ ہم کیسے کریں گے" اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"لیکوں..... کیا مطلب؟"۔

"عیش کرنا آتایی نہیں..... زندگی جگ دستی میں گزری ہے"۔

"جب دولت ہاتھ لگتی ہے..... تو انسان کو بہت کچھ آجائتا ہے..... لیکر

میری ایک ہات یاد رکھے گا..... دولت صدائی کی کے پاس نہیں رہتی۔

جیسے یہ آج رائے صاحب سے رخصت ہو رہی ہے، کل آپ کے ہاتھ

بھی نکل سکتی ہے..... کیا کچھ ہے"۔

"میں بھی گیا..... آپ ٹھرنا کریں..... میں اس دولت کو ان

امانت بخوبی کر رکھوں گا..... اور اس میں سے صرف اپنی ضروریات کے

لوں کا"۔

"جنہوں نہ کہجئے گا..... اگر یہ آپ کو مل ہی گئی ہے..... تو پھر اپنے امر

والوں پر بھی غریق کریں اور انش کے راستے میں بھی کریں"۔

"ٹھری یہ جناب! آپ کی ہدایات یاد رہیں گی..... آپ بہت انتہے ہیں

..... میری طرف سے رائے بہادر صاحب کو اجازت ہے..... یہ جتنی ہزار

..... اپنے ساتھ لے جائیں"۔

"اوہو..... بھی تو مشکل ہے..... اس نامعلوم آدمی کو میں کیسے سمجھاؤں
گا..... مجھے صرف اور سرف اس کی ہدایات پر عمل کرنا ہو گا"۔

"آؤ بھی چلیں..... اب ہمارا یہاں کوئی کام نہیں رہا" اسکرچ جیشید نے
کہا۔۔۔ وہ اٹھے ہی تھے کہ اسکرچ جیشید بولے۔

"آپ نے اپنا نام نہیں تلایا؟"۔

"میں میرا نام؟" وہ پوچھتا۔

"ہاں! آپ کا نام کیا ہے؟"۔

"مجھے رائے نہور علی کہتے ہیں"۔

"کیا؟!"۔

وہ ایک ساتھ چلا گئے۔۔۔

"ہم اس راز کو معلوم کرنے کی کوشش کریں گے..... آپ فکر نہ کریں"۔

"اپنی بات ہے"۔

وہ وہاں سے رخصت ہوئے راستے میں ایک کامران مرزا کو ایک خیال آیا..... انہوں نے قورا اکرام کے تبرہوں کے"۔
"اکرام یہ میں ہوں کامران مرزا"۔

"آہا..... سر آپ کب آئے"۔

"لبس پہنچھا دیر ہوئی"۔

"یہاں کے حالات تو بہت خوفناک اور نہ سمجھ میں آنے والے ہیں"۔
"ہاں! ہم بھی یہی محسوس کر رہے ہیں تمہارے لائق ایک کام ہے"۔

"جن قربانیے"۔

"شریں ایسے کل کتنے آدمی مرے جن کے ہم ٹھلل والیں مل گئے ہیں اور کل کتنے ہاتھ ہوئے یعنی جن کے ہمارے میں یہ خیال کر لایا گیا ہے کہ اسیں انہوا کر لیا گیا ہے یاد رہے تیس صرف ان انہوا ہوئے والوں کی تعداد چاہئے جن کے عزیز دوں سے اب تک کوئی مطابق پاکیں نہیں یہاں گی"۔

"جن بھتر میں شاید ایک گھنٹے تک یہ معلومات جمع کر سکوں گا..... کیونکہ تمام تھانوں کو فون کرنا ہو گا"۔

مجسمہ

وہ کلر گھر رائے بہادر علی کو گھورتے رہے "پھر ان پکڑ جشید پوچھا"۔

"لیا آپ رائے بہادر علی کے رشتہ دار ہیں"۔
"تیس پاکل نہیں میں تو اسیں اس محاطے سے پہلے جانتا تھا"۔

"گروں رائے بہادر یہ صاحب تھیک کر رہے ہیں"۔

"ہاں پاکل" وہ بولے۔
"یہ محاملہ بہت حیرت انگیز ہے خیر اب ہم چلتے ہیں آپ الہ تمام دولت اسیں دے دیں اور دولت کے بدالے میں اپنا بیٹا لیں"۔

"میں ایسا کر رہا ہوں لیکن یہ الجھن بیش محسوس کرتا رہوں گا کہ مرنے والا بھی تو میرا بھائی تھا"۔

"ہاں تھیک ہے" انہوں نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"آپ یہ کیوں معلوم کرنا چاہتے ہیں انکل" آصف بولا۔

"میرا خیال ہے..... غائب ہونے والوں اور زندہ ہونے والوں کا آپس میں کوئی پچک ضرور ہے..... کیونکہ ادھر کوئی زندہ ہوتا ہے تو ادھر کوئی انگوا ہو جاتا ہے"۔

"کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ..... جو لوگ غائب ہوئے ہیں دراصل انہیں سرداہ آدمیوں کی حکل میں لا بایا جا رہا ہے....." فرحت نے کہا۔

"خیس..... ابھی میں نے یہ نہیں سوچا" وہ مسکرائے۔

"اچھی بات ہے"۔

اور پھر وہ گھر پہنچ گئے..... حمرا کے سفر کی تیاریاں زور شور سے کر لگے..... ایسے میں اگرام کافون آیا۔

"سر..... اس وقت تک میری اطلاعات کے مطابق تمیں کے قریب لوگ زندہ ہو گئے ہیں..... اور اتنے ہی انگوا ہو چکے ہیں"۔

"عن..... نہیں" وہ چلائے۔

"ہاں سر..... شرمنیں میں سے ساخوف پھیل گیا ہے..... ہر کوئی کہ رہا ہے نہ جانے کیا ہونے والا ہے..... شاید قیامت آنے والی ہے..... بس لوگ طرح کی باتیں کر رہے ہیں"۔

"اور بے تحاشہ غریب کچھ لوگ بے تحاشہ امیر بن چکے ہیں..... بے تحاشہ کچھ امیر لوگ بالکل غریب بن گئے ہیں..... ایسا ہے ہا"۔

"پاں..... بالکل ایسا ہی ہے سر"۔

"اللہ اپنارحم فرمائے..... اچھا کرام..... معلومات جمع کرتے رہو"۔

"اوکے سر"۔

وہ تیرے دن تمام ترسانان کے ساتھ صحرائی طرف روانہ ہوئے۔ اپنی ہد کے لیے انہوں نے دو بیل کاپز بھی ساتھ لے لیے تھے..... پھر وہ گھر میں داخل ہو گئے اور آگے بڑھنے لگے..... انہیں خواراک اور پانی کے پارے میں کوئی پریشانی نہیں تھی..... دو بیل کاپز اپر سے پھینک سکتے تھے۔ جس وقت انہوں نے سفر شروع کیا..... وہ سچ کا وقت تھا..... اس وقت ابھی سورج نہیں لکھا تھا..... ریت سرد تھی..... پھر سورج نے سرابھارا اس کی شاخوں سے ریت پھکنے لگی..... پھر وہ گرم ہونے لگی..... انہیں بھی گری محسوس ہونے لگی۔

"ارے باپ رے..... ابھی تو سورج بلند ہوا ہے..... اور گرمی کا یہ عال ہو گیا..... دوپر کے وقت تو یہاں قیامت کی گرمی ہو جائے گی" فاروق نے لگبر اکر کہا۔

"بھی اگر خوف محسوس ہو رہا ہے تو یہیں سے والپیں چلے جاؤ..... ہم خود سرکر لیں گے یہ مم" آفتاب ہنسا۔

"آئے بڑے مم سرکرنے والے..... میں نے تو ایک بات کی ہے" فاروق جھلانا۔

"باتیں تو تم سو کر سکتے ہو" آصف مسکرا یا۔

"شروع ہو گئیں ان کی تو پاٹیں اوھریت کے طوقان اُنھیں گے بکو لے چکر اُنیں گے جھڑ پڑیں گے اوھران کی ہاتون کے طوقان جاگیں گے اُنپکڑ جشید نے بر اسارتہ بنا لایا۔

"اہا چان! آخر آپ کیا چاہتے ہیں کیا ہم اس صحرائیں بھی اپنی زبانیں بند کر لیں" قاروق نے بر امان کر کما۔

"صیں خیر میں یہ بھی نہیں چاہتا اس طرح یہ صحرائیں قبرستان محسوس ہو گا"۔

"ارے باب رے صحرائیں قبرستان" قاروق یو کھلا اخفا۔

"صحرائیں قبرستان نہیں صحراء کا قبرستان" محمود نے فور آکما۔

"یہ یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے"۔

"حد ہو گئی اسیں تو سوچنے لگے ناول کے نام" آتاب نے بنا لایا۔

"اور تمہیں تمہیں بھی کچھ سوچھ دہا ہے یا نہیں"۔

"مم اکل" ایے میں شوکی کی آواز ستائی دی۔

"مم اکل یہ کیا بات ہوئی" فرازانہ بولی۔

"میں نے سامنے کوئی چیز دیکھی ہے شش شاید بھوت"۔

"ارے باب رے صحرائیں بھوت" قاروق نے گمرا کر کما۔

"بھی کوئی بکو لا ہو گا"۔

"جج نہیں اس کی بڑی بڑی آنکھیں تھیں" شوکی نے کانپ کر کما۔

"جج نہیں اس کی بڑی بڑی آنکھیں تھیں" شوکی نے کانپ کر کما۔

"یار کیوں مذاق کر دے ہو بھوت کی بھی بھلا آنکھیں ہوتی ہیں" اُنھیں نے بھٹا کر کما۔

"بائیں تو کیا بھوت آنکھوں کے بغیر ہوتے ہیں" فرحت کی آواز برائی۔

"اف تو پ کم از کم صحرائیں تو اس قدر خوفناک ہاتھ نہ کرو" فرحت کا تپ گئی۔

"وہ وہ وہ دیکھئے"۔

شوکی پوری قوت سے چلا اخفا اُنکل سے اشارہ بھی کیا انہوں نے اس سست میں دیکھا اور پھر ان کی آنکھیں مارے خوف کے پیلیں گئیں ان کے سامنے واقعی ایک بھوت تھا اس کی آنکھیں انگروں کی طرح دیکھ رہی تھیں۔

"یہ یہ کیا لاملا ہے"۔

"بیٹھ کوارٹ کا جا ڈھن بکھن بولا۔"

اسیں بھی آگئی خوف کی حالت میں بھی بھی عجیب سی تھی ان کے قدم وہیں رک کر رہے گئے تھے۔

"کیا خیال ہے پروفیسر صاحب کی صحرائیں میں بھوت ہوتے ہیں" قان و ممان بولے۔

"پاٹ نہیں میں تو یہ بھی نہیں جانتا بھوت ہوتے بھی ہیں یا نہیں" وہ بڑی بڑی اے۔

"اُرے باپ رے..... سُم..... مجھے ذرگ رہا ہے اُکل "اخلاق بولا۔
"بُار چپ رہو..... تم تو ہمیں بھی ڈراؤ دے گے "قادو ق نے جھلا کر کہا۔
"سُم..... میں کوئی بحوث ہوں..... کہ آپ کو ڈراؤں گا" اس نے
کہا کر کہا۔

اتنے میں پروفسر داؤد آگے بڑھ گئے پھر ان کے ہٹنے کی آواز
ٹنلی دی وہ چونک اٹھے۔

"یہ نہیں کا کون ساموچ ہے اُکل"۔

"سنو بھی یہ رہت جبی ہوئی ہے "وہ بولے۔

"جی جبی ہوئی رہت صحرائیں جبی ہوئی رہت کا بھلا کیا کام"۔

"یہ تو مجھے پہاڑیں"۔

اب وہ سب اس رہت کے مجستے کے پاس آگھرے ہوئے اس کا
چاہزادہ لینے لگے۔

"یہ شیئے یہاں انسانی ہاتھوں نے لگائے ہیں"۔

"اگر کیا؟" وہ ایک ساتھ چلائے۔

"شاید تم ہیڈ کوارٹر کے نزدیک ہیں" پروفسر بولے۔

"یہ تو خیر ہیں ہو سکتا اس لیے کہ اس قدر آسانی سے ہیڈ کوارٹر

لیں سمجھ سکتے جس نے اپنا ہیڈ کوارٹر صحرائیں ہٹا دیے اس کی

خواہش یہ ہے کہ کوئی اس تک نہ پہنچ سکے"۔

"تب پھر اس مجستے کو کیا کہا جائے گا"۔

"اپ کیا کیا جائے آگے بڑھیں یادے"۔

"بھی بحوث سے کیا ذریعہ"۔

"ہوں یہ بھی لمحک ہے تو پھر ہوں کہنا چاہئے تا کہ بحوث سے ڈرنتے والے اے آہل قیس بھم"۔

"آؤ دیکھتے ہیں" یہ کیا بلایا ہے"۔

وہ آگے بڑھنے لگے بحوث وہیں ایک چنان کی طرح کھڑا تھا اچانک اس کے منہ سے آواز نکلی آواز کیا تھی پادلوں کے گرنے میں تھی۔

"یہ یہ تو شاید بحوث بھائی نے کوئی بات کی ہے "اشفاق کی لرزن آواز سنائی دی۔

"آگے چل کر پوچھ لیتے ہیں"۔

وہ اور آگے بڑھے اب انہوں نے دیکھا وہ رہت کا ایک بہت بڑا میلا تھا اس کے اوپر کے حصے میں شیئے کے دو گھرے لگے ہوئے تھے یہ ٹکوئے اپنیں آنکھیں نظر آئے تھے۔

"حد ہو گئی یہ تو رہت کا ٹیکلا ہے"۔

"صحرائیں ٹیکلا ایک جگہ قائم نہیں رہتا نیلے بخت رہتے ہیں فرم ہو کر دوسری جگہ بخت نہ لگتے ہیں گویا نیلوں کی آنکھ پھوپھی سی جاری رہتی ہے جب کہ یہ ٹیکلا اپنی جگہ قائم ہے اور اس پر سے رہت بھی نہیں ازا رہی صھرو میں آگے بڑھ کر دیکھتا ہوں"۔

"ویکھنا پڑے گا..... ارے ہاں..... اس بار آپ نے اپنا آنڈہ استعمال نہیں کیا۔"

"اکیسا قائد..... وہ فوراً اٹھ ہو جائے گا۔"

"لیکن انکل..... ذرا سوچیں..... جو نبی آپ اس کو آن کریں گے سو یاں ہیند کوارٹر کی سمت ہتا دیں کی..... اور ہمارے لئے ایسا ہی کافی ہو گا۔" فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"اوکے..... جواب معمول ہے۔"

انہوں نے آله نکالا..... جو نبی اس کو آن کیا..... سو یاں حرکت میں آئیں اور آله ساکن ہو گیا۔

"یہ یہ سو یاں اسی سمت میں اشارہ کر رہی ہیں" پروفیسر نے کاپ کر کہا۔

ان کا اشارہ مجھتے کی طرف تھا۔

＊＊＊＊＊

جب آن

"آپ کا مطلب ہے..... اس مجھتے کی طرف؟" انپلے جمشید نے جرانہ ہو کر کہا۔

"ہاں..... بالکل۔"

"آئیں پھر..... پسلے اسی کو دیکھتے ہیں..... کیا آله بیکار ہو چکا ہے؟" -
"ہاں بالکل بیکار ہو چکا ہے..... اب میرے پاس صرف ایک آله باقی رہ گیا ہے۔"

"ابھی اسے محفوظ رکھیں" وہ بڑا بڑا ہے۔

پھر وہ مجھتے کی طرف بڑھے..... پسلے چاروں طرف سے اس کا جائزہ لیا..... اور ہر اور ہر گرانے کے لیے زور لگایا..... لیکن کچھ نہ ہوا۔

"ہم اس کو توڑ کر کیوں نہ دیکھیں" فرزانہ نے مشورہ دیا۔

"اب بھی کرنا ہو گا۔"

"آپ کے سامان میں اس کو توڑنے کے لیے کوئی چیز نہیں۔"

"نمیں..... پہلی کاپڑوں سے رابطہ کر دے..... وہ اوپر سے کوئی ایک چیز پھینک دیں گے۔"

انہوں نے فوراً اس پر رابطہ کیا..... جلدی اور سے کچھ چیزیں پھینکیں گے..... ان میں ایک ہتھوڑا اور ایک بھی بھی تھے..... اپنے جشید نے پہلے ہتھوڑا اس کے سر پر مارا..... ایسا کرنا تھا کہ چاروں طرف رہتے ہے تھا شہزادے گی..... ان پر بے تحاش رہت آگری اور گرنے کا سامنہ جاری رہا..... انہوں نے ایک ہتھوڑا اور مار کر دیکھا..... اس بار رہتے کے گولے چکراتے نظر آئے۔

"اس کا مطلب ہے جتنا ہم اس مجھے کو پھینکیں گے..... اتنا رہت اڑے گی..... گویا مجرم کا ہیڈ کوارٹر میں کمیں ہے" اپنے کامران مرزا بڑی بڑی آئے۔

"اپ ہمیں اس کو گرا نہیں ہو گا" اپنے جشید نے بلند آواز میں کہا۔ پھر وہ لگے زور شور سے اس پر ہتھوڑا بر سائے اوہ رہت آلوفان میں ہر لمحے اضافہ ہوتا چلا گیا..... یہاں تک رہت اڑی کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل نہیں رہ گئے مجبوراً اپنے جشید کو باہر کر دکھانے پڑے لیکن اس پر بھی رہت کا طوفان کمن ہوا پھر ہوا تجزیہ چلنے لگی۔ جھکڑاں کے قدم اکھازنے لگے اپنے جشید چلا اٹھے۔

"ایک دوسرے کو پکڑ لو"۔

انہوں نے ایک دوسرے کو پکڑنے کے لیے باہر پھیلادیئے۔

"تھت..... تم کہاں ہو" بھی نہ کہا۔

"کون کہاں ہے..... یہ کس نے کہا ہے"۔

"کہا پتا نہیں..... شاید تم اپنی پچان کھو بیٹھے ہیں..... کسی کا باہر کسی سے نہیں چھو رہا..... ان حالات میں ہم ایک دوسرے کو کس طرح پہلے ہتھوڑا اس کے سر پر مارا..... ایسا کرنا تھا کہ چاروں طرف رہتے ہے تھا شہزادے گی"۔

"ارے ہم ہم" ایک اور آواز ابھری خوف میں ڈولی آواز

"یہ کیا ہم ہم لگا کی ہے..... کون ہو تم ہم ہم لگانے والے" ایک اور آواز سنائی دی۔

"تم خود کون ہو" پہلی آواز چلا کی۔

"عد ہو گئی..... یہ کیا ہو رہا ہے جہاں" ایک اور آواز سنائی دی۔

"جہاں کیا ہوتا ہے"۔

"جہاں کا لاث ہوتا ہے شاید"۔

"تو یہ ہے تم سے..... اب اب اباں کو بھی لاث دیا"۔

"بجھ سے کیوں ہو تو یہ..... میں کوئی وہ ہوں"۔

"دو کیا؟"۔

"لیعنی کہ..... وہ..... بھی سمجھا کرو..... وہ"۔

"تم..... ہم رہت میں دھستے جا رہے ہیں میری پندریوں تک

نہت آئی ہے"۔

"اے ارے تو نکال لو..... چند لیوں کو روکا کس نے ہے"۔

"تین بار نکال چکا ہوں"۔

"تو پچھو تھی بار نکالتے کیوں گھبرا رہے ہو"۔

"گھبرا آئے میرا جو تما ان حالات میں گھبرا نے کی فرمت ہے"۔

"اے خیردار تم جو کوئی بھی ہو میرے الفاظ نہ چڑاؤ ورنہ وہ لئے لوں گی کہ زندگی بھریا درکھو گے"۔

"بہت خوب یہ جملہ شاید پیاری بمن فرزانہ نے کہا ہے"۔ اب اور آواز ستائی دی۔

"تم ہو کون مجھے پیاری بمن کہنے والی"۔

"یہ تو مجھے خود معلوم نہیں"۔

"حد ہو گئی آخر ارے ریت تو بہت تیزی سے اوپر ہو دی ہے اس طرح تو ہم ریت میں بالکل دفن ہو جائیں گے"۔

"اب ہم کر بھی کیا سکتے ہیں"۔

"اگریں رابط بھیلی کا پڑواں سے"۔

میں اس لئے دو گان چھاڑ دینے والے دھماکے ہوتے وہ روز اگر ریت میں دھنے ہوئے نہ ہوتے تو اچھل کر گرتے۔

"اے پاپ رے یہ یہ دھماکے کیسے تھے"۔

"اے تھے تھے بس دھماکے ایسے تھی ہوتے ہیں دیسے بھاں سے زندہ سلامت جانا نصیب ہو گیا تو دھماکوں پر بھی ریت ریج کر لیں گے"۔

"اے اللہ اے یہ میرے سر گک کیا گرا"۔

کسی نے کہا ساتھ تھی اس کی آواز ڈوب گئی۔

"مم میرے سر بھی" ایک اور آواز ابھری۔

"ریت میرے سینے تک پہنچ گئی" گویا اعلان کیا گیا۔

"اے بھی کیا ہے آگے آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے ریت تو پہنچے گی

ہدے سروں تک اور یہ سزا ہے اس بھتے کو پھیڑنے کی"۔

"ریت تیرے کی" آواز ابھری۔

"واہ یہ آواز ضرور محدود بھائی کی ہے"۔

"نلاٹ بالکل للاٹ سو فیصد غلط بلکہ ہزار فی صد غلط ہے"۔

"بس بس مان لیا فیصد کی قیمت اس حد تک تھے گراو"۔

"کیا کما فیصد کی قیمت"۔

"ہاں فیصد کی قیمت اور کیا"۔

"مم میرے میرے گلے تک ریت" گھٹی گھٹی ایک آواز

ستائی دی۔

"بس اب ہم گئے ہو گئے اللہ کو پیارے نہیں معلوم

تھا موت اس طرح ہمیں گلے لگائے گی اچھا خدا حافظ اب شاید

بنت میں ملاقات ہوگی"۔

"شاید کوں بھی..... اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت فصیب قربانی تو یقیناً وہاں ہماری ملاقاتیں ہوا کریں گی..... بلکہ ہم تو ایک جگہ ہی رہتا پسند کریں گے"۔

"مم..... منہ..... منہ تک..... رہت..... آنے گئی ہے..... بھائیو..... اچھا..... خدا..... حا" ایک اور ڈری ڈری آواز بھری۔
"کلہ پڑھ او..... کلہ"۔
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ الْأَكْرَمُ۔

میں اس لمحے رہت کا طوفان حتم گیا۔ ان کی عقلمندی اپنے لئے گئیں..... وہ سوچنے بھنے کے قابل ہوتے چلے گئے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا۔۔۔ وہ گرد توں تک رہت میں دفن تھے۔۔۔ مٹنے جنے کے قابل نہیں تھے۔۔۔ صرف آنکھیں کھول اور بند کر سکتے تھے۔۔۔ یا زہان چلا کتے تھے۔

انہوں نے دیکھا۔۔۔ ان کے ادھر ادھر عجیب و غریب چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔

"یہ..... کیا چیزیں ہیں" "انپکڑ جشید لراہی ہوئی آواز میں بولے۔
"پتا نہیں۔۔۔ لیکن ان میں سے کیسی چیزیں ہمارے سروں پر آگزگری تھیں۔

"اڑے باپ رے۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ انسانی ہاتھ۔۔۔ کشاہو انسانی ہاتھ" آصف کی خوف میں ڈوبی آواز گوئی۔

"نہ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ ہاتھ کس کا ہے۔۔۔ کیا ہم میں سے کسی کا"۔

"ہم از کم مجھے تو ایسی تکلیف نہیں ہو رہی۔۔۔ مجھے میرا بازو کت گیا ہے" انپکڑ جشید بولے۔

"مجھے بھی نہیں" انپکڑ کامران مرزا کی آواز گوئی۔

پھر وہ پاری پاری مجھے بھی نہیں۔۔۔ مجھے بھی نہیں کتنے چلے گئے۔۔۔ بہب اعلان کر چکے تو یہ لخت خاموشی چھانی۔

"تب پھر۔۔۔ یہ کتنا ہوا ہاتھ کس کا ہے"۔

"اور وہ کشاہوا سرکس کا ہے" قادروق نے بوکھا کر کہا۔

"ہائیں۔۔۔ تو کیا حسیں کوئی کشاہوا سر نظر آ رہا ہے" خان رحمان چلا گئے۔

"ہا۔۔۔ اف میں کیا کروں" قادروق نے روٹی آواز میں کہا۔

"آنکھیں بند کر لو" محمود ۱۶ سے مشورہ دیا۔

قادروق نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ ایسے میں کسی کی ہنسی نہیں دی۔

"کیا حال ہے دوستو"۔

"اس حالت میں ہم اپنا حال کیا نہیں۔۔۔ ہم تو بالکل بے حال ہیں"۔

"لیکن آپ کون ہیں۔۔۔ پسلے یہ بتائیں"۔

"میں وہ ہوں۔۔۔ جس کی تلاش میں تم لٹکے ہو"۔

"ا وہ..... ا وہ..... ہائیں " وہ ایک ساتھ بولے۔

"ہاں! میں وہ ہوں جو مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں "۔

" یہ کام تو صرف اللہ تعالیٰ جل شاد کا ہے "۔

" اس کا تو ہے ہی لیکن ایک حد تک یہ کام میں کرتے کے قابل ہو گیا ہوں تم نے دیکھا ہیں راضی خان کا بھائی زندہ ہو گیا ہے رائے بہادر کا پیٹا " رائے نادر علی زندہ ہو گیا ہے " اس کی شوخ آواز سنائی دی۔

" ہاں! ہم نے یہ سب دیکھا ہے سنائے اور یہ لوگ زندہ نظر آئے ہیں لیکن تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو جو غائب ہو گے ہیں "۔

" ہاں! کچھ غائب بھی ہوئے ہیں "۔

" تب پھر وہ کہاں ہیں جو وہ غائب ہوئے ہیں "۔

" مجھے انہوں ہے اب وہ واپس نہیں آ سکتے "۔

" یا مطلب کیا وہ مر گے ہیں تم نے اسیں موت کے گھٹ انار دیا ہے " اپنے جشید نے پوچک کر پوچھا۔

" نہیں میں نے اسیں نہیں مارا وہ زندہ ہیں لیکن لوٹ کر نہیں آ سکتے "۔

" کہاں سے لوٹ کر نہیں آ سکتے یہ تم کسی عجیب اور انسونی ہائیں کر دے ہو "۔

" میں غلط نہیں کر رہا "۔

" لیکن یہ ہائیں ہماری بھائی میں نہیں آ رہیں اگر وہ زندہ ہیں تو کہاں ہیں اور واپس کیوں نہیں آ سکتے "۔

" اس لئے کہ اس لئے کہ نہیں میں کچھ نہیں تھا سکا تم لوگ بہت چالاک ہو یہاں تک بھی آ گئے حالانکہ میرا خیال تھا یہاں تک کوئی نہیں آ سکتا "۔

" تم کو ان ہو صاف ساف بتا دو ہماری ابھسن اور بے چینی میں اس قدر اضافہ ہو گیا ہے "۔

" ابھی اور ہو گا " وہ نہ سا۔

" اور یہ ہمیں رہت میں کیوں قید کر دیا "۔

" تم میرے مجھتے کو جو گرانے لگے تھے "۔

" ہائیں تو یہ تمہارا مجسم ہے "۔

" لفڑ بھجھے میں نے ہنا کر یہاں کھڑا کیا ہے "۔

" لیکن کیوں "۔

" ہمیڈ کو اڑڑ تک پہنچنے کے لیے اسے گرانا ہو گا اور اسے گرا۔

کے سطے میں خود کو رہت میں وفن کرانا ہو گا کیسا سودا ہے "۔

" بہت خوفناک "۔

"اب میں تم لوگوں کے لئے کم خوفناک حالات کیسے پیدا کروں۔"

لڑکوں کے میرا تمام حساب کتاب اٹھ پلت..... جب کہ میں نے سونا رہا ہے "وہ کہتے کہتے رک گیا۔

"ہاں ہاں..... بتاؤں..... آپ کیا سوچ رکھا ہے"۔

"نہیں بتاؤں گا..... تم بہت چالاک ہو"۔

"جیسے آپ کی مرضی..... نہیں اس رہت سے تو نجات دلائیں"۔

"بھگہ کو تو پاھن چیز لگاؤ گے"۔

"نہیں..... بالکل صیغیں"۔

"وعدہ درہا"۔

"ہاں رہا و وعدہ"۔

"شکریہ..... اب اپنے وعدے پر کار بند رہتا..... ورنہ اس بار پس سے زیادہ ہولناک طوفان آئے گارہت کا"۔

"اچھی بات ہے"۔

اچھا تیر ہوا چلتے گئی..... رہت اڑاڑ کر دوسری سوت میں جانے الی..... انہوں نے آنکھیں بند کر لیں..... ان کے جسم رہت کی قید سے آزاد ہوئے گے..... اور پھر وہ بالکل آزاد ہو گئے..... اب انہوں نے کئے ہوئے پازو اور سرکی طرف توجہ دی تو وہ یہ دیکھ کر دھک سے رو گئے کہ بکھرا ہوا سامان دراصل بیل کا پہنچوں کا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ بیل کا پہنچا ہو گئے تھے..... ان کا عملہ کلارے عکسے ہو گیا تھا۔

"یہ..... یہ کیا..... ہمارے بیل کا پہنچا گئے"۔

"میں نے اپنیں چڑا کر دیا"۔

"کیا"؟ وہ ایک ساتھ چلائے۔

"ہاں..... تاکہ تم بالکل بے دست و پا ہو جاؤ..... اب تم کیا کرو گے"۔

انہی تھوڑی دیر تک یہاں شدید گرم ہوا شروع ہو گئی..... جوں جوں

سورج بلند ہو گا..... ہو اگر م ہو گی..... پھر..... یا اس کا تم کیا ملاج کرو گے.....

یہ انہی سوچ لو..... تم لوگوں کے پاس صرف اور صرف ایک راستا ہے"۔

یہاں تک کہ کروہ خاموش ہو گیا۔

"اگر..... کون سارا رہتا"۔

"واپسی کارا رہتا"۔

وہ بولا..... اور پہنچنے لگا۔

وہ چیز

اس کی بھی رکی تو اسپکلر جشید نے جل کر کما۔
”یہ کیا راستہ ہوا“۔

”بھی غور کرو نا۔۔۔ تمہارے پاس پانی کی کتنی بو تھیں ہوں گی“۔

”کچھ تو ہیں“ اسپکلر کامران مرزا نے کہا۔
”کیا تم جانتے ہو۔۔۔ وہ یہاں کتنی دیر میں ختم ہو جائیں گی“۔

”کم از کم ایک ہفتے تک ہم اس پانی پر گزارا کر سکتے ہیں“ اسپکلر جشید
مکارے۔

”غلام خیال ہے تم لوگوں کی“۔
”وہ کیسے؟“۔

”اے کہ جو پانی تم ایک ہفتے کے لیے کافی خیال کر رہے ہو۔۔۔“
یہاں ایک دن سے زیادہ نہیں چلے گا۔۔۔ ابھی وہ پر کا وقت نہیں ہوا۔۔۔

جب ہو گا۔۔۔ تب تمہیں اندازہ ہو گا“۔
”لیکن ایک بات آپ بھی سن لیں“۔

”اور وہ کیا“۔

”ہم واپس نہیں چاہیں گے“۔

”اس سے بڑی بے وقوفی پھر کوئی اور نہیں ہو گی“۔

”دیکھا جائے گا۔۔۔ لوگ غائب ہو رہے ہیں۔۔۔ مرے والے
وہرے جسموں کے ساتھ نہ ہو رہے ہیں۔۔۔ ہمارے دو بیتل کا پھر عتلے
سمیت تباہ ہو گئے۔۔۔ ابھی اور نہ چاہے تم کیا کیا قیامت ڈھاؤ گے۔۔۔ ان
حلاطت میں بھلاہم کس طرح یہاں نے چلے چاہیں“۔

”میں چاہتا تو تمہیں رہت کی قید سے نجات نہ دیتا۔۔۔ اور تم اسی جگہ
لے رہ جائے“۔

”تب پھر۔۔۔ تم نے ہم پر یہ میری باتی کیوں کی۔۔۔ وجہ؟“۔

”میں چاہتا ہوں۔۔۔ تم چاکر لوگوں کو جھاؤ۔۔۔ میں کیا ہوں۔۔۔ کیا کر سکتا
ہوں۔۔۔ اس طرح وہ میرے پارے میں جان جائیں گے اور میرا حکومت مانے
لے قاتل ہو جائیں گے۔۔۔ پھر بہت جلد یہاں میری حکومت ہو گی“۔

”تو یہ سارا اس ملک پر حکومت کرنے کا خواب ہے“۔

”نہیں۔۔۔ تم خلاط کچھے اسپکلر جشید“ وہ چنان۔

”ایسا مطلب۔۔۔ کیا خلاط سمجھائیں“۔

”یہ کہ یہ اس ملک پر حکومت کرنے کا خواب ہے“۔

”میں تو یہی سمجھا ہوں“۔

"یہ اس ملک پر حکومت کرنے کا خواب نہیں ہے..... یہ پوری دنیا سے خواب شایی کو مارنا چاہتا..... آکر اس لا جبری کا کسی کو پہانہ مل سکے..... حکومت کرنے کا خواب ہے..... کچھ حد ت بعد پوری دنیا میری ملکی میں ہے۔ لے خریدنا چاہتا..... لیکن میں یہ صیں سکتا..... ہاں اگر وہ مجھ سے معاہدہ..... اشارجہ نے میرا ہر ممکن ساتھ دینے کا وعدہ کر لیا ہے..... وہ اب اپنے..... تو میں اس کا ساتھ ضرور دلوں گا..... اس کی مدد کروں گا اور دلوں گا اور میرا ساتھ دے رہا ہے۔"

"اگر وہ تم سے ساتھ دے رہا ہے..... تو یہ اس کی مجبوری ہے۔ لے میری مدد کی ہے..... لیکن میں نے اسے ایک بات نہیں بتائی۔"

جب تک وہ تم سے یہ راز حاصل نہیں کر لیتا..... ساتھ دے گا..... جس کا "اور وہ کیا؟"

اس نے تم سے یہ راز حاصل کر لیا..... وہ تم پر دوار کرے گا..... اور حیرت "یہ کہ میرا ہیڈ کو ارڑ کہاں ہے۔"

"جب کہ تم یہاں پہنچ گئے" قاروں نے خوش ہو کر کہا۔

"میں نے اس قابل نہیں پھوڑا۔"

"اچھی بات ہے..... تم جا چکے کیا ہو؟"

"تباہکا ہوں..... ونجا پر حکومت کروں گا..... جس کسی کا کوئی عز فرد اہمیڈ کو ارڑ ہوایا..... اسیں موت کے گھاٹ آتا رہا تھا۔"

ہو گا..... میں اسے زندہ کر دیا کروں گا..... اس طرح ہمت جلد میں دنیا "اف..... آپ کتنے ظالموں ہیں" شوکی کا نپ گیا۔

"اس حیرت کے کام کرنے کے لیے ظالم جنما پڑتا ہے۔"

سب سے زیادہ دولت مند آدمی بن جاؤں گا..... اور سب سے زیادہ دوسرا

"لیکن آپ کو معلوم نہیں..... ظالم کا تجام برداشت کرے گا۔"

"اچھی تک تو میں نے کسی برے انجام کا امکان تک نہیں دیکھا۔"

"سوال یہ ہے کہ..... تم مردہ لوگوں کی جگہ بالکل ان جیسے کمل۔"

لے آتے ہو..... بالکل وہی۔"

"یہی تو وہ راز ہے..... جو اشارجہ اب تک نہ جانے کتنی پڑا تھی۔"

ام تو ایک بھڑکی مار ہو..... یہ دیکھو..... میں بھڑک چلا رہا ہوں..... ذرا

حاصل کرنے کی کوشش کر چکا ہے..... لیکن کامیاب نہیں ہو۔ کا..... اس۔ سے رداشت کر کے دکھاؤ۔"

ان الفاظ کے ساتھی ریت کی دیواریں سی انٹھ کھڑی ہوئیں اور
تماش ان کی طرف بڑھیں..... وہ خود کو ان سے بچانے کے لیے دوڑنے
..... انہیں سر پر چیر کھکھل دوڑنا پڑتا..... لیکن ریت پر دوڑنا آسان کام
تھا ہوا اور وہ کچھ ہی دور دوڑنے کے بعد بری طرح ہانپے گئے
جسھید نے پچھے مرکز دیکھا تو اوسان خطا ہو گئے ریت کی دیواریں نزد
آتی چارہ تھیں۔

"ارے باپ رے یہ تو ہمارا پاقاعدہ تعاقب کر رہی ہیں" "اہم
نے بوکھلا کر کہا۔

"لگک کون؟" -

"ریت کی دیواریں" -

"تن نہیں" -

اب ان سب نے مر مرکز دیکھا واقعی ریت کی دیواریں
آری تھیں وہ خوف زدہ ہو گئے اور تیز دوڑنے کے؟
ریت کی دیواروں نے پیچھا چھوڑا آخر ان کی رفتار کم ہوتی چل گئی
اور دیواریں نزدیک آتی چل گئی اس طرح آخر وہ ان پر آگئی۔
وہ گویا ریت میں دھنی گئے ایک دوسرے کے ادپر گرتے چل گئے
اور ریت ان پر چھالی چل گئی پھر وہ بیے ہوش ہو گئے۔

ہوش آیا تو تمہرے چوبی کھموں میں چھپتی محوس ہوئی وہ ہڑ بڑا کر
انٹھ دھوپ اب پورے جسم میں چھپتی محوس ہوئی انہیں شدید
پیاس کا حساس ہوا۔

"یہ یہ ہم کس طرف لکھ آتے یہاں تو نہ وہ مجسہ ہے
کھرے تیل کا پروں کے ٹکلوے" -
پیاس نہیں ہم کب تک دوڑے ظاہر ہے مجھے سے دوری
اکھلے ہیں" -

"اف اب اس پیاس کا لیا کریں" خان رحمان بولے۔
"تم صرف پیاس کی بات کر رہے ہو خان رحمان مم نگھٹہ
جوک بھی ستاری ہے" -

"آپ غفرنہ کریں فی الحال ہمارے پاس پانی بھی ہے اور خوراک
بھی لیکن ہمیں بہت احتیاط سے کھانا پینا ہو گا" ان پکڑ جسھید بولے۔
"آخر یہ خوراک اور پانی کب تک چلے گا جسھید" -

"ہم جلد ہیڈ کو امرت ملاش کر لیں گے کیوں مسٹر نام مطہوم" انہوں
نے اسے پکارا۔

یعنی اس کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا شاید وہ سو گیا تھا
انہوں نے چند لمحے کھائے اور چند گھونٹ پانی کے پے اور انٹھ کھڑے
اٹھئے۔

"وہ مجسہ بھلاکس سمت میں تھا پر وہ فیر صاحب" -

"ریگستان میں سوت کالندرازہ نہیں لگا کرتا جشید"۔

"تب پھر آپ اپنا آخری آل نکالیں"۔

"نکالتا ہوں..... اتنا سوچ لو..... اس کے بعد سوت معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہیں رہ جائے گا"۔

"اللہ مالک ہے"۔

"یار جشید..... ہم روزہ کیوں نہ رکھ لیں" خان رحمان نے خیال پیش کیا۔

"اب روزہ رکھنے کا وقت کہاں ہے..... وہ توکل صحیح ہجر کے وقت سے لی قست"۔ آواز آئی۔

پسلے رکھا جاسکتا ہے"۔

"چلو یونہی سی..... ہم کل کاروڑہ رکھ لیں گے..... اس طرح بار بار پانی پینے اور کھانا کھانے کا خیال نہیں آئے گا"۔

"تجویز اچھی ہے..... آل نکالیں پر ویسر صاحب"۔

انہوں نے جیب سے آل نکالا..... اور اسے آن کر دیا..... یک دم اس کی سویاں ایک سوت میں تن گئیں..... ساتھ ہی آل نیکار ہو گیا اور سوچاں گوم گئیں۔

"اس طرف ہے..... وہ مجسہ" انہوں نے اشارہ کیا۔

"اب وہ اس سوت میں چل بڑے..... اسیں قرباد و گھنے تک چلا پڑا پہنچا گا..... آپ مردوں کو پھر سے زندہ روپ کس طرح دے دیجئے ایسے میں پیاس پھر سے ہٹانے لگی..... لیکن ان کی حمزی کے کول ہوا"۔

آہار نہیں تھے..... انہوں نے ہمت نہ ہاری..... بس چلتے رہے..... آخر کار بر نظر آئے گا۔

"خدا کا ٹھکر ہے..... مجسہ نظر تو آیا"۔ خان رحمان خوش ہو گئے۔

"لیکن اب بمحوك اور بیاس کی کیا حالات ہو گئی ہے" پروفسر نے پوچھا۔

لکھا۔

"تم لوگ پھر ادھر آگئے..... اس پر مجھے حیرت ہے..... میں چاہتا تھا..... تم ہید کوارٹر سے دور رہو..... لیکن ایسا نہیں ہوا..... خیر..... تم لوگوں کی قست"۔ آواز آئی۔

"کیا مطلب..... کیا سماں آئے سے ہماری قست خراب ہو گئی ہے"۔

"ہاں بالکل" آواز گوئی۔

"آخر کیسے؟"۔

"میں نے چلا تھا..... تم لوگوں کو سوت کے گھنٹت نہ اتاروں..... تم اندھہ سلامت ہماں سے واپس شرپڑے جاؤ..... اسی لیے میں نے تم لوگوں کو کراکے کنارہ کی طرف پیچنک دیا تھا..... لیکن تم ہاہر نہیں لٹکا..... واپس ام آگئے..... اب تم لوگوں کو ختم کرنا ہو گا..... رہت میں و فتن کرنا ہو گا"۔

"خود رایا کریں..... لیکن ایسا کرنے سے پہلے اتنا تاویں کی یہ س

بکار کیا ہے..... آپ مردوں کو پھر سے زندہ روپ کس طرح دے دیجئے

..... ایسے میں پیاس پھر سے ہٹانے لگی..... لیکن ان کی حمزی کے کول ہوا"۔

"آئنے سامنے..... یا تو آپ ہمارے سامنے آجائیں..... ما پھر امیں اپنے پاس ہالیں"۔

"یہ دو قوں باتیں خطرناک ہیں..... اور میں کوئی قدرہ مول یعنی پسند نہیں کرتا"۔

"تب پھر میں کچھ نہیں بتائیں"۔

"تھاں..... موت کے گھاٹ اڑتا پسند کرو"۔

"زندگی اور موت کا مالک خدا ہے"۔

"اس وقت تم لوگوں کی زندگی میرے ہاتھ میں ہے"۔

"جی نہیں..... ایسا ہرگز نہیں ہے"۔

"اچھی بات ہے..... میں یہ بات ثابت کرتا ہوں..... تم خود پکار پکار کر

کوکے..... نہیں بچاؤ..... پرد فیر..... نہیں زندگی بخش دو"۔

"نہیں..... ہم یہ الفاظ نہیں کہیں کے"۔

"اوکے..... ابھی معلوم ہو جاتا ہے..... اب ذرا اس صورا کے لئے

رکھو"۔

اچانک صراحتی تجزگرم ہوا چلنے لگی..... ریت کے جھز چلنے لگے.....

گولے اور ادھر ادھر گوش کرتے نظر آئے..... ریت کی گویا دیواریں اور

ادھر چلتی نظر آئے گیں..... انہیں اپنے قدم اکھڑتے محسوس ہوئے۔

"ایک دو سرے کو پکالو..... فوراً" اسکلر جشید چلائے..... لیکن

دوسری انہوں نے مت کھولا..... بہت سی ریت منہ میں چلی گئی..... سب نے

"میں نے اس منصوبے پر پندرہ سال صرف کئے ہیں..... حسین کے چادوں"۔

"ہمیں بتانے میں حرج بھی کیا ہے..... آپ تو ہمیں موت کے کہاں امداد کے کپروگرام بھائی چکے ہیں"۔

"نہیں..... میں یہ راز ایسے لوگوں کو بھی نہیں بتائیا..... جو زندگی ہارنے والے ہوں"۔

"تھائیں..... میں جانتا ہوں" اسکلر جشید نے بر اسامتہ بنایا۔

"جیا کہاں..... میں جانتا ہوں..... ناممکن..... جھوٹ ہے بالکل جھوٹ"۔

"میں اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں"۔

"کس بات کو" اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں بات کو کہ میں جانتا ہوں..... آپ یہ سب کس طرح کہ کوکے..... نہیں بچاؤ..... پرد فیر..... نہیں زندگی بخش دو"۔

"میں نے تو کہا ہے..... تحریر کر لیں..... ثابت کر سکتا ہوں"۔

"اچھی بات ہے..... جائیں پھر..... آپ کیا جانتے ہیں" آزاد خوف تھا۔

"میں ایسے نہیں بتائیا" اسکلر جشید سکرائے۔

"تب پھر..... کیسے بتائیں کے"۔

فوراً ایک دوسرے کو مخفی طی سے پکڑ لیا۔ رہت بے تحاش ان پر پارش کی طرح برس رہی تھی۔ اچانک انہیں عحسوس ہوا۔ وہ ایک پار پھر رہت میں دھنستے جا رہے ہیں۔ اور کچھ ہی دیر میں رہت ان کی گرد توں تک آپنے گی۔

”یہ۔۔۔ تو تم پھر دفن ہوتے جا رہے ہیں“ گھونٹے پوکھلا کر کما اور اس کے بھی منہ میں رہت آئھی۔۔۔ کیونکہ ہر طرف رہت ہی رہت تھی۔۔۔ آئھیں انہوں نے پسلے ہی بذر کر کمی تھیں۔۔۔ اور وہ ایک لمحے کے لئے بھی کھونٹنے کے قابل نہیں تھے۔

”زندگی کی بھیک مانگو جو ہے۔۔۔“

”تین!“ اسکڑ کارمان مرزا اگرچے۔

”تب پھر ابھی یہ طوفان جا ری رہے گا۔۔۔ لیکن ایک بات تو جاؤ۔۔۔“

”کیسے ہائیں۔۔۔ مذکوٹنے کے قابل نہیں ہیں۔۔۔“

”اچھاں لو۔۔۔ جب تم رہت میں دفن ہو جاؤ گے۔۔۔ تمہاری رو میں پرواز کر جائیں گی۔۔۔ تو میں یہ کس سے پوچھوں گا کہ میں نے تم لوگوں کی جانیں لے لیں یا نہیں۔۔۔“

”بھم کر بچے ہیں۔۔۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ ہے۔۔۔ اگر یہ اس کی مرضی ہے تو تمہاری جانیں تمہارے ذریعے سے جائیں تو یہ اور بات ہے۔۔۔ لیکن اصل میں تو موت وہی دیتا ہے۔۔۔ یہ کلم پھر بھی تمہارا نہیں!“ اور دوسرے ابھی بھم زندہ ہیں۔۔۔ اور یہ بات تھیں کہی جاسکتی کہ تم اپا

ارادے میں کامیاب ہو جاؤ گے“ اسکڑ کارمان مرزا نے بت مشکل سے۔۔۔
القائلہ ادا کے۔۔۔

”رہت کا طوفان جا ری رہے گا۔۔۔“

”کوئی پروا نہیں“ پروفیسر بولے۔

رہت ان کے سینوں تک آئی۔

”اب کیا کہتے ہو؟“ اس نے پھر کہا۔

”وہی۔۔۔ جو پلے کہتے رہے ہیں۔۔۔“

”اوکے۔۔۔ اب تم اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہو۔۔۔“

میں ان اس وقت پروفیسر داؤد نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کوئی چیز بنتے پر دستداری۔

سینیں

”ایک کان پچاڑ دینے والا دھماکا ہوا..... انہوں نے مجبور آنکھیں کھولیں..... تاکہ دیکھ سکیں ہوا کیا ہے..... اور پھر ان کے چہرے کھل گئے..... رہت کا طوفان رک چکا تھا..... اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ کہ مجسے غائب تھا..... البتہ اس کے نکوے ادھراً درکھرے پڑے تھے۔“

”آپ نے اس پر کیا دے مارا تھا انکل“ قاروق نے جنت زدہ اندوز میں پوچھا۔

”ایک تھام بھی..... جو من نے پانی میں پٹلے سے چھپا کر حاصل کیا۔“

”انکل ہو گیا..... اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس رہت کے طوفان سے نجات مل گئی“ محمود نے خوش ہو کر کہا۔

”جی شمیں..... اس سے بھی بڑی بات یہ کہ اس کا دعویٰ ملکہ ثابت ہو گیا..... وہ تمیں جان سے نہیں مار سکا“ فرزانہ نے بتایا۔

”اوہ ہاں! یہ سب سے بڑی بات ہے“ آمفے اس کی تائید کی۔

”کیوں مستر پروفیسر..... اب تم کیا کہتے ہو؟“ خان رحمان بلند آواز
شکرانے لے۔

اس کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا..... انہوں نے ادھراً درکھا
— ”خرااب اس طرح پر سکون تھا جیسے اس میں کبھی رہت کے طوفان پڑے
نہ ہاں۔“

”بھائی پروفیسر صاحب..... آپ کو کیا ہو گیا..... ساتھ تو نہیں سو نکھ
لیا۔“ البتہ نے بھی کہا۔

اب بھی جواب نہ ملا..... انہوں نے اپنے ارد گرد سے رہت ہٹائی اور
کھولیں..... تاکہ دیکھ سکیں ہوا کیا ہے..... اور پھر ان کے چہرے کھل گئے.....
رہت کا طوفان رک چکا تھا..... اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ کہ مجسے
غائب تھا..... البتہ اس کے نکوے ادھراً درکھرے پڑے تھے۔

”آپ نے اس پر کیا دے مارا تھا انکل“ قاروق نے جنت زدہ
ادھر کر رہت وہاں سے ہٹانے لگے..... ان کی دلکشی سب رہت
لے لے گے۔

اپنک رہت کے ہاتھ کوئی سخت چیز نہیں۔ اس نے اس کو چھو کر
ٹھاکرے پاکر چلائی۔

”انکل..... ہاں..... لوہے کا ایک بک ہے۔“

”اوہ..... اوہ“— ان کے منہ سے لگا۔

”آؤ.....ہمیں کوارٹر صحرائے نیچے ہے۔“ اسکل جشید پر جوش انداز
میں پولے۔

وہ اترے پڑے گئے..... جب ان کے پاؤں پہنچے گے تو یہ دیکھ کر جرت
زورہ گئے..... کہ وہ ایک بہت شاندار تجربہ گاہ میں تھے..... سائنسی آلات کا
ایک بجوبہ ان کے سامنے تھا..... ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں..... وہ
سوچ بھی نہیں سکتے کہ صورا کے لیے سائنسی آلات کا ایک انتباہ پلانٹ بھی
ہو سکتا تھا..... لیکن وہاں کوئی خیس تھا..... یوں لگتا تھا..... جیسے اس کو بنانے
والے پاک رخت ہو گئے ہوں..... انہوں نے گھوم پھر کر اس کا جائزہ لیا
شروع کیا۔

"پروفیسر صاحب... آپ کا خیال ہے۔"
 "میں شاید خواب دیکھ رہا ہوں۔"
 "جی..... کیا مطلب۔"

"مرد کے نیچے اس حرم کی تجربہ گاہ کے پائے میں میں سوچ بھی نہیں
کر سکتا۔"

«لیکن..... اب سوچنے کی کیا ضرورت ہے..... یہ تو آنکھوں کے سامنے ہے "خان رحمان مکرانی"۔

"ہل واقعی..... یہ آنکھوں کے سامنے ہے۔"

”پروفیسر صاحب..... آپ کمال ہیں..... اس وقت تم بت بڑھ چکے
کر پائیں ہمارے تھے۔“

اب انسوں نے اس جگہ کو باتھ سے مٹولا..... پھر بک کو پکڑ کر اور کی طرف کھینچا..... اچانک انسوں نے محوس کیا..... بک اور اشہد رہی ہے۔ ان کے پھرے پر جوش چھا آگیا، انسوں نے اور زور لگایا..... اور پھر انسوں نے ایک عجیب مظہر دیکھا۔ ایک گول ستون سالاں گڑھ سے خود بنا اور پھر رہا تھا۔

"اف بالک یہ صحرا میں کیا ہو رہا ہے" خان رحمان گاندھی

"مرا میں متکل ہو رہا ہے" آفیاپ بولنا۔

"وہ تو جگل میں ہوتا ہے" لکھن نے پوکھلا کر کھا۔

"..... جلاؤ را بے میں تھا اسے لے کر جگہ کہاں سے لاوں۔"

"ساختا ہے۔ یعنی تین کوارٹر کا درجہ ڈھانٹ کر لے۔"

فَرَزَانَهُ

گواستون" -

"محرای میں دروازہ ایسا ہی ہو سکتا ہے..... اب اجان..... اس میں ضرور دروازہ کھلے گا۔"

"ہماری بھی کسی سوچ رہا ہوں"۔

اب انسوں نے چاروں طرف سے اس ستون کا جائزہ لیا..... اسی پر
بھی ایک عجائبگھر نظر آیا..... اس کو جو پکوڑ کیتیا تو روازہ بکل گیا اور
انسوں نے اس کے اندر سیر گئی دیکھی..... بوئے کی سیر گئی۔

"وہ ان کا دوسرا روپ کہ سکتے ہیں..... اصل میں وہ نہیں آئے"

انپر جمیش نے طفیر کہا۔

"دوسراروپ بھی آخر کیے..... یہ تو ہاتا نیمرے پیارے انپر جمیش"

لئے تجھ سے انداز میں کہا۔

"میں اس بات کی وضاحت کرنے کے قابل نہیں ہوں..... لیکن ہو سکا ہے۔ کچھ وقت بعد ہتاں سکوں"۔

"نہیں ہتاں سکوں گے" دوہمنا۔

"لیاں س لے کہ تم نے وہ لا ہبھری بھی غائب کر اودی ہے..... پروفیسر نادان نواب شاہی اور رائے کالیاں کو موت بکے لحاظ اتروادیا ہے"۔

"ہاں اسی لئے" اس نے فوراً کہا۔

"اس کے ہاوجوں میں شاید کچھ وقت گزرنے پر ہتاں سکوں گا..... لیکن ہر دا ایک ہے"۔

"اور وہ کیا؟"۔

"تم نہیں ان آلات کاملا کھاکر لے کی اجازت دے دو"۔

"اجازت ہے..... لیکن ان آلات پر ہم استعمال نہ کرنا..... اس لے لے اگر ہاں و حاکر ہوا..... تو تم ساتھ مر دو گے"۔

"اچھی بات ہے..... ہم یہاں ہم کا و حاکر نہیں کریں گے"۔

"وہم آگے آ جاؤ..... ان آلات کا خوب یا نزہ لے لو"۔

"خوبی! تم نے اتنی تو اجازت دی۔"

"میں نہیں ہوں..... اور اب بھی بڑھ بڑھ کر باتیں ہا سکتا ہوں..... اس لے کہ تم نے میرا کوئی نقصان نہیں کیا..... نہ تم میرا کچھ لیکاڑ کئے ہو..... اس لے کہ پروفیسر داؤڈ کل کے پیچے ہیں" "اس کی آواز اندر گوئی۔

"آپ نے کیا فرمایا..... یہ پیچے ہیں حرمت ہے، ہم آج تک اسیں بوڑھا خیال کرتے رہے"۔

"نہیں..... یہ پیچے ہیں..... ایک بھار کر تم لوگ خیال کر میٹھے تھے کہ مجھ پر قابو پالیا۔ اسکی کوئی بات نہیں..... اس سے تو صرف اتنا ہوا ہے کہ تم لوگ یعنی آگے ہو..... اور میں چاہتا تھا..... تم یعنی بھی نہ آ سکو"۔

"مطلوب یہ کہ اتنا کام تو تحساری مردی کے خلاف ہو گیا ہا..... کہ ہم فتح آ گے"۔

"ہاں بایہ میں مانتا ہوں"۔

"پھر اب کیا ہے..... کیا یہاں ہم بے بس ہیں..... کچھ نہیں کر سکتے"۔

"پاکل نہیں" "اس کی آواز شالی دوی۔

"یہ پلانٹ کیسا ہے..... یہ آلات یہاں آخر کیے آگے"۔

"یہ بہت بھی کامنی ہے..... لیکن یہ مجھ اکیلے کا کام ہرگز نہیں ہے..... اس پلانٹ کے ذریعے ہم نے موت پر فتح پالی ہے"۔

"ناممکن..... موت پر نہ کوئی فتح پاسکا ہے..... نہ پاکے گا..... موت اٹلے ہے"۔

"مگر یہ تم لوگ دیکھ نہیں چکے..... مرنے والے واپس آ رہے ہیں"۔

"اس کا مطلب ہے اس سارے پر آپلوی موجود ہے" اپکڑ
جسید نے سرسراتی آواز میں کہا۔

"اپ اپکل جشید تم آخر کیا چیز ہو" پروفیسر نے چیخ لگا۔

"ایک انسان اپنے دین سے حد درجے لگو رکھنے والا انسان"

"آن آلات کے ذریعے دوسرا ساروں سے براہ راست را
ہر چشم کی دینی معلومات حاصل کرنے کا مجھے جوں ہے کی وجہ ہے کہ میں
قائم کیا جاسکتا ہے"۔

"میں مطلب کیا جانے کے قاتل ہو گئے ہو"۔

ایسے میں اپکل جشید نے اپنے ساتھیوں پر ایک نظر ڈالی اور زور سے

کر رہے ہیں یہ آلات ان ساروں سے رابط قائم کرنے کا ذریحہ ہیں۔

"اف میرے مالک اب میں سمجھا" اپکل جشید کاٹ پکے دیا۔

"اور آپ کیا بھی گئے ذرا ہمیں بھی تباہی تاکہ ہم بھی کام کیا ہے"۔

"پسلے میں پروفیسر سے چند سوالات کروں گا کیا اجازت ہے میرے تو پھر تباہیں کس نظریے پر کام کیا ہے اگر آپ تباہی کے

پروفیسر"۔

"ضرور کہوں نہیں" اس بار پروفیسر کے انداز میں بھی جیرہ "ہاں تباہیں اگر میں نے وہ نظریہ تباہیا تو کیا ہو گا"۔

"میں تم لوگوں کو زندہ سلامت ہمال سے نکل جانے کا موقع دوں

موضوع پر تھیں"۔

"ہم ایسے نہیں تباہیں گے چائیں گے تو اس نکھل کو ختم کر کے
ہائی گے" اپکل کارمان مرزا فور اپولے۔

"ہاں بالکل" اس نے کہا۔

پروفیسر داؤد کی آنکھیں مارے جیرت کے چھلتی چلی گئیں آخر انہوں

دہی آواز میں کہا۔

"آن آلات کے ذریعے دوسرا ساروں سے براہ راست را

ہر چشم کی دینی معلومات حاصل کرنے کا مجھے جوں ہے کی وجہ ہے کہ میں

قائم کیا جاسکتا ہے"۔

"میں مطلب دو ایک ساتھ یوں لے"۔

"زمین کے علاوہ بھی بست سے سارے اس کائنات میں گرد

پوکے تاہم انہوں نے اپنا چوکتا چھپا لیا اور کسی کو محوس نہ ہوئے

"اوہ آپ کیا بھی گئے ذرا ہمیں بھی تباہی تاکہ ہم بھی کام کیا ہے"۔

"پسلے میں پروفیسر سے چند سوالات کروں گا کیا اجازت ہے میرے تو پھر تباہیں کس نظریے پر کام کیا ہے اگر آپ تباہی کے

پروفیسر"۔

"ضرور کہوں نہیں" اس بار پروفیسر کے انداز میں بھی جیرہ "ہاں تباہیں اگر میں نے وہ نظریہ تباہیا تو کیا ہو گا"۔

"میں تم لوگوں کو زندہ سلامت ہمال سے نکل جانے کا موقع دوں

موضوع پر تھیں"۔

"ہم ایسے نہیں تباہیں گے چائیں گے تو اس نکھل کو ختم کر کے

ہائی گے" اپکل کارمان مرزا فور اپولے۔

"ایسا تو خیر ہو گا ہیں..... اس لیے کہ یہ حکیل ختم دھولے کے شروع ہوا ہے"۔

"اچھی بات ہے..... تو پھر منے..... جس سیارے سے آپ رابطہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں..... اس میں آبادی ہے..... بالکل ہماری زمین طرح..... میں غلط تو نہیں کہ رہا"۔

"تو پھر..... آپ نے ایسی کون سی حدیث پڑھ رکھی ہے..... کہ یہ تمام ہائیں آپ آن کی آن میں سمجھ گئے ہیں"۔

"یہ سب اللہ کی صریحتی ہے..... کیا میں وہ حدیث یا احادیث پڑھ دوں پرو فیر" انہوں نے بلند آواز میں کہا۔

"ہاں..... آں" پروفیر نے ڈوبتی آواز منہ سے نکالی۔

"تو پھر نہیں..... پسلے میں قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کرتا ہوں"۔

اپنے کلوجشید کی آواز گوئنے لگی۔

"میکد وہاں بالکل اسی طرح کی آبادی ہے..... ہم جیسے انسانوں کی نہیں" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"میکد وہاں بالکل اسی طرح کی آبادی ہے..... ہم جیسے انسانوں کی نہیں..... میکد ہمارے ہم ہمکلوں کی آبادی"۔

"اف جشید اف" اس نے حد درجے بوکھلائی ہوئی آواز منہ نکالی۔

"تب پھر میں اب یہ بھی کہ سکتا ہوں..... آپ امروں میں تبدیل کر لیکے انسان کو اس سیارے پر بیٹھ کتے ہیں..... اور وہاں سے یہاں کے انسان کے مخابق ایک اور انسان کو بلا کتے ہیں"۔

"ہاں! یہی بات ہے" اس بار اس نے کھوئے کھوئے اندراز میں کہا۔

"دیکھا..... میں نے اصل بات جادوی نا"۔

"لیکن کیسے..... میں نے تو اس لا بھربری میں سے پچھے بھی وہاں نہ رہنے دیا۔ سب کا سب لے آیا تھا"۔

"اس لا بھربری کے علاوہ بھی دنیا میں پچھے کتابیں ہیں" اپنے کلوج

سکرائے۔

..... پھر اس کے بیچے ایک اور زمین ہے جس کا فاصلہ

اس زمین سے پانچ سال کی مسافت پر ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات زمینوں کی

تعداد پوری فرمادی۔

مطلوب یہ کہ ہمدردی اس زمین کے علاوہ جنکے زمینیں اور یہ اُن

زمینوں پر بھی اللہ کے احکام نازل ہوتے ہیں۔ مطلوب یہ کہ وہاں بھی

آبادی ہے۔ ذی روح لختے ہیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

..... وہاں موت بھی ہے اور حیات بھی۔ دولتِ مندی بھی ہے اور نصیری

بھی۔

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ہر کرہ ارض پر تمہارے نجیوں کی طرح نبی یہ اُن کا

آدم ﷺ آدم ﷺ کی طرح ہے۔ ان کا نوح

ﷺ نوح ﷺ کی طرح ہے۔ ان کا ابراہیم

ﷺ ابراہیم ﷺ کی طرح ہے۔ ان کا موسیٰ ﷺ

موسیٰ ﷺ کی طرح ہے اور عیسیٰ ﷺ عیسیٰ ﷺ کی

طرح ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کائنات

”اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اس کے
مثال سات زمینیں بھی بنائیں۔ اس کا حکم ان کے
در میان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر
کنور ہے اور اس نے ہر چیز کو با اختصار علم کھیر رکھا
ہے۔“

احادیث میں بھی سات زمینوں کا ذکر آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے سات
آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات بنائی ہیں۔ اور ان تمام زمینوں پر اللہ
تعالیٰ کے احکامات نازل ہوتے رہتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ یہاں تم جانتے
ہو کہ اس زمین کے بیچے کیا ہے۔ ”صحابہ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور رسول مترجمتے
ہیں۔ فرمایا اس کے بیچے ایک اور زمین ہے جس کا
فاصلہ ہماری زمین سے پانچ سال کی مسافت پر ہے۔

یعنی اگر میں تمہیں اس کی تمام تفصیلات بتاؤں تو حیرانی کے عالم میں ممکن ہے تم اپنے دل میں ابھن محسوس کرو اور کفر کے نزدیک پہنچ جاؤ۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی وضاحت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بیان فرمائی۔

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا“ اے ابن عباس ﷺ تصریح مطرح این عباد ﷺ وہاں بھی رسول اللہ کی حدیث بیان کر رہا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری زمینیں بالکل ہماری زمین کی طرح ہیں، یعنی جس مطرح ہماری زمین کی قابل و صورت ہے۔۔۔ اس میں امریکہ ہے، افریقہ ہے۔۔۔ عرب، بندوستان، پاکستان ہے۔۔۔ بالکل اسی طرح دوسری زمینیوں میں حقوق آباد ہے۔۔۔ بلکہ ہر شر، محلہ اور آبادی اسی مطرح ہے۔۔۔

یہاں تک کہ کروہ خاموش ہو گئے۔۔۔ ان کے خاموش ہونے پر بھی ہال لوگ کافی دیر تک خاموش رہے۔۔۔ جیسے وہ سب سنتے کے عالم میں ہوں۔۔۔ آخر خان رحمان کی آواز ابھری۔

”انتہائی حرمت انگریز جمیعت۔۔۔ حدود رجے حرمان کن۔۔۔“

”کیوں مشرب و فیسر۔۔۔ اب آپ کیا کہتے ہیں۔۔۔“

”میں بھی مارے حرمت کے ٹکڑے ہوں“ پروفیسر کی آواز ابھری۔

”تھے۔۔۔ تو یا۔۔۔ آپ نے واقعی۔۔۔ کسی اور زمین سے رابطہ کر لیا ہے۔۔۔ اور ہماری زمین پر انسان مر جاتا ہے۔۔۔ اس کے مطابق دوسری زمین کا انسان اور ہر لے آتے ہیں“ پروفیسر داؤنے کا انپ کر کرنا۔

”ہاں! یہی بات ہے۔۔۔ افسوس! میرا راز آج راز نہیں رہا“ اس نے صرفت ذہن اور اذن میں کہا۔

”تھے پھر جو غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔ ان کا کیا معاملہ ہے۔۔۔“

”وہاں بھی میرا ہم ہاں ہم ایک پروفیسر ہے۔۔۔ میں نے دراصل کامیابی حاصل کرنے کے بعد سب سے پہلے اس سے رابطہ قائم کیا تھا۔۔۔ اور اسے اپنے پر گرام تھا یا تھا۔۔۔ لہذا ہم دونوں کے درمیان یہ معاملہ طے پا گیا کہ اور ہر کوئی مرے گا تو میں یہاں سے وہ آدمی لہروں میں خلخل کر کے اس طرف بھیج دوں گا۔۔۔ اور ہر کوئی آدمی مرے گا تو وہ اس آدمی کا دوسری اور ہر بھیج دے گا۔ بلکہ ایک تیسری زمین سے بھی اب تو ہم نے رابطہ کر لیا ہے۔۔۔“

”تن نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ لگ۔۔۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے“ ان کے کئی ساختی چلائے۔

”ہاں! ایسا ہونا ممکن ہے۔۔۔ بلکہ اب ہو چکا ہے۔۔۔ ہم آنکھوں سے دیکھ پکھے ہیں۔۔۔ لیکن مشرب و فیسر آپ نے ایک بات پر غور نہیں کیا۔۔۔“

”اوو وہ کیا؟“

”میرا ان تو پھر بھی بر ابر ہی رہا۔۔۔ آپ ایک انسان کو اور ہر بھیجتے ہیں۔۔۔ ایک کو اور ہر سے مٹا لیتے ہیں۔۔۔ اور اگر ایک غاذ دان کا مسئلہ حل ہوتا۔۔۔“

ہے تو دوسرے خاندان میں کرام بھی جاتا ہے میرزاں تو برادر ہو جاتے ہے"۔

"ہاں! ہو جاتا ہے میرزاں برادر لیکن میں تو فائدے میں رہتا ہوں نا..... ہم بہت محض وقت میں دنیا کے دولت مند ترین آدمی بن جائیں گے اور پھر دولت کے ذریعے حکراں کو ٹکست دے کر آخر کار خود حکران بن جائیں گے میرے دوسرے ردپے میرے منصب سے پوری طرح اتفاق کیا ہے"۔

"لیکن الفوس! ہم آپ سے اتفاق نہیں کر سکتے آپ خود کو قانون کے حوالے کر دیں"۔

"قانون تو خود میں ہوں میں چاہوں تو ابھی ملک کے صدر کو دوسری زمین پر بیج دوں" اس نے کہا۔

"آپ اس طرح اس دنیا کے حکران نہیں بن سکتے گے حکران بننے کے لیے پکھ اور شراڑا ہیں بذریعہ جرم آج تک کوئی حکران نہیں بن سکا..... اگر کوئی بن گیا..... تو یہی اس کی سازش کافور آپاگ کیا اور اسے پھانسی کے تختے پر چھٹا پدا"۔

"میں سازش کے ذریعے نہیں طاقت کے ذریعے حکران ہوں گا پوری دنیا میرے مقابلے میں بالکل غریب ہو جائے گی ابھی تو ایک حرہ میں نے اختیاری نہیں کیا"۔

"کیا مطلب کون ساحر ہے؟" وہ پوچھ کے۔

"جن لوگوں کو میں غائب کرتا ہوں ظاہر ہے اسیں کوئی بڑے سے بڑا سراغ ساں بھی خلاش نہیں کر سکے گا..... یہ مثالیں دے کر میں بت بڑے دولت مندوں کو خوف زدہ کر سکوں گا کہ ان کے بیٹے 'بھائی' ناما پاپا کو میں غائب کر دوں گا..... ورنہ وہ میرا مظاہدہ پورا کریں اور جو نہیں کرے گا..... وہ وادیٰ غائب ہو جائے گا..... کیا خیال ہے"۔

"اس میں تک نہیں کہ اس طرح تم دنیا بھر سے زیادہ دولت مند طاقت ور ہو جاؤ گے لیکن آخر کب تک ایک دن موت جسیں بھی تو اپک لے لیں گی"۔

"میں اپنا دوسرا دھر سے بلاں ہوں گا"۔

"بالکل تھیک اس کے بعد؟"۔

"کیا مطلب اس کے بعد کیا؟" اس نے بحث کر کہا۔

"کیا اس کو موت نہیں آئے گی کیا وہ ایک دن مرے گا اس آخر جس زمین سے تم دوسرے منگاتے ہو کیا وہاں لوگ نہیں ہوتے"۔

"مم مرتے ہیں" وہ ہکلایا۔

"بس تو پھر تمہاری موت بھی یہاں واقع ہوگی اور تمہارے دوسرے کی بھی کیا لے جاؤ گے تم دنیا سے لذا آجاؤ ہمارے سامنے ہم کر لیتے ہیں جسیں گرفتار"۔

"اس کا مجھے کیا فائدہ ہو گا..... میں کیوں پچائی کے تخت پر چڑھوں
موت جب آئے گی..... آجائے گی..... اس وقت تک تو میں عیش کر لوں
گا"۔

"تمارے پستول..... اور تم سب مل کر میرا کچھ نہیں بگاؤ سکو گے.....
چلاو پستول"۔

فائزروں کی آواز گونج آٹھی..... ساتھ ہی اس کا قتہ گو تھلا..... اوہ وہ
لوگ بھی حرکت میں آگئے تھے..... انہوں نے وہ راستا دیکھ لیا تھا..... جس
کے ذریعے فرزانہ فرحت اور رفت اس سکھ پیش تھیں..... یہ راستا ان
آلات کے نیچے تھا..... اور اس کو جلاش کرنے کا سرا فرزانہ کے سر تھا..... وہ
تیزی سے اس میں داخل ہوئے اور دوسری طرف پہنچ گئے یہاں
انہوں نے اسے قتہ لگاتے دیکھا..... جب کہ وہ تینوں پریشان کھڑی تھیں۔
"خدا کا شکر ہے آپ بھی آگئے"۔

"یہ بھی کیا کر لیں گے"..... اس نے قتہ روک کر کہا۔
انہوں نے دیکھا..... وہ یک سفید بالوں والا بورڈھا تھا..... اس کے
بال بے تحاشہ بڑے ہوئے تھے اور ہر لحاظ سے وہ وحشی لگ رہا تھا.....
خوناک سامان..... اس کی بڑی بڑی آنکھیں اٹھاروں کی طرح سرخ تھیں
..... ذیل ڈول بھی رہت تھا۔

"چاؤ..... تم بھی گولیاں"۔

"ٹھیں..... ہم تم پر اپنی گولیاں ضائع نہیں کریں گے پروفیسر"..... اپنے
جشید سکرائے۔

"کیا آپ اسے جانتے ہیں ابھا جان"..... محمود نے حیران ہو کر کہا۔
"ہاں کیوں نہیں" وہ پوچھ لے۔

"لیکن یہ عیش جسیں جنم میں لے چئے گی اور اگر تم خود کو قانون
کے حوالے کر دو..... اور اپنے اللہ سے محلی ناگ ہو..... تو دوسری دنیا میں
تم ضرور بیچ جاؤ گے..... درنہ یہاں کی زندگی کے بعد یہی شیش کے لیے ہم
میں جاننا ہو گا"۔

"مجھے نہ ڈراؤ..... میں اب تم سب کو ختم کر رہا ہوں یہ ریاستاں تو
تم لوگوں کا قبرستان بننے گا"۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑ جائے گا موت تو آکر رہے گی"۔
"اد کے اب تم مرنے کے لیے ارسے یہ کیا تم لوگوں
میں سے کچھ لوگ کم نظر آ رہے ہیں تین لاکھیاں غائب ہیں وہ یہ
یہاں چکیں"۔

"یہی تو ہمارا مکمل ہے جسیں پہنچیں چلا اور ہم تمارے پیچے ہی
کھے ہیں اب تم ہاتھ اور انہادوں کو نکلے یہی وقت تین پستول تم پر اٹھ
ہوئے ہیں"۔

فرزانہ کی آواز گوئی۔

"ہلہلا" اس نے قتہ لگایا۔

"یہ قتہ سمجھیں نہیں تیا" فرزانہ کی آواز انہوں نے سنی۔

"فلط بالکل فلط۔ تم مجھے ہرگز نہیں جانتے۔ میں خود تمہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ اور میں تو پدرہ سال سے اس دنیا کے سامنے گیا ہی نہیں۔ جو کام بھی لے چیز میں نے اپنے ماتحتوں سے لے لیے ہیں۔"

"ای لے تو میں کہ رہا ہوں کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم نہیں تھا کتنے۔۔۔ میں کون ہوں۔"

تب پھر سنو۔۔۔ تم پروفیسر خالد ان کے بھائی ہو۔۔۔ تمہارا نام غانم ہے۔۔۔

"ہم کیوں کریں وضاحت۔۔۔ ہم یہاں وضاحت کرنے نہیں آئے۔۔۔"

اتا ہادو۔۔۔ تم نے اس کام کے سطھے میں انشارج کی مدد کیوں لی۔۔۔ اور انشارج کو تمہارے اس منحوبے سے کیا قائد ہو گا۔۔۔ پوری دنیا کے عہدراں تو تم بن جاؤ گے اس طرح اسے کیا قائد ہو گا۔۔۔"

"میں اور انشارج مل کر عہدراں ہوں گے۔"

"اوہ! تو تم اس کے دعوبکے میں آگے۔۔۔ جب تم لوگ پوری دنیا کو ٹکھوں کر پھوکو گے۔۔۔ تو جانتے ہو۔۔۔ کیا ہو گا۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ اگر ایسا ہو جانا تو جانتے ہو کیا ہو گا۔۔۔"

"کیا ہوتا۔۔۔"

"اشارج پہلا کام یہ کہا کہ تمہیں ختم کرو دیا۔"

"نہیں۔۔۔ یہ راز میں نے انشارج کو بھی نہیں تھاوا کہ ایسا کس طرح کیا جاسکتا ہے۔۔۔ بس آلات اس نے بھیجی۔۔۔ اور اس کے ساتھ دنوں نے نہ کئے۔۔۔ صحرائیں رہت کا طوقان لانے کے آلات بھی وہی لوگ لگ کر تھے۔۔۔ اور رہت کا جس سبھی اتنی کی کاری گردی ہے۔۔۔"

"ہونا وہی تھا جو میں تھا چکا ہوں۔۔۔ لیکن یہ زیادہ بکتر ہوا کہ ہم یہاں بخیج کے۔۔۔ اب تم خود کو خود ہی قانون کے حوالے کر دو۔"

"قانون۔۔۔ میرا بیال بیکا نہیں کر سکتا۔۔۔ اول تو تم مجھے گرفتار نہیں کر سکتے۔۔۔ کرو۔۔۔ تو میرا بکاڑ کچھ نہیں کتے۔۔۔ اصل بات یہ ہے کہ تم الٹا میرے قابو میں آگئے ہو۔۔۔ تم میرے ایک ایک ہاتھ کی بھی بار نہیں ہو۔۔۔"

"کیا!!!" ان سب کے ساتھ دہ بھی پوری قوت سے اچھلا تھا۔

ان کی آنکھیں مارے جھرت کے جھل کنیں۔۔۔ وہ بھی بتکی طرح لکڑا تھا۔۔۔ ایسے میں اسکلہ جشید نے آگے بڑھ کر اس کی پیٹھانی پر ایک مکاڑی دیا۔

جو نہیں مکاڑا کی پیٹھانی پر لگا۔۔۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کا باہم شل ہو گیا ہو۔۔۔ اوہ راس پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ چنانچہ اس نے ہش کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ایک مکاڑا اور مارو۔"

"اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ ہم تمہیں مکوں کے بغیر قابو میں کریں گے۔۔۔"

"وہ کیسے۔۔۔ ذرا پسلے وضاحت ہو جائے۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کا جسم حرکت میں آیا۔ بس پھر کیا تھا۔ اس کے ہاتھ اور ہیر بھلی کی طرح حرکت میں آگئے۔ اور وہ گئے تھا۔ اپر دکرام ہاتھیا۔ جو خنی تھارا مکا میری طرف بڑھا۔ میں گر گیا۔ تم گرنے۔ صرف دو منٹ میں وہ سب ڈیمپر ہو گئے۔ اس نے کچھ اس طبقے مکاگ کیا۔ کچھ نکل اتنے آدمیوں کے درمیان کیا اندازہ ہوتا ہے کہ طوقانی وار کئے کہ انہیں بخوبی کی ملت ہی نہ مل سکی۔ جب وہ سب کسی کو کس قدر مکا کیا چیزیں لگا۔ تم تو بس صرف گرنے سے اندازہ لگا رہے گئے تو اس نے جیب سے ایک ٹرانسیور نما آنکھ لالا اس پر کسی سے سلسلہ تھے کہ مکاگ کیا ہے۔

اور بولنا۔

"ہاں! لیکن کوئی بات نہیں۔۔۔ یہ رسی۔۔۔ میرے ایک جھکٹے کی مار

"اپکڑ جشید اور ان کے تمام ساتھی اب میرے قبضے میں ہیں۔ ہے۔"

"کوشش کرو۔"

یہ کہتے ہی انہوں نے گلے کے گرد تین چار ہل اور ڈال دیے۔۔۔ اور

اس نے انگلیوں کی مدد سے رسی کو گلے سے الگ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔۔۔ لیکن جھٹکی اس نے ہٹانے کی کوشش کی۔۔۔ رسی اتنا ہی اور اندر

دھنی سکی۔۔۔ اب وہ لگا چھتے۔

"ارے اوه۔۔۔ ہٹاؤ اس رسی کو۔۔۔ کھولو۔۔۔ یہ میرے گوشت میں

اور اس کی کر کے پیچھے کھڑے اپکڑ جشید کے ہاتھوں میں اس ڈوری۔۔۔ دھنی سکی ہے۔۔۔ میرا سانس رک رہا ہے۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ تم نے نہ جانے کتنے لوگوں کی جان لی ہے۔۔۔ اگر

تم ہمارے ہاتھوں مارے گئے تو یہ کوئی بر اکام نہیں ہو گا۔"

"دیکھو۔۔۔ تم اس طرح انثار جہ کی دشمنی مول لے لو گے۔۔۔ کیونکہ

اں نے اس منصوبے پر بے تحاش سرمایہ لگایا ہے۔"

"وہ ہمارا پہلے کب دوست ہے؟" اپکڑ کا مردان مرزا ہے۔

میرے سامنے بے بس پڑے ہیں۔۔۔ ان کا کیا کیا جائے۔"

"ہلاک کر دیں اپسیں۔۔۔ ان کے بعد ہمارے راستے میں کوئی رکارڈ نہیں رہ جائے گی۔"

"اوکے" اس نے کہا۔۔۔ سیٹ ہند کیا اور جیب میں رکھ لیا۔

میں اس لئے اس کی گردن میں کوئی چیز ٹکری۔۔۔ اس نے گمراہ گلے کی طرف دیکھا۔۔۔ اس کے گلے کے گرد ایک پیچی ہی ڈوری کسی ہوئی۔۔۔

اور اس کی کر کے پیچھے کھڑے اپکڑ جشید کے ہاتھوں میں اس ڈوری۔۔۔ دھنی سکی ہے۔۔۔ میرا سانس رک رہا ہے۔"

دونوں سرے تھے۔۔۔ اور وہ ڈوری کو ہر لئے اور کس دہے تھے۔

"یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیا۔"

"زیادہ طاقت ور لوگوں کے ساتھ ہم لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔"

"لیکن۔۔۔ تم تو میرا مکاکھا کر گئے تھے۔۔۔ اور یہ ہو چکیں۔۔۔ کلکا کا کو میرا مکاگ جائے اور وہ اس قدر جلد اشخے کے قابل ہو جائے۔"

"اپ وہ بھی اسے جکڑنے میں اپنے جھیل کا ساتھ دے رہے تھے۔" جن لوگوں کو عذاب کر کے تم دو سری زمین پر بیج پکھے ہو..... انہیں کیونکہ انہوں نے بھی ماکھانے میں کاری گری و کھائی تھی..... جلد ہی اس دلیل بنا لو..... اور جو دہان سے منگوائے ہیں اُنہیں واپس بیج دو..... اس پورے جسم کو رسیوں میں جکڑ دیا کیا اور یہ رسی وہ تھی کہ کئی ہاتھی مل کر تو سورت میں تمہارے ساتھ نرم سلوک ہو گا..... اگر تم یہ سودا منظور نہیں لگاتے پر بھی اس کو تو ڈھین سکتے ہے۔

"تم..... تم، بت پچھتا ہو گے..... اشارجہ میری مدد کو آئے گا..... اکتو" - وقت ہم کیا کر دے گے" -

"م..... مجھے سوچنے دو" - "فرور..... کیوں نہیں..... خوب سوچو" - آخر اس نے سراخایا اور

"اس وقت ہم اشارجہ کو بھی دیکھ لیں گے" - "اوکے" اس نے گردن کو جھکا دیا۔

پھر ان کے ساتھی ہوش میں آتے چلے گئے..... انہوں نے جوان "میں آپ کے ساتھ تعاون کروں گا"۔ "بہت خوب..... تب پھر چلوا پہنے آلات کے پاس اور لوگوں کو ادھر بندھے ہوئے پایا تو تیرت زدہ ہو گئے۔

"یہ کیسے ہوا باجان" محمود پر جوش انداز میں بولا۔ "وہاں سے ہتھے لگے کہ یہ کیسے ہوا تھا..... جب سب ہوش میں آگئے" -

انہوں نے پروفسر سے کہا۔ "اپ تمہارے پاس دور استے ہیں..... پس لارا استے ہے،" تارے ہیں دیا گیا۔ اس نے اس ہاتھ کے ذریعے اپنا کام شروع کیا..... جلد ہی بالکل قانون کرنے کا اس صورت میں تم شاید پھاٹکی کی سزا سے فیک جاؤ..... دو، دو ان بھی آواز ابھری۔

استا ہے..... ضد پر اترے گا..... اس صورت میں ہم تھیں یہیں۔ "پروفسر ہاتھ کر رہا ہوں..... کون؟" -

بیت میں دفن کریں گے جس طرح تم ہمیں دفن کرنا چاہتے ہے۔"

"وضاحت کرو" اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہت..... تو کیا آپ بھی بات مانے پر مجبور ہیں" -
 "ہاں بالکل" دوسری طرف سے کہا گیا۔
 "لیکن کیون..... ہوال تو یہ ہے" -
 "اس لئے کہ میرے سر پر بھی لیکی لوگ کھڑے ہیں" -
 "لیکا..... آپ کا مطلب ہے..... اپنے جمیلہ اور ان کے ساتھی اور
 ہی بھائی چکے ہیں" پروفیسر نے بوکھا کر کہا۔
 "ہاں! تند! ہم ان کی بات مانے پر مجبور ہیں" -
 "اف..... کیا ہمارے دوسرے بھی تفیش کرتے اور ہوا لے پروفیسر
 لکھائیں چکے ہیں" اپنے جمیلہ نے چیخ کر کہا۔
 "بالکل..... اگر یقین نہیں..... تو اس طرف آگر دیکھ لیں" -
 "نہ نہیں..... اس کی ضرورت نہیں..... جن لوگوں کو میں نے اور
 ایسا تھا..... لمبیں کے ذریعے انسیں واپس بھیج رہا ہوں..... آپ انسیں
 دیکھا کر..... کیا واقعی" دوسری طرف سے حیرت میں ڈوبی آوازِ سال اخیر بھگوادیں..... میں اور ہر بھیج رہا ہوں" -
 "اوہ اچھا..... اس کا مطلب ہے..... ہمارا منصوبہ ناکام ہو گیا..... ہم
 دی" -

"ہاں بالکل..... اب میں ان کی بات مانے پر مجبور ہوں، اگرچہ آپ اپنی دنیا کے سکرانٹس بن سکیں گے" -
 "میں..... بالکل نہیں" -
 "مجبور نہیں ہیں" -

"افقوس..... صد اافقوس..... اچھا میں بھیج رہا ہوں..... اور آپ
 بھی" -

"آپ کا خیال غلط ہے پروفیسر" - دوسری طرف سے آواز آئی۔
 "کیا مطلب..... میرا کون سا خیال غلط ہے؟" -
 "یہ کہ میں ان کی بات مانے پر مجبور نہیں ہوں" -

دونوں طرف

"ہاں!..... پروفیسر غاغون..... اس طرف بھی غاغون ہات کر رہا ہے" -
 "اوہ اچھا..... کیا حال ہے پروفیسر" -

"بہت پتلنا..... یہ لوگ مجھ تک بخیچ چکے ہیں" اس نے منہ بٹایا۔
 "کیا..... کون لوگ بخیچ چکے ہیں" -
 "اپنے جمیلہ اور ان کے ساتھی" -
 "اوہ اچھا..... کیا واقعی" -

"یہ کہ میں ان کی بات مانے پر مجبور نہیں ہوں" -

اپ وہ آلات پر طرف متوجہ ہو گیا..... پھر ایک سکرین روشن ہو گی
..... اس میں باری پاری وہ لوگ نظر آئے گے جو زندہ ہو گئے تھے
اور سکرین غائب ہوتی چلی گئی
یہ عمل آؤ ڈھنے تک جاری رہا، آخر کار پر فیرتے تھے جسے ادا
میں کما۔

"میں اپنا کام پورا کر چکا ہوں۔"

"لیا ہمارے عابر لوگ واپس آگئے ہیں۔"

"ہاں! آپ پوچھ لیں۔"

انہوں نے خوب خالد کے نمبر طلبائے سلسلہ ملتے پر جو نہیں انہوں
آواز سنائی دی انہوں نے اپنا نام بتاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے بھائی واپس آگئے ہیں۔"

"ہاں ان پلکڑ صاحب کیا یہ آپ کا کام ہے۔"

"یہ سب اللہ کی سربانی ہے۔"

"اوہ اوہ" ان کے منہ سے نکلا۔

پھر انہوں نے دوسرے لوگوں کو فون کئے راضی خان وغیرہ
معلومات لیں اور آخر فون بند کرتے ہوئے بولے۔

"یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں میں چانتا ہوں ان کے علاوہ جو آم
نے الٹ پھیر کی ہے ان کی بھی واپسی ہو جائے۔"

"اچھا!" اس نے کندھے اپنے اور پھر بھن دھانے میں صروف ہو گیا
دو گھنے تک وہ اس کام میں مصروف رہا آخر اس نے قہلا۔

"کام محل ہو گیا ہے۔"

"شکریہ اب ہم اپنے پر و فیر صاحب سے بات کر لیں ڈرا" یہ کر
کر وہ ان کی طرف مڑے۔

"ہم اسے اخبار کتنی دور چلے جائیں۔"

"پندرہ منٹ کے قاطلے پر۔"

"اوہ اچھا" یہ کر ان پلکڑ جو ہدیج ہے اور پر و فیر کو اٹھایا۔

"اڑے اڑے یہ کیا؟" وہ چلایا۔

"جو حمایہ کیا ہے اس کے مطابق عمل کر رہے ہیں ورنہ تو ہم
جنیں یہیں چھوڑ کر چلے جاتے۔"

"میں اب بھی نہیں سمجھا۔"

"پندرہ منٹ بعد سمجھو گے۔"

پھر وہ سب وہاں سے باہر کل آئے اور اس جگہ سے دور ہوتے چلے
گئے یہاں تک کہ اپنی چلے پندرہ منٹ ہو گئے۔

"اپ اپنا رخ اس طرف کرو پر و فیر جس طرف سے ہم آئے
ہیں یعنی اپنے پلانٹ کی طرف۔"

"خت تم تم کیا کرنے جا رہے ہو۔"

"تمسا را یہ پلانٹ اپ ایک دھاکے کی مار رہے۔"

لَا ۝ سَيِّدُ الْمُلْكَ بْنَ الْمُلْكِ ابْنَ اَكْعَذِكَ لِـ "اَلْمَلَک"

"نَنْ نَكِلَتْ نَسِينَ تَمَ اَسَے چاہَتْ کر دُوستِی تھارے کام آئَے گا۔"

"تَیِّ نَسِينَ ... ہم اپے مخصوص بے کاتام و نشان تک نسِينَ رہجھوں گے

... جِنْ سے افغان ادھر بے لڑھر ہو جائیں ... جِنْ اے پورے کرے

ارض پر کھلیل ہجے جائے ... بلکہ دو سرخ ہجے ... ارض پر بھی ہل پلڈر ہجے جائے

... اور پورے کرہ ارض کا حکمران ہر قلچک مخصوص یا لکھ ٹک بی جائے

... ایسا ہم نسیں ہونے دیں گے "ادھر دیکھو ... دھلک ہونے والا ہے۔"

"نسِین سرخ نسِین" تَمَ اَسَے چاہَتْ کر دُوستِی تک نسِین لِـ "اَلْمَلَک"

وہ پوری قوت سے چلا یا ... سرخ ہجھی ایک ہولنک دھماکہ ہوا اور

انہوں نے رختی کا ایک سمندر فضا میں طنڈ ہوتے دیکھا۔ اس رخت میں

اس پلانٹ کے گلوے بھی شامل تھے ... یہ گلوے پست بندی کچک گئے اور

پھر نئے گرتے چلے گئے ... بت دیر بعد فدا کیم صاف ہوئی۔ پر لد

پر دیفریٹی پیٹی آنکھوں سے اس سیستھن دیکھ رہا۔ پھر اس کے

منظر کے لکھا، "تَمَ اَسَے چاہَتْ کر دُوستِی تک نسِین لِـ "اَلْمَلَک"

"افسوں میری بندروں سال کی محنت برداہو گئی" تَمَ اَسَے چاہَتْ

تَمَ اَسَے چاہَتْ کس کام کی ہو چلوق بے حکمرانی کرنے کی خیاد پر ک

چلے" خان رحمان نے بر اسانت بنایا۔ "تَمَ اَسَے چاہَتْ اَنْ ۝ سَيِّدُ

الْمَلَک" اسے چاہَتْ لایا گ تَمَ اَسَے چاہَتْ

"افسوں لے لایا، سیاپ اٹ لایا" ایسا

تَمَ اَسَے چاہَتْ کام کی ہو چلوق بے حکمرانی کرنے کی خیاد پر ک

چلے" خان رحمان نے بر اسانت بنایا۔ "تَمَ اَسَے چاہَتْ اَنْ ۝ سَيِّدُ

الْمَلَک" اسے چاہَتْ لایا گ تَمَ اَسَے چاہَتْ

"افسوں لے لایا، سیاپ اٹ لایا" ایسا

تَمَ اَسَے چاہَتْ کام کی ہو چلوق بے حکمرانی کرنے کی خیاد پر ک

چلے" خان رحمان نے بر اسانت بنایا۔ "تَمَ اَسَے چاہَتْ اَنْ ۝ سَيِّدُ

الْمَلَک" اسے چاہَتْ لایا گ تَمَ اَسَے چاہَتْ

اور پھران کی واپسی شروع ہوئی وہ سوچ رہے تھے یہ کیس
کل سے شروع ہوا تھا اور کماں ختم ہوا تھا ایسے میں فاروق کی آواز گئی
اٹھی۔

"اس کیس کے پارے میں تو بس بھی کام جا سکتا ہے کیس رے کیس
تھری کون سی کل سیدھی ہے؟" اسے نہ ہملا کر دیکھا۔
وہ سکرانے لگے۔

۰۴۰ جانہا

تَمَ اَسَے چاہَتْ

فرطان لار



نبوت میں سے

علیہ وسلم کے

بنی ایں، (رواہ

بخاری

پ کو

انسانی



حمدود، فاروق، فرزانہ اور اسپکٹر جمشید سیرز 639

فرطان لار

اشتیاق احمد